اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط

بیاضِ فیض

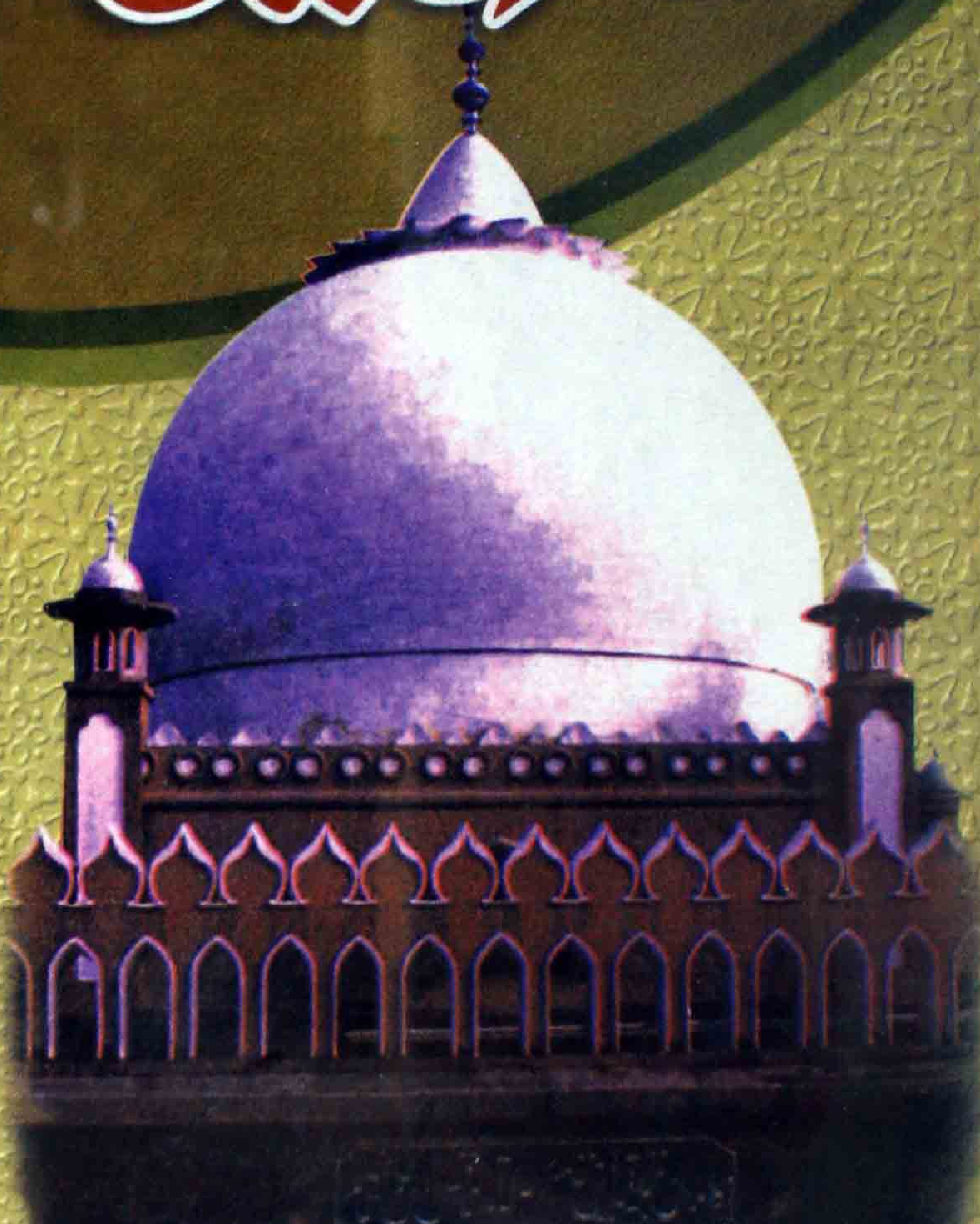

مرتبہ حاجی فیض عالم نقشبندی مجددی تاجپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Anmol
Manpower Exporters
235-Badar Block Stop, Multan Road
Allama Iqbal Town Lahore-Pakistan.
Tel: +92-42-7497416, 426120273,
Fax: +92-42-7497417

marfat.com

اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لاَخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَھُمْ یَحْزَنُوْنَ

بیاضِ فیض

مؤلفہ

حاجی فیض عالم نقشبندی مجددی تاجپوری عفی عنہ

marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : بیاضِ فیض

مرتبہ : حاجی فیض عالم نقشبندی

طبع اوّل : رمضان المبارک 1427ھ
اکتوبر 2006ء

تعداد : ایک ہزار

طبع دوم : ربیع الثانی 1428ھ
مئی 2007ء

تعداد : ایک ہزار

سعادتِ کتاب سازی : سلطانیہ پبلی کیشنز. جہلم

قیمت : 200 روپے

ملنے کا پتہ

حاجی فیض عالم نقشبندی بمقام تھپال ڈاک خانہ سہالیہ
تحصیل ڈڈیال ضلع میر پور آزاد کشمیر

marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	عرض حال	17
2	گفتنی	19
	حصہ اوّل	
3	ابتدائی حالات خاندانِ صدیقیان	21
4	حضرت خواجہ محمد اکبر علی کے حالات	25
5	حضرت خواجہ محمد رکن عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات	26
6	دوسری کرامت حضرت خواجہ محمد رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ کی	29
7	حضرت قبلہ عالم قاضی محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالات	30
8	پہلا واقعہ حضرت قبلہ عالم قاضی محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کا	30
9	دوسرا واقعہ قبلہ عالم قاضی محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کا	32
10	حضرت قبلہ عالم سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت	35
11	حافظ محمد اعظم صاحب نابینا کے قلم سے ایک واقعہ	37
12	حضرت قبلہ عالم کے خلفاء کے پتے اور نام	39
13	حضرت قبلہ عالم کا نکاح اوّل	41
14	حضرت قبلہ عالم کا نکاح ثانی	42
15	حضرت قبلہ عالم کا تیسری بار نکاح کرنا	43

marfat.com

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16	قبلہ حضرت جی صاحب محمد صادق مدظلہ العالی کی ولادت کا بابا فوجدار خان کی زبانی	45
17	بابا فوجدار خان کا کسٹم چوکی پر ایک واقعہ انکی زبانی	46
18	بابا فوجدار خان صاحب کا سنگیوٹ کسٹم چوکی کا واقعہ	50
19	بابا فوجدار خان صاحب کا پلولہ واقع کریلہ کسٹم چوکی کا تیسرا واقعہ	52
20	بابا فوجدار خان صاحب کی زبانی قبلہ عالم کا فنا و بقا کا پہلا واقعہ	55
21	بابا فوجدار خان صاحب کی زبانی قبلہ عالم کا فنا و بقا کا دوسرا واقعہ	55
22	بابا فوجدار خان صاحب کے گاؤں ایک ہندو کی زمین	56
23	بابا فوجدار خان صاحب کا ادرال کسٹم چوکی کا واقعہ	57
24	منشی اللہ دتہ بسونی والوں کا واقعہ	57
25	حاجی سخی ولایت جھجلہ والوں کا بیان	58
26	سائیں دیوان علی کھڈ گجراں کا بیان	58
27	بزبانی صوفی لعل دین کھڈ گجراں	59
28	بزبانی صوفی لعل دین ایک گمشدہ کا واپس آنا	60
29	بزبانی صوفی لعل حضرت قبلہ عالم کا کچھ ولیوں کی نشاندہی کرنا	60
30	بزبانی صوفی لعل دین اور ان کی اہلیہ کے فوت ہونے کا واقعہ	61
31	بزبانی سائیں محمد حسن زلفاں والے دربار عالیہ کا واقعہ	62

marfat.com

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
32	بزبانی میاں محمد عالم کلہ والے	62
33	بزبانی خلیفہ اعظم حضرت مولوی محمد اکبر علی صاحب	63
34	بزبانی میاں ستار محمد صاحب انب والے	63
35	قبلہ عالم کا بعد وفات چشم دید پہلا واقعہ	63
36	قبلہ عالم کا بعد وفات چشم دید دوسرا واقعہ	64
37	میاں خدا بخش چھہار والوں کا واقعہ	64
38	مرزا برہان الدین کا واقعہ	65
39	بزبانی سائیں سیف علی بٹھار والے	65
40	بزبانی مولوی صاحب غلام نبی بار والے	66
41	بابا صاحب روڈ وسر ہوٹہ والوں کا واقعہ	66
42	بزبانی حاجی محمد زمان انب والوں کا قبلہ عالم کا گوہڑہ کا قیام	67
43	بزبانی حاجی محمد زمان انب والوں کا گوہڑہ کا دوسرا واقعہ	68
44	قبلہ عالم کا بعداز وفات جب قبر سے آپکی منتقلی ہوئی	69
45	قبلہ عالم کا ایک واقعہ کوٹلی دریا عبور کرنے کا	70
46	چوتھا واقعہ بعداز وفات بذریعہ خواب	71
47	سائیں فضل کریم صاحب کا واقعہ انکی زبانی	72
48	بابا محمد رمضان صاحب گرداس پور والوں کا واقعہ	74
49	قبلہ حضرت جی صاحب کی زبان مبارک سے سنا گیا واقعہ	75

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
50	حضرت قبلہ عالم کے دادا جان، والد صاحب اور قبلہ عالم کے ابتدائی حالات	76
51	ایک دفعہ کوٹلی نکہ سے کھڈ گجراں صوفی لعل دین کے گھر جانا	79
52	حضرت قبلہ عالم کا باولی شریف رہتے ہوئے پانی لانے کا واقعہ	84
53	حضرت قبلہ عالم کا باولی شریف سے گھر آنے کا واقعہ	84
54	حافظ محمد اعظم کے قلم سے راجکہ محمد عالم کلہ والوں کا واقعہ	85
55	حافظ محمد اعظم کے قلم سے راجکہ محمد عالم کا دوسرا واقعہ	87
56	حافظ محمد اعظم کے قلم سے مولوی غلام نبی باروالوں کے بارہ میں	88
57	حافظ محمد اعظم کے قلم سے دوسرا واقعہ مولوی غلام نبی باروالوں کا	91
58	حافظ محمد اعظم کے قلم سے حاجی چوہدری نادر علی تھپال والوں کا ذکر	92
59	حافظ محمد اعظم کے قلم سے حاجی چوہدری نادر علی کا دوسرا واقعہ	93
60	حافظ محمد اعظم کے قلم سے راجکہ محمد عالم کا بیان	95
61	میاں شاہولی کنڈوروالوں کا حال	97
62	دوسرا واقعہ اسی قسم کا تحریر کیا جاتا ہے مولوی غلام محمد موہڑہ کنیال	100
63	آپ کی کرامت قاتل کے بری ہونے کا	101
64	ایک میرپور کے ہندو کا قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہونا	102
65	بزبانی مولوی عبدالرشید صاحب کلہ والے	104
66	مجذوب سائیں نور محمد اور حضرت قبلہ عالم کا حال	106

marfat.com

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حصہ دوم	
67	ولادت باسعادت کی پیشن گوئی	109
68	آپ کی ابتدائی تعلیم عربی اور اُردو	111
69	آپ کی بیعت اور خلافت	114
70	آپ کی شادی مبارکہ	118
71	آپ کی اولاد	120
72	آپ کا نورفراست سے حالات معلوم کرنا	123
73	مکتوب شریف اوّل	124
74	مکتوب شریف دوسرا	126
75	مکتوب شریف تیسرا	127
76	مکتوب شریف چوتھا	128
77	مکتوب شریف پانچواں	129
78	مکتوب شریف چھٹا	131
79	مکتوب شریف ساتواں	132
80	مکتوب شریف آٹھواں	132
81	مکتوب شریف نواں	133
82	مکتوب شریف دسواں	134
83	مکتوب شریف گیارہواں	135

marfat.com

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
84	مکتوب شریف بارہواں	136
85	مکتوب شریف تیرہواں	136
86	مکتوب شریف چودھواں	137
87	مکتوب شریف پندرہواں	138
88	مکتوب شریف سولہواں	139
89	مکتوب شریف سترہواں	140
90	مکتوب شریف اٹھارہواں	143
91	مکتوب شریف انیسواں	146
92	نسخہ برائے قوۃ باہ از حکیم فقیر اللہ بکوٹی ہوالشافی	146
93	دوسرا نسخہ برائے جریاں	147
94	مکتوب شریف بیسواں	147
95	مکتوب شریف اکیسواں	148
96	مکتوب شریف بائیسواں	148
97	مکتوب شریف تیئسواں	149
98	مکتوب شریف چوبیسواں	149
99	مکتوب شریف پچیسواں	150
100	مکتوب شریف چھبیسواں	150
101	مکتوب شریف ستائیسواں	151

marfat.com

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
102	مکتوب شریف اٹھائیسواں	152
103	خطوط کا عکس	154
104	مختلف حالات مختلف اوقات میں	171
105	راقم الحروف کا اپنا ایک واقعہ	172
106	آپ کا کشف قبور کا واقعہ	173
107	آپ کا دوسرا واقعہ کشف قبور	177
108	ایک اور سفر کا واقعہ گمشدہ آدمی کا واپس آنا	182
109	دوسرا واقعہ بھی گمشدہ آدمی کا واپس گھر آنا	183
110	ایک لاعلاج آدمی کا علاج	184
111	ابتدائی زندگی میں آپ کے سفر اکثر راتوں میں ہوئے	185
112	ایک مجذوب سے آپ کا مقابلہ	186
113	ایک ناگے مجذوب کو کمر کی چادر پہنانا	186
114	پاکپتن شریف میں بابا فرید شکر گنج کے دربار پر حاضری	187
115	ناگہانی چیز کا مجھے دکھانا	188
116	آپ کے سفروں کی طویل فہرست	190
117	ایک اور طویل سفر جس میں پورا ایک سال لگ گیا	194
118	بزبانی حاجی محمد زمان صاحب پسر بابا فوجدار	197
119	حاجی محمد زمان صاحب پسر بابا فوجدار کا ایک لڑکی پر فریفتہ ہونا	199

marfat.com

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
199	دوسرا واقعہ بزبانی حاجی محمد زمان صاحب مرزا سہاتی کا واقعہ	120
202	بزبانی حاجی محمد زمان صاحب کا کوئٹہ جانا	121
204	حاجی محمد زمان کی دوکان سے سامان چوری ہونا	122
205	محمد کریم ولد محمد عالم نکہ رجور والوں کا واقعہ	123
207	راقم الحروف کا ایک اپنا واقعہ بارش تھم جانیکا	124
207	قبلہ حضرت نانی جی صاحبہ کی وفات سے ایک دو ہفتہ قبل کا واقعہ	125
209	بہمراہی قبلہ حضرت جی صاحب بابا فوجدار خان پونچھ کا سفر	126
209	بزبانی حاجی سائیں ماسٹر صاحب سروعہ	127
211	ایک اور واقعہ سائیں ماسٹر صاحب کے معلمی دور کا	128
212	بزبانی صوفی حسن الدین عاصی ساکن دھمول کوٹلی	129
214	بزبانی صوفی حسن الدین عاصی مال مسروقہ اور اس کی برآمدگی	130
215	بزبانی قاری حسنات احمد نکہ مستریاں	131
215	ایک اور واقعہ بزبانی حافظ محمد بشیر صاحب	132
216	لال مسجد نزد پولٹری فارم کوٹلی کا واقعہ	133
218	ایک اور واقعہ بزبانی نظر گل افغانی	134
219	ولی محمد ڈبسی والے کی زبانی	135
221	بزبانی حافظ محمد طفیل صاحب تتہ پانی	136
222	بزبانی حافظ محمد طفیل صاحب تتہ پانی	137

marfat.com

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
138	بزبانی حافظ محمد طفیل صاحب تتہ پانی	222
139	بزبانی صوفی ولی محمد ڈبسی والے	223
140	بزبانی چوہدری پنوں ولد بابا شیر باز مرحوم بٹلی والے	225
141	قبلہ حضرت جی صاحب کا واقعہ	225
142	ایک اور سفر	227
143	بزبانی استاد عبدالعزیز صاحب گلہار شریف	228
144	بزبانی حاجی ماسٹر علی داد کٹرتی کوٹلی والے	228
145	قبلہ حضرت جی کا سفر نامہ آپ کی بائیں آنکھ کا	
	آپریشن ٹیکسلا ہسپتال	229
146	مسجدوں کی فہرست	233
147	مدینۃ المساجد ضلع کوٹلی کی فہرست	234
148	مدینۃ المساجد تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی	237
149	مختلف مقام تحصیل و ضلع کی مساجد	240
150	قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی کے خلفاء کے نام	241
151	رمضان المبارک کے ہر سال حافظ صاحبان کی تعداد	243
152	بزرگانِ دین کے جو مزارات آپ نے تعمیر کرائے	244
153	منتقلی تابوت مبارک جو جو آپ نے کرائے	250
154	مزار فیضِ آثار	254

marfat.com

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
155	منتقلی تابوت مبارک سائیں عبدالحلیم صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ	254
156	قبلہ حضرت جی صاحب کے زندگی کے بقایا حالات	256
157	آپکی نور فراست کا واقعہ قاری حسنات احمد کی زبانی	259
158	آپکی نور فراست کا دوسرا واقعہ قاری حسنات احمد کی زبانی	260
159	ایفائے عہد	261
160	حکیم صوفی گلزار احمد پاکپتن شریف والوں کے گھر کا واقعہ	262
161	آپ کا خاندانی شجرہ نسب صدیقیانِ مدینہ طیبہ روہتک میرپور	264
162	پہلا واقعہ سائیں محمد اشرف صاحب کے حالات پر	267
163	دوسرا واقعہ جناب حاجی پیر صاحب کے حالات پر	269
164	تیسرا واقعہ فیصل آباد میں دوران تعلیم	270
165	چوتھا واقعہ آپ کی گھوڑی کی فراست	271
166	پانچواں واقعہ حاجی فضل کریم تاجپوری	272
167	چھٹا واقعہ حاجی فضل کریم نے دوسرا واقعہ بیان کیا	273
168	ساتواں واقعہ اُستاد حاجی محمد حنیف کا	274
169	آٹھواں واقعہ فیصل آباد تعلیمی دور کا	275
170	پنیہ والے مولوی محمد شریف کا بیان	277
171	نواں واقعہ حافظ محمد بشیر ڈوھنگی ہنوڑ کی شادی کا	277
172	حاجی عبدالکریم مرحوم کا تصوف کی روح سے	291
173	دین کی پاسداری	293

marfat.com

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
174	دسواں واقعہ قضائے ربی کے ساتھ موافقت کی قبل از تیاری	294
175	اصلاح بالحکمۃ	296
176	بزبانی ابو طاہر محمد نقشبندی صاحب پاکپتن شریف والوں کا	298
177	آپ کا ایک اور واقعہ	301
178	ایک واقعہ قبلہ حضرت جی کے طویل سفر کا نقشبند صاحب کی زبانی	302
179	آپ کا ایک واقعہ 1985ء کا پاکپتن تشریف لانے کا	308
180	آپ کا ایک واقعہ پاکپتن شریف تشریف لانے کا	309
181	ایک اور واقعہ پاکپتن تشریف لانے کا	310
182	ایک اور واقعہ آپکا پاکپتن شریف تشریف لانا بمعہ ہمراہی بفہ شریف والے بزرگوں کا	312
183	ایک اور واقعہ آپ کی پاکپتن شریف آمد کا ملتان تک	315
184	ایک واقعہ آپکا جدہ شریف محمد نقشبند کے پاس جانا بحالتِ بیداری دن	318
185	تھوڑے کھانے میں وسعت	319
186	بزبانی الحاج عبدالعزیز الیدہ افسری آئی ڈی پاکستان	320
187	قبلہ حضرت جی صاحب کی پوری زندگی کا جائزہ	322
188	19.5.2006 کو دوسری بار راولپنڈی جانا	328
189	24 نومبر 2006ء کو تیسری بار راولپنڈی جانا	328
190	بزبانی صاحبزادہ مسعود الحسن پاکپتن شریف	329

marfat.com

کتاب ہذا دو حصوں پر مشتمل ہے

حصہ اوّل

صدیقیان کا ابتداء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر صدیقیانِ میر پور تک تمام حالات درج ہیں۔

حصہ دوم

قبلہ حضرت جی صاحب محمد صادق مدظلہ العالی کے زندگی کے حالات درج ہیں۔

(جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. خَالِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ کَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ. اَجْمَلَ الْاَجْمَلِیْنَ. اَکْمَلِ الْاَکْمَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

عرض حال

بندہ ناچیز حاجی فیض عالم ساکن تاجپور آزاد کشمیر خادم دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ چیچیاں شریف ضلع میرپور آزاد کشمیر عرض پرداز ہے کہ بندہ کو قاری محمد بشیر صاحب دربار عالیہ کالا دیو والوں نے کئی مرتبہ کہا کہ حضرت جی صاحب کے ساتھ آپ نے کئی سفر کئے ہیں ان کو قلم بند کرو لیکن بندۂ ناچیز اپنی کم علمی کے باعث اس کٹھن منزل میں ہمت کرنے یعنی قدم رکھنے سے گریز کرتا رہا آخر اس سلسلہ میں بندہ نے حضرت صاحب جی سے عرض کی حضور نے اجازت فرمائی ساتھ ساتھ میں نے یہ بھی عرض کی کہ حضور میرا یہ بھی خیال ہے کہ حضرت قبلہ عالم بابا جی صاحب خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے بھی حالات قلمبند کروں جو میں نے 1941ء میں کچھ سنگیوں سے ان کی زبانی بہ نفس نفیس سنے تھے میرے پاس تحریر تھے۔ آپ کی خدمت میں پیش کئے حضرت جی صاحب نے سب کو بغور ملاحظہ فرما کر اجازت فرمائی یہ سب مولا کریم کا کرم حضرت جی صاحب کی نظر کرم کہ میری ہمت بندھی تو میں نے ہر دو صاحبان کے حالات قلمبند کرنا شروع کئے۔ سی۔ ایم۔ ایچ لالکڑتی راولپنڈی میں میری بیوی داخل تھی ان کا آپریشن ہونا تھا تو پہلے دن جب میں نے قلم کو حرکت دی اس دن تاریخ

marfat.com

8اگست 1989ء تھی ۔ان حالات میں میں نے کچھ حالات اس وقت کے سنگیوں سے سن کر لکھ رکھے تھے ۔کچھ حضرت جی صاحب کچھ حافظ محمد اعظم صاحب کے قلم سے نوٹ کر کے یکجا جمع کئے ہیں ۔ بندہ ناچیز کا زمانہ بچپن تھا حضرت قبلہ عالم کا زمانہ اپنی شان وشوکت سے عروج پر تھا۔آپ کی کرامات بے انداز ہیں جن کا احاطہ کرنا بندہ کی طاقت سے باہر ہے۔صرف اس اُمید پر یہ کام شروع کیا کہ حضرت قبلہ عالم بابا جی صاحب کی روح مبارک خوش ہو جاوے اور بندہ کی آخرت سنور جاوے۔آمین ثم آمین۔

marfat.com

گفتنی

کشف الظنون میں ہے ''مَنْ وَرَّخَ مُوْمِنًا فَکَاَنَّمَا اَحْیَاھَا ''جس نے کسی صاحب ایمان کی سیرت وتاریخ مرتب کی گویا کہ اس نے اس شخصیت کو زندہ رکھا اسی فکر و جذبہ کے تحت جناب حاجی فیض عالم صاحب نقشبندی مجددی سلطانی نے اپنی بساط کے مطابق سعی کی، خصوصی طور پر قلمی خطوط کو زمانے کی دست برد سے بچا کر رکھنا اور ڈائری کو اپنی فہم کے مطابق ترتیب دینا کسی بڑے اعزاز سے کم نہیں جزاللہ ماھو اھلہ۔

حاجی صاحب کے مرتب کردہ مسودے کو تصنیف وتالیف کے معیار پر پرکھا جائے اور نہ انشاء پردازی کے اسلوب پر بلکہ قلندرِ لاہوری علامہ اقبال کے اس شعر کے مطابق!

الفاظ کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا
جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات

محمد اقصد طابی

بیت الفضل محلہ خانقاہ سلطانیہ کالا دے جہلم

8 شعبان المعظم 1427ھ

marfat.com

حصہ اوّل

marfat.com

ابتدائی حالات خاندان صدیقیاں

حضرت قبلہ عالم خواجہ قاضی محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ صدیقی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کا سلسلہ طریقت ۳۳ واسطوں اور سلسلہ نسب ۳۹ واسطوں سے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد ہر زمانہ میں شریعت وطریقت کے مقتداء و پیشوا ہونے کے ساتھ ساتھ دنیوی لحاظ سے مناسب رفیعہ پر فائز رہے۔ خاندان جلیلہ کے کئی کئی بزرگ مختلف زمانوں میں مدینہ طیبہ، یمن، سیستان، روہتک میر پور میں حاکم، قاضی القضاء، مفتی محتسب میر عدل، متولی اور خطیب رہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ساتویں پشت سے حضرت احمد بن محمود رحمۃ اللہ علیہ ملک یمن کے حاکم تھے۔ آپ کے چوتھے جانشین حضرت مولانا کمال الدین محمد علیہ الرحمۃ حکومت چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا جو پچاس برس تک جاری رہا پھر آپ ایران کے علاقہ سیستان کے قاضی مقرر ہوئے یہ سلسلہ قضاء چھٹی پشت تک چلتا رہا شاہان تغلق کی خواہش کے مطابق حضرت کمال الدین محمد رحمۃ اللہ کی چھٹی پشت اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سترہویں پشت سے حضرت قوام الدین قدس سرہ العزیز نے ہندوستان کے علاقہ رہتک میں آکر سکونت اختیار کی اور وہاں قاضی القضاء مقرر ہوئے چنانچہ آپ کا خاندان ساڑھے چھ سو برس تک اس علاقہ میں علم وعرفان کی شمع روشن کئے رہا اور اضلاع حصار، روہتک کرنال اور گڑگاؤں میں لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے میں اہم کردار ادا کیا حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ روہتکی ثم میر پوری روہتک کے اسی جلیل القدر خاندان کے ایک عظیم رہبر شریعت اور طریقت تھے۔

marfat.com

حضرت شیخ فتح اللہ علیہ رحمہ 1051ھ میں علاقہ میر پور کے قاضی القضاء مقرر ہوئے جو صدیقیانِ میر پور کے جد اعلیٰ ہیں۔ آپ کے ابتدائی حالات معلوم نہیں البتہ مطول کتب تک حضرت سید مبارک علیہ رحمۃ اللہ علیہ سے علی پور نزد بھیرہ ضلع سرگودھا میں پڑھیں۔ سیّد مبارک علی بہت بڑے جید عالم تھے جو علوم ظاہری پر دسترس رکھتے تھے۔ حضرت شیخ فتح اللہ قدس سرہ العزیز کے دل میں حصول علم کے ساتھ ساتھ خدا طلبی کا شوق تھا چنانچہ حضرت شیخ فتح اللہ۔ حضرت شیخ محمد حسن صاحب روہتاسی کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت شیخ محمد حسن صاحب روہتاسی حضرت شیخ محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ سگوال والوں کے خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت شیخ محمد حسن صاحب سے آپ نے سلوک کی منازل طے کیں تکمیل سلوک کے بعد اپنے شیخ کے حکم پر قصبہ میر پور میں سکونت اختیار کی۔ میر پور کے رئیس فتح محمد گھکھڑ نے اپنی جاگیر سے کچھ زمین آپ کے لئے وقف کی جہاں آپ نے ایک جامع مسجد تعمیر فرمائی مسجد کے ملحق ایک تہہ خانہ بنوایا جہاں قضاء کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو کر آپ خلوت نشیں رہتے۔ آپ کے علم وفضل کے اعتراف کے طور پر حکومت وقت نے آپ کو قاضی القضاء کا عہدہ پیش کیا جو آپ نے قبول کیا۔ اس وقت میر پور میں گھکھڑوں کی حکومت تھی۔ حضرت فتح محمد گھکھڑ بڑے پارسا اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ حضرت شیخ فتح اللہ علیہ رحمہ نے ان کیلئے خصوصی دُعا فرمائی حضرت فتح محمد گھکھڑ نے اپنی ایک صاحبزادی کا نکاح آپ سے کر دیا۔ آپ نے مسجد کے قریب رہنے کیلئے ایک حویلی بنوائی اور ایک طرف اپنے خاندان کی قبور کیلئے جگہ مختص فرمائی۔ خاندان کے کچھ افراد آپ کی زندگی میں ہی راہی ملک عدم ہوئے جو اسی قبرستان میں دفن کئے گئے آپ کو اوراد غوثیہ کے جملہ سلاسل میں اپنے شیخ

marfat.com

حضرت خواجہ محمد حسن روہتاسی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت حاصل تھی چونکہ حضرت شیخ خواجہ محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد سے کوئی ان کا صحیح جانشین ثابت نہ ہوا اس لئے آپ کو ان کا جانشین اور خلیفہ اکبر ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ ہی وہ منبع فیض ہیں جن سے یہ علاقہ قَالَ اللّٰہُ وَقَالَ الرَّسُوْلَ اللّٰہِ کے انوار کی تجلیات سے منور ہوا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جوگی کے خلاف فیصلہ فرمایا جوگی آگ بگولہ ہو گیا اور وہاں سے یعنی میر پور سے چلا گیا میر پور کے جنوب مغرب میں بڑبن نامی گاؤں کے ایک تالاب میں کھڑا ہو گیا اور اپنے ناپاک عزائم کی خاطر اپنے تصرف کی آزمائش شروع کر دی اسی اثناء میں کچھ لوگ وہاں سے گذر کر میر پور حضرت شیخ فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنے جا رہے تھے انہوں نے دیکھا جوگی کچھ پڑھ رہا ہے جوگی نے لوگون کو کہا کہ قاضی صاحب کو کہہ دینا کہ آج رات آپ کی خیر نہیں ہوگی آپ نے میرے خلاف فیصلہ کیا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جوگیوں کے خلاف کس طرح فیصلہ کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے میر پور آ کر قاضی شیخ فتح اللہ صاحب کی قدم بوسی کے بعد آپ کی خدمت میں جوگی کا گستاخانہ کلام عرض کیا آپ نے سن کر کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن گاؤں کے لوگوں نے دیکھا جوگی تالاب میں مردہ پڑا ہوا پانی کی سطح پر تیر رہا ہے۔ ان ولی اللہ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخصوص قدرتوں اور طاقتوں سے مالا مال کیا ہو۔ حضرت شیخ فتح اللہ قدس سرہ العزیز عرصہ تک میر پور میں قیام پذیر رہے اس عرصہ میں آپ کے ہاں اولاد بھی ہوئی آپ کے صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں یہ جملہ ملتا ہے (در جلوس اورنگ زیب عالمگیر) اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ غالباً عالمگیری دور میں گذرے ہیں۔ حضرت

marfat.com

شیخ فتح اللہ صاحب کے صاحبزادے محمد معصوم نامی کو اللہ تعالیٰ نے کثیر التعداد اولاد مرحمت فرمائی جب حضرت شیخ فتح اللہ اپنے آخری ایام میں کسی کام کی غرض سے دہلی عازم سفر ہوئے راستہ میں جب دار السما لکہ پہنچے تو وہاں آپ کا 8 شعبان 1088ھ مطابق 29 ستمبر 1476ء کو وصال ہوگیا۔ وہاں آپ کو دفن کیا گیا۔ میر پور کی حکومت وقت کو جب آپ کے وصال کی خبر ہوئی تو پورے شاہی اعزاز کے ساتھ آپ کے تابوت مبارک کو دار السما لکہ سے میر پور لاکر اپنے خاندانی قبرستان میں مسجد کے جنوب میں دفن کیا گیا۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط

آپ کی قبر کی مغرب جانب ایک روشن دان رکھا گیا جس کو ہر جمعرات کھول کر آپ کے تابوت مبارک کی زیارت کی جاتی۔ جب سکھوں کی حکومت آئی تو سکھ بھی تابوت مبارک کی زیارت کیلئے آنے لگے۔ آپ کے حکم کے مطابق وہ روشندان بند کر دیا آپ نے فرمایا یہ ناپاک لوگ آکر منہ لگتے ہیں آپ کے صاحبزادہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں سکھوں نے میر پور شہر پر حملہ کر کے لوٹ مار شروع کر دی تو مسلمان اپنے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے جس رات سکھوں نے آپ کے محلّہ پر حملہ کرنا تھا اسی رات صاحبزادہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع ملی آپ نے اپنی عزت اور ناموس کو بچانے کی خاطر اپنے اہل وعیال کو لیکر میر پور سے مغربی سمت سفر شروع کر دیا میر پور کے شمال مغرب کی جانب ایک پانی کا نالہ کھڈ بہتا ہے ابھی نالہ عبور ہی کیا تھا کہ سیاہ دل سکھ قریب پہنچ گئے۔ اللہ والوں کا یہ پاک گھرانہ اپنی ناموس کی حفاظت کیلئے قربانی دینے کیلئے تیار تھا۔ مرد الگ ہو گئے اور مستورات الگ جب خواتین نے دیکھا

marfat.com

کہ سکھ بالکل قریب آ گئے ہیں تو وہ سب وہاں پر موجود ایک کنویں میں چھلانگیں لگا کر واصل باللہ ہوئیں۔ سکھوں نے چاہا کہ اِن پاک دامن عورتوں کی لاشیں نکال کر بے حرمتی کریں لیکن اللہ تعالیٰ کی شان جب سکھ بدنیت سے کنویں پر پہنچے تو کنویں کے کنارے چاروں طرف سے گر گئے جس کے نیچے ان پاک دامن عورتوں کی لاشیں دب گئیں۔ اس طرح یہ پاک دامن خواتین مقدس خانوادہ کی رونقیں دشمنان دین وملت کی چیرہ دستی سے محفوظ رہیں۔ صاحبزادہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء چیچیاں میں آ کر آباد ہوئے جہاں ڈیم تک آپ کی اولاد قیام پذیر رہی آخر منگلا ڈیم کی وجہ سے وہ جگہ چھوڑ کر مختلف جگہ پر آباد ہوئے یعنی کچھ چترپڑی کچھ میرپور کچھ جاتل اور ہمارے حضرت جی صاحب کالا دیو نزد جہلم قیام پذیر ہوئے۔

حضرت خواجہ حافظ محمد اکبر علی کے حالات

حضرت خواجہ حافظ محمد اکبر علی صاحب حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے غالباً پڑپوتے ہوتے ہیں آپ کے والد ماجد اور دادا رحمۃ اللہ علیہ کے حالات سے آشنائی نہیں ہوئی۔ اس لئے اِن دونوں صاحبان کا ذکر کرنے سے محروم ہیں۔ لہٰذا ہم خواجہ حافظ محمد اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے آگے چلیں گے۔ خواجہ صاحب بھی مادر زاد ولی عارف باللہ زاہد و عابد تھے۔ ولائت کا سلسلہ ابتداء سے لے کر آج تک خاندانی چلا آ رہا ہے۔ جو بچپن سے ہی پتہ چلتا آ رہا ہے حافظ صاحب خواجہ محمد اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن پاک اس طرح جاری تھا کہ آپ بیٹھتے اُٹھتے چلتے پھرتے جاگتے سوتے میں قرآن پاک کی تلاوت زبان سے جاری رکھتے۔ جب آپ قضاء حاجت کیلئے تشریف لے جاتے تو اپنے دست مبارک سے اپنی زبان مبارک

marfat.com

پکڑتے تاکہ ناپاک جگہ پر تلاوت قرآن رک جائے۔ اتفاقاً ایک دفعہ قضاء حاجت کے دوران آپ کی زبان مبارک ہاتھ سے چھوٹ گئی تو جب تک آپ اپنی زبان مبارک کو گرفت میں لیتے دو تین رکوع تلاوت ہو چکی تھی۔ حضرت خواجہ حافظ صاحب کھیتی باڑی کا کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے صبح کی نور پاشی سفیدی اپنا رخ دکھاتی تو خواجہ صاحب اپنے کاروبار کیلئے ہل بیل لے کر زمین کی طرف تشریف لیجاتے۔ ادھر ہل جوتنا شروع فرماتے ادھر قرآن مجید ابتداء سے شروع فرماتے اور دوپہر کو اس وقت کام ختم کرتے جب پورا قرآن مجید والناس پر پہنچ کر ختم ہوتا۔ پھر ہل بیل گھر لے آتے قرآن خوانی بحیثیت عام حافظ کی طرح نہیں کرتے تھے بلکہ صاف صاف ترتیل وکلمات کے جمیع صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے تلاوت فرماتے تھے جب آپ بستر پر آرام فرماتے قرآن پاک جاری ہوتا آپ جس وقت سو جاتے تو بھی قرآن پاک اسی طرح جاری رہتا جس طرح آپ عالمِ بیداری میں تلاوت فرماتے۔ آپ کی تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی لیکن آپ کی قبر مبارک حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے مغرب اور خواجہ محمد رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مغرب میں تیسرے نمبر پر موجود ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت خواجہ محمد رکن عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات

حضرت خواجہ محمد رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے جید عالم دین تھے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف والوں کے دست گرفتہ تھے۔ حصول علم کے بعد آپ نے درسِ نظامی کی تدریس کا مبارک شغل

marfat.com

اختیار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تدریس کا نہایت اعلیٰ ملکہ عطا فرمایا تھا آخر عمر میں جذب الٰہی کا بتدریج ایسا غلبہ ہوا کہ سلسلہ تدریس کم سے کم تر ہوتا گیا اور بالاخر منقطع ہو گیا۔ حضرت خواجہ محمد رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ بھی آبائی رنگ و روشن سے پوری طرح مزین و آراستہ تھے ایک خداداد قدرت کے مالک بلند مرتبہ ولی کامل تھے اپنے والد ماجد کی سی طبیعت کے مالک سادگی، مجذوبیت اور بے تکلفی آپ کا شعار ذی وقار تھا۔ اپنے ساتھ ہر وقت کلہاڑی رکھتے تھے جو آپ کے متواضع منش ہونے کی واضح دلیل تھی۔ آپ کی ایک دو کرامتیں مشہور ترین تبرکاً درج کرتا ہوں۔ حضرت خواجہ صاحب کے پڑوس میں آپ کی برادری کے ایک شخص بھائی فضل الٰہی کے والد صاحب سخت بیمار تھے۔ قریب المرگ ہو چکے ناظرین اور اہل محلہ گھر والے جان کنی کے آثار دیکھ کر آہ وزاری اور چیخ و پکار کرنے لگے۔ اس اثناء میں حضرت خواجہ صاحب کے پاس ایک آدمی نے آکر اطلاع دی کہ خواجہ صاحب فلاں آدمی قریب المرگ ہے عیادت کو چلیں ہوسکتا ہے آپ کی دُعا برکت سے اللہ تعالیٰ اسے شفاء کاملہ بخشے۔ پہلے پہل تو آپ نے انکار فرمایا مگر اس آدمی کے بے حد اسرار پر خواجہ صاحب مریض کے گھر تشریف لے گئے عورتوں کو روتے دیکھ کر فرمایا آگے سے ہٹ کر راستہ صاف کر دو راستہ صاف ہو گیا تو آپ مریض کے پاس تشریف لے گئے فرمانے لگے اس مریض نے مکر و فریب کیا ہوا ہے منہ سے جھاگ نکال کر لوگوں کو دکھا رہا ہے سب لوگ خواجہ صاحب کی اس بات پر تعجب کرنے لگے آپ نے اپنی کلہاڑی کے دو تین وار مریض کی طرف یعنی بدن کی طرف کیئے مگر ہر بار اپنا ہاتھ مبارک روک لیتے تاکہ کلہاڑی مریض کے بدن کو نہ چھوئے اور ساتھ ساتھ یہ کلمات بھی زبان مبارک سے ارشاد فرماتے کہ الو کا پٹھہ منہ

marfat.com

سے جھاگ نکال کر لوگوں کو اکٹھا کیا ہوا ہے۔ آخر آپ نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو جا جب آپ نے کلہاڑی کے دو تین وار اس کی طرف کیئے تھے اس وقت مریض کے منہ سے جھاگ نکلنا بند ہو گیا اور مریض نے آنکھیں کھولیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اُٹھ کر بیٹھ جا جب مریض کو بٹھایا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بیمار تو نہیں اس نے مکر کیا ہوا تھا حالانکہ وہ اس قدر کمزور اور ناتواں ہو چکا تھا کہ بیٹھنے سے مجبور اور عاری تھا لیکن قدرت کی شان کہ اس دوران بیمار کو کافی آفاقہ ہو چکا تھا۔ آخر آپ نے کلہاڑی کا دوسرا سرا مریض کو تھمایا اور فرمایا اُٹھ کھڑا ہو جا اور میرے پیچھے چل جب مریض کھڑا ہوا تو بوجہ کمزوری اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ لوگوں نے مریض کو سہارا دینے کی غرض سے اس کے قریب ہوئے مگر آپ نے ارشاد گرامی فرمایا اس کے نزدیک کوئی مت ہو یہ خود میرے ساتھ چلے گا اور ایسا ہی ہوا مریض لڑکھڑاتا کلہاڑی کا سرا تھامے آپ کے پیچھے چلنے لگا آپ اس کو لیکر اپنے گھر تشریف لائے یہاں میں ایک بات بتاتا چلوں پہلے وقتوں میں ہماری مائیں بہنیں غلہ ذخیرہ کرنے کیلئے مٹی گوند کر چکور شکل کا ایک برتن دو گز پونے دو گز اونچائی اور ایک گز سوا گز چوڑائی کا برتن جس کو ہماری کشمیری زبان میں کولی کہتے ہیں اور ایک دوسرا برتن جو بالکل گول اور مختلف سائز کا ہوتا تھا جس کو ہم کلھوٹہ کہتے ہیں تیار کر کے ہمارے علاقہ میں غلہ ذخیرہ کیا جاتا تھا۔ آجکل ماڈرن دور میں شکل اس برتن کی وہی ہے مگر وہ اب لوہے کے ٹین کا ہوتا ہے۔ جس میں ہم لوگ غلہ ذخیرہ کر رہے ہیں ہمارے گھر میں مٹی ختم کر کے لوہے کی کولی موجود ہے۔ آمدم برسر مطلب جب خواجہ صاحب مریض کو لئے اپنے گھر میں داخل ہوئے تو مٹی کا کلھوٹہ غلہ سے لبریز اندر موجود تھا۔ آپ نے مریض کو فرمایا کہ اس کے ساتھ معانقہ

marfat.com

کرو جب مریض نے معانقہ کیا تو آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو گھر بھاگ جاؤ پیچھے مت دیکھنا مریض نے جب کلھوٹہ چھوڑا اور اندر سے باہر نکلا تو وہ کلھوٹہ قدرت الٰہی سے دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا ایک طرف دوسرا ٹکڑا دوسری طرف گرا اور جتنا غلہ اس میں تھا سب اندر بکھر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو کتنی طاقتیں اور توفیقیں عطا کی ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ اس کے بعد وہ مریض عرصہ دراز تک بقید حیات رہا۔

حضرت خواجہ محمد رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کرامت

ایک دفعہ موسم گرما کی فصل مکئی آپ نے کاشت کی ہوئی تھی۔ جب مکئی کی فصل پکنے کے نصف تک پہنچی تو مکئی کے ہر ٹانڈے کو بھٹے لگنے شروع ہوئے ابھی بھٹوں کے اندر سے بال نکلنے تھے کہ حضرت خواجہ محمد رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ نے درانتری فصل کاٹنے والی لی اور حضرت قبلہ عالم خواجہ قاضی محمد سلطان عالم کو آواز دیکر فرمایا چلو مکئی کاٹتے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم حیران و پریشان ہو گئے کہ بزرگوار والد محترم کچی مکئی کاٹ ڈالیں گے تو جب دوسرے لوگ چھلیاں کھائیں گے ہم انکا منہ دیکھیں گے۔ خدا کی شان آپ نے جتنی مکئی کاشت کی ہوئی تھی سب کچی کاٹ ڈالی اس کی فراغت کے بعد ایک مٹی کھودنے والی کھرال لی۔ زمین میں گڑھا کھودا اور مکئی اس میں کھڑی کر کے لگا دی۔ پھر اس کو ایک ڈوری لگا کر باندھ دیا اس کے بعد کانٹے دار جھاڑیاں کاٹ کر چاروں طرف لگائیں۔ اس کے بعد آپ نے کنویں سے پانی کے مٹکے بھر بھر کر اس مکئی والے گھڑھے میں ڈالنے شروع کیے۔ جب پانی سے آپ نے فراغت کی۔ تو آپ نے گھر والوں کو حکم دیا ہم باہر جا رہے ہیں مکئی کے ساتھ کوئی چھیڑ نہ کرے۔ خدا

marfat.com

کی شان آپ چند دِنوں کے بعد جب گھر تشریف لائے تو پھر حضرت قبلہ عالم کو حکم دیا کہ سلطان عالم چلو مکئی کو دیکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم بابا جی کے ارشاد کے مطابق جب مکئی کے پاس پہنچے خواجہ صاحب نے کانٹے دار جھاڑیاں مکئی سے الگ کیں تو ہم حیران و پریشان رہ گئے مکئی کے ہر ٹانڈے کے ساتھ دو دو تین تین چھلیاں لگی ہوئی تھیں اَور بالکل تیار حالانکہ دوسرے لوگوں کی فصل دس پندرہ دن بعد تیار ہوئی۔ آپ آیت کریمہ کا ورد ہمیشہ کرتے۔ آپ کے پاس جو مہمان آتے اِن کو بھی آیت کریمہ پڑھنے کی تاکید فرماتے اگر کوئی مریض آجاتا اکثر مریض آتے تھے تو آپ حکم فرماتے مریض کو جاؤ اونٹ وانگوں کانٹے دار درخت کے ساتھ پتے کھاؤ مریض بغیر ہاتھ لگائے اگر درخت کے پتے منہ سے توڑتا تو مریض فوراً صحت یاب ہو جاتا۔ مریض اگر ہاتھ لگاتا تو پھر اس کو صحت بالکل نہیں ہوتی۔ اکثر مریض کو پتے توڑتے وقت آپ دیکھتے رہتے۔ جانوروں میں آپ کی محبت کالے بیل اور سرخ رتی بھینس کے ساتھ بہت تھی۔ ان کے گلے میں دیکھتے کہ رسی پڑی ہوئی تو آپ بازار سے سنگل خرید کر ان کے گلے میں ڈالتے۔ رات کو بغیر مالکوں کی اجازت کھول کر جہاں طبیعت ہوتی چرا کر پھر کلے پر باندھ دیتے۔ مالکوں کو پتہ تک نہ چلتا خواجہ صاحب پر مہینہ پندرہ دن میں ایسا غلبہ آتا کہ آپ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کئی کئی دن گھر سے غائب رہتے جب طبیعت سنبھلتی پھر واپس گھر تشریف لاتے۔

پھلا واقعه

حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالات

حضرت قبلہ عالم قاضی محمد سلطان عالم صدیقی حضرت خواجہ رکن عالم کے گھر ۱۸۷۰ء

marfat.com

مطابق ۱۸۷۴ء ۱۲۹۱ھ چھچیاں شریف نزد فتح پور میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد خواجہ محمد رکن عالم صدیقی سے حاصل کی آپ اپنے خاندان کے بزرگوں کی طرح مادرِ زاد ولی تھے۔آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو موہڑہ گجراں متصل انب جہاں اب نیوڈ یال آباد ہے ایک جید عالم کے پاس دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے چھوڑا دوران تعلیم ایک دو غیر معمولی واقعات کا ظہور ہوا جس کی وجہ سے آپ کے اُستاد مکرم ڈر گئے اور آپ کو موہڑہ گجراں سے ادھوری تعلیم کے ساتھ آپ کے والد ماجد واپس چھچیاں شریف لے آئے۔دوران تعلیم ایک عورت محلے والی نے کسی وجہ سے اُستاد صاحب کو گالی گلوچ دے کر چلی گئی جب آپ خواجہ محمد سلطان عالم نے سُنا تو دوسرے طالبعلموں سے پوچھا وہ کونسی عورت ہے جس نے اُستاد صاحب کو بُرا بھلا کہا۔اُنہوں نے کہا کیا تم اس سے جھگڑا کرو گے آپ نے کہا میں صرف دیکھنا چاہتا ہوں دوسرے دن وہ عورت کنویں پر پانی لینے کیلئے مسجد کے قریب سے گذر رہی تھی تو طالبعلموں نے بتلایا آپ نے صرف انگلی کے اشارہ سے فرمایا یہ عورت ہے بس وہ گذر کر کنویں پر چلی گئی جب اس کی واپسی ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس عورت نے پانی کا مٹکا ہاتھ پر اُٹھایا ہوا ہے اور ڈانس کرتی شور مچاتی گھر کی طرف جارہی ہے گھر پر جاکر مٹکا زمین پر پھینک دیا جو ٹوٹ گیا گھر میں اُلھڑ مچ گیا گھر والے پریشان ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے بعد میں گھر والوں کو اصل حقیقت معلوم ہوئی تو اُنہوں نے اُستاد صاحب کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگی۔آپ کے اُستاد مکرم کو اصل بات معلوم تھی آپ نے خواجہ محمد سلطان عالم کو فرمایا بیٹا اس عورت کو دم کرو جب آپ نے دم کیا تو وہ عورت بالکل ٹھیک ہوگئی۔

marfat.com

دوسرا واقعہ

اسی جگہ دوران تعلیم آپ حضرت قبلہ عالم جب رات کو سوئے ہوتے تو گھبراہٹ میں کہتے مار گیا مار گیا چھڑاؤ چھڑاؤ اور بیدار ہو جاتے۔ ساتھی طالبعلم بھی پریشان ہوتے۔ نیوڈ ڈیال کے شمال کی طرف تین چار میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا نام ٹھارہ ہے وہاں پر سنا ہے کہ ایک مجذوب صاحب رہا کرتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے بدن پر پتھر باندھ رکھے تھے ہمارے علاقہ کے لوگ ان کو سائیں بٹاں والا کہا کرتے تھے وہ سائیں صاحب حضرت قبلہ عالم کو اکثر اوقات رات کو تنگ کرتے تھے جس کی بنا پر حضرت قبلہ عالم کو رات کے وقت تکلیف پہنچتی تھی ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم دربار عالیہ چھچیاں شریف تشریف لے گئے اور واپسی پر اپنے ساتھ گھر سے ایک کلہاڑی لے آئے جب سائیں بٹاں والا نے کسی رات حضرت قبلہ عالم کو تنگ کرنا شروع کیا تو آپ نے بیدار ہو کر کلہاڑی اُٹھائی اور مسجد کی ایک پتھر کی سل یعنی پڑی کے اُوپر سیدھی کلہاڑی کے وار کرنا شروع کر دیئے اور زبان مبارک سے یہ ارشاد فرما رہے تھے کہ مار یا کہ مار یا۔ مار یا کہ مار یا۔ آخر آپ بیہوش ہو کر گر پڑے آپ کے اُستاد مکرم یہ سب واقعہ دیکھ کر ڈر گئے اسی دن پورے علاقہ میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ سائیں بٹاں والے وفات پا گئے ہیں سائیں صاحب کو لوگوں نے وہیں قبرستان میں دفن کر دیا۔ اُستاد مکرم نے ایک آدمی حضرت خواجہ رکن عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روانہ کر کے آپ کو طلب کیا۔ حضرت خواجہ صاحب جب موہڑہ گوجراں والا میں تشریف لائے تو اُستاد مکرم نے تمام واقعات من وعن حضرت خواجہ صاحب کے گوش گذار کر کے اپنی طرف سے معذرت کی کہ خواجہ صاحب میں مزید آپ کے

marfat.com

صاحبزادہ صاحب کی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتا کیونکہ اب ان دو واقعات سے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ان کے عتاب کا نشانہ میں خود نہ بن جاؤں۔ حضرت خواجہ محمد رکن عالم صاحب نے آپ کو ساتھ لیا اور ٹھارہ کی طرف سائیں مجذوب کی قبر پر فاتحہ خوانی کیلئے روانہ ہوئے جب خواجہ صاحب قبر کے قریب پہنچے تو حضرت قبلہ عالم مجذوب صاحب کی قبر سے دور ہی کھڑے ہو کر قبر کی طرف پشت کر دی اور نہ ہی فاتحہ خوانی کی۔ حضرت خواجہ صاحب نے دیر تک مجذوب صاحب کی قبر پر کھڑے ہو کر ان کے لئے دُعا مغفرت فرمائی واپس گھر کیلئے آپ وہاں سے روانہ ہو کر دربار عالیہ چچیاں شریف پہنچے اس طرح آپ کی روانگی موہڑہ گوجراں سے ہوئی۔ دربار عالیہ کے قیام کے چند دن بعد حضرت خواجہ صاحب نے آپ کو ٹنگروٹ شریف حافظ حیات محمد صاحب کے پاس لے جا کر ان کے سپرد کیا یعنی ان کے درس میں داخل کیا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا آپ کی تعلیم کا معیار کیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد ایک واقعہ کا ظہور ہوا جو میں آگے چل کر عرض کرونگا حضرت خواجہ رکن عالم صاحب اکثر اوقات خبر گیری کیلئے ٹنگروٹ شریف تشریف لے جاتے آپ ہمیشہ چھوٹے طالبعلموں کے پاس بیٹھتے ان کے ساتھ کھانا تناول فرماتے واپس آجاتے لیکن حافظ جی صاحب سے آپ ملاقات نہ فرماتے کیونکہ خواجہ صاحب بھی ان آخری ایام میں اپنے غلبہ مجذوبیت کے باعث ہر ایک سے کم رغبت رکھتے تھے حافظ صاحب بڑے جید عالم دین پرہیزگار متقی صوفی اور حضرت باولی شریف والے خواجہ محمد بخش صاحب کے خلیفہ مجاز تھے وہ بھی خواجہ صاحب کو جانتے تھے اس لئے انہوں نے بھی کبھی تعرض نہیں کیا تھا۔ ایک دفعہ آپ ٹنگروٹ شریف تشریف لے گئے حضرت خواجہ صاحب نے حضرت قبلہ عالم کو ارشاد گرامی فرمایا کہ بیٹا میں آپ کو لینے آیا

marfat.com

ہوں چلو میرے ساتھ حضرت قبلہ عالم نے اپنے اُستاد مکرم سے چھٹی لی اور آپ کے ساتھ روانہ ہو گئے دریائے پونچھ اور دریائے جہلم کے سنگم کے جنوب علاقہ پاکستان تحصیل ضلع جہلم میں دربار ٹنگروٹ شریف واقع ہے۔ آجکل منگلا ڈیم کی وجہ سے زیر آب ہے۔ وہاں سنگم پر مسافروں کو اِدھر اُدھر لے جانے کیلئے کشتی موجود تھی۔ آپ خواجہ صاحب اور حضرت قبلہ عالم کشتی میں سوار ہو کر دوسری طرف روانہ ہوئے خدا کی شان آپ پر اسی دوران غلبہ شروع ہوا آپ کو گھر جانے کیلئے دریائے پونچھ کے مشرقی کنارے پر اُترنا تھا مگر آپ مشرقی کنارے کے بجائے مغربی کنارے پر اُتر پڑے اور حضرت قبلہ عالم کو لیکر پیدل سفر شروع کر دیا وہاں پر جو گاؤں موجود تھا اب بھی ہے اس کا نام چانہ ہے۔ وہاں چلتے ہوئے آپ سیاکھ کھدیارہ تھپال وغیرہ سے ہوتے ہوئے رٹہ پہنچ گئے چانہ سے رٹہ تک کم وبیش دس بارہ میل کا فاصلہ ہے۔ رٹہ میں ایک قبرستان تھا۔ حضرت خواجہ صاحب نے حضرت قبلہ عالم کو ارشاد فرمایا کہ اس قبرستان کے گرد سات چکر لگاؤ حکم کی تعمیل میں حضرت قبلہ نے چکر لگانے شروع کئے حضرت خواجہ صاحب رکن عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی پیچھے پیچھے لگ گئے اور ارشاد فرماتے سلطان عالم دوڑو آپ نے بھی ہاتھ میں عصا مبارک پکڑا ہوا تھا جب حضرت قبلہ عالم دوڑنے میں ست پڑتے تو عصا مبارک قبلہ عالم کی ٹانگوں پر کبھی پیٹھ پر زور سے پڑتا حضرت قبلہ عالم کا زمانہ بچپن کا تھا اور سفر بھی کافی ہو چکا تھا پھر سخت تھکاوٹ کے ساتھ دوڑنا پڑ گیا اور ساتھ خواجہ صاحب کی ضربات۔ حضرت خواجہ صاحب زبان سے یہ ارشاد بھی فرما رہے تھے کہ حافظ صاحب کی منت مجھ سے نہیں ہوتی پڑھانے کیلئے آج میں چودہ علم پڑھا کر چھوڑں گا۔ آخر آپ دوڑتے دوڑتے تھک کر گر گئے۔ اور بیہوش

marfat.com

ہو گئے حضرت خواجہ صاحب آپ کے پاس بیٹھ گئے جب آپ کو ہوش آیا تو آپ خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا بیٹا سلطان عالم اُٹھو اب گھر چلیں گے۔آپ جب دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچے تو اس کے بعد آپ کسی درس میں پڑھنے کیلئے تشریف نہیں لے گئے۔

آپ کی بیعت

حضرت قبلہ عالم کے والد ماجد بزرگوار آپ کو اپنے پیر خانہ باولی شریف لے گئے کیونکہ آپ کی جستجو تھی کہ کسی اللہ والے کی دست بوسی کے بعد روحانی تسکین حاصل کی جائے ۔ اس سلسلہ میں آپ حضرت قبلہ عالم اپنے والد ماجد بزرگوار کی ہمرائی باولی شریف پہنچے اور خواجہ حضرت محمد بخش صاحب کے دست گرفتہ ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ خان عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف والوں کے بڑے صاحبزادہ صاحب تھے ۔آپ حضرت قبلہ عالم باولی شریف میں ہی اپنے پیر خانہ پر قیام پذیر ہو گئے اور باطنی سلوک کی منازل طے کرنے لگے حضرت خواجہ محمد بخش صاحب بھی آپ سے کمال محبت سے پیش آتے ظاہراً آپ کے سپرد تین چار کام تھے آپ کبھی کبھار سنگیوں کے ساتھ چوہا کریالہ ریلوے اسٹیشن کے قریب سے ایک کنویں سے پانی لاتے جب روٹیاں پکانے کا ٹائم ہوتا تو تندور میں آگ جلا کر لکڑیاں ڈالتے حضرت خواجہ محمد بخش صاحب کو وضو کرنے کا پانی لا دیتے اور گرمیوں میں خواجہ محمد بخش کو دستی پنکھے سے ہوا دیتے اس زمانہ میں یہ بجلی کے پنکھوں کا نام ونشان تک نہ تھا۔ایک دفعہ خواجہ محمد بخش صاحب نے اپنی زبان مبارک آپ کی زبان مبارک سے لگا کر پیار کیا۔ بعد میں فرمایا بیٹا سلطان عالم تم گھبرا تو نہیں گئے آپ

marfat.com

قبلہ عالم نے عرض کی حضور نہیں۔ کچھ عرصہ بعد ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم کی طبیعت باولی شریف رہتے ہوئے گھر نہ آنے کی وجہ سے پریشان ہوئی وطن عزیز کی یاد نے گھبراہٹ پیدا کی ایک دن آپ نے جب نماز اشراق کے وضو کیلئے پانی پیش کرتے ہوئے گھر جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ خواجہ محمد بخش نے ارشاد فرمایا بیٹا سلطان عالم آپ کا گھر بہت دور ہے آپ کا اکیلے جانا خطرے سے خالی نہیں۔ جب آپ کا کوئی وطنی آئیگا تو آپ کو اس کے ساتھ روانہ کر دینگے۔ آپ نے وضو سے فراغت فرما کر اُٹھتے ہوئے دُعا فرمائی۔ یارب المعبود سلطان عالم کے گاؤں کا کوئی آدمی بھیج دے تا کہ سلطان عالم کو اس کے ساتھ گھر بھیجوں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت قبلہ عالم کو ارشاد فرمایا سلطان عالم آج تم کھانا گھر سے لیکر کھیت میں کام کرنے والے ساتھیوں کو دے آؤ۔ حکم مرشدی کی تعمیل میں حضرت قبلہ عالم نے گھر سے کھانا لیا اور کھیت میں جا پہنچے جب کام کرنے والے ساتھیوں نے آپ کو دیکھا تو مذاق کرنے لگے حضرت آج آپ خواجہ صاحب کو اکیلے کیسے چھوڑ کر کھیت میں آ گئے۔ حضرت قبلہ عالم کا کھیت میں کھانا لیکر جانا غیر معمولی بات تھی کیونکہ اس کے قبل آپ کبھی کھانا لیکر کھیت میں نہیں گئے تھے۔ آپ ہر وقت حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر رہتے اس لئے دیکھنے والوں کو تعجب ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور آدمی بھی کھانا لیکر کھیت میں پہنچا اس نے حضرت قبلہ عالم کو آواز دینی شروع کی۔ جب آپ نے اس آدمی کو غور سے دیکھا تو فوراً پہچان گئے فرمایا یہ آدمی ہمارے گاؤں کا فلاں آدمی ہے۔ آپ نے اس کے ساتھ ملاقات کی پھر آپ نے پوچھا تو کب آیا بھائی۔ تو اس نے جواباً پورا واقعہ سنایا۔ کہ آج سویرے میں اپنی بکریاں لیکر فتح پور کی طرف نکلا تھا اچانک کسی نے

marfat.com

مجھے اُٹھالیا پھر حضرت خواجہ کی مسجد کے سامنے لا کر چھوڑا میں نے خواجہ صاحب کو مسجد میں دیکھا اُنہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا اور اسباق طریقت مجھے سکھائے پھر فرمایا ہمارے گھر سے کھانا کھیت میں لے جاؤ تمہارے گاؤں کا فلاں آدمی وہاں موجود ہے۔تم دونوں کھانا کھا کر واپس آجاؤ۔ ہم دونوں نے وہاں کھیت میں کھانا کھایا اِس کے بعد واپس آکر خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضری دی حضرت خواجہ صاحب نے ہم دونوں کو گھر رخصت فرمایا۔

اولیاء راہست قدرت از اللہ　　تیر جستہ باز گرداندز راہ

حافظ محمد اعظم صاحب کے قلم سے۔ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم پانی گھر لانے کیلئے کنویں پر گئے راستہ میں ایک غیر مقلد بگا نامی سے آپ کی ملاقات ہوئی غیر مقلد نے حضرت قبلہ عالم سے پوچھا کا کا تم یہاں خواجہ صاحب کے پاس کیا کام کرتا ہے۔حضرت قبلہ عالم نے فرمایا میں خواجہ صاحب کی خدمت کرتا ہوں غیر مقلد نے کہا آپ یہاں اپنا وقت فضول ضائع کررہے ہو چلو میں تم کو کسی دینی مدرسہ میں چھوڑ آتا ہوں تاکہ تم دین کا علم حاصل کرسکو۔آپ کا بچپن کا زمانہ تھا غیر مقلد کی باتوں میں آپ کے دِل پر کچھ اثر ہو گیا جب آپ خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا سلطان عالم کیا بات ہے آج تمہاری طبیعت میں گڑ بڑ ہے۔

بندگانِ خاص اللہ اصُلغیوب　　درجانِ جاں جواسی سل قُلوب

ترجمہ: بندگانِ خدا غیب جانتے ہیں اور لوگوں کے دِلوں کی جاسوسی کرتے ہیں۔

کہیں راستہ میں بگا پلید تو نہیں ملا۔آپ نے فرمایا یہی بات ہے آپ نے فرمایا ایسے لوگوں کی باتیں نہیں سنّی چاہئیں۔ یہ لوگ خود بھی دین سے دور ہوتے ہیں

marfat.com

دوسروں کو بھی دین سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کی توجہ سے دل دوبارہ یاد الٰہی میں مشغول ہو گیا۔ سبحان اللہ۔ باولی شریف خواجہ صاحب کی خدمت میں دس بارہ سال کا عرصہ ہوا تو ایک دفعہ حضرت خواجہ صاحب نے حضرت قبلہ عالم کو ارشاد فرمایا سلطان عالم بیٹا اگر ہم کبھی وانڈے سفر پر چلے جائیں یعنی لمبے سفر پر چلے جائیں تو آپ اپنے اسباق حافظ حیات محمد ننگروٹ والوں سے پورے کر لینا حضرت قبلہ عالم نے عرض کی حضور میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔ آپ خواجہ صاحب نے دوبارہ فرمایا نہیں بیٹا کبھی ہم لمبے سفر پر نکل جائیں تو آپ اسباق حافظ صاحب سے پورے کر لینا۔ حضرت قبلہ عالم نے پہلا سا جواب دیا۔ جب تیسری باری اسی طرح خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا تو جو خواجہ صاحب کے عمر رسیدہ غلام موجود تھے وہ رونے لگے یہ کہ خواجہ صاحب جلد ہم سے رخصت ہو جائیں گے۔ تھوڑے عرصہ بعد خواجہ صاحب اس دنیا سے الوداع فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خواجہ صاحب کی وفات کے بعد آپ کے حکم کے مطابق حضرت قبلہ عالم نے ننگروٹ شریف قیام فرمایا اور سلوک کی منازل طے کر کے خلافت تک پہنچ گئے۔ اسی دوران پیر نیک عالم شاہ نقشبندی مجددی گوہڑہ سیداں متصل پرانا میر پور اپنے آبائی گاؤں میں تشریف لائے پیر نیک عالم شاہ کی خدمت میں حضرت قبلہ عالم نے حاضری دینا شروع کیں۔ سلسلہ سیفیہ مجددیہ کی منازل طے کر کے پیر نیک عالم شاہ صاحب سے بھی خلافت حاصل کی دوران قیام ننگروٹ شریف آپ زیادہ تر کھیتی باڑی کا کام اور لنگر کا کام سرانجام دیتے تھے۔ کھانے کے وقت سنگیوں کے کھانے کے بچے ہوئے ٹکڑے تناول فرمالیا کرتے۔ ہر دو جگہ سے فارغ ہو کر آپ اپنے گھر مقیم ہو گئے۔ کھیتی باڑی کا کام بھی شروع کیا اور

marfat.com

بندگانِ خدا کو بھی اللہ کا راستہ دکھانے میں مشغول ہو گئے۔ ہزاروں بندگانِ خدا آپ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔ صرف خلفاء کی تعداد ۴۴ ہے جو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

آپ کے خلفاء

خلفاء صاحبان کے نام مقام حسب ذیل ہیں۔

1۔ جناب قاضی محمد عالم صاحب برادر چھچھیاں شریف ضلع میر پور آزاد کشمیر

2۔ جناب سائیں فتح محمد صاحب والد محترم جناب میاں فضل الٰہی صاحب چھچھیاں شریف میر پور

3۔ جناب مولوی بقا محمد صاحب نکہ کوڑتی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

4۔ جناب میاں ستار محمد صاحب انب تحصیل نیوڈڈیال میر پور آزاد کشمیر

5۔ جناب سائیں غلام محمد صاحب سوہاوہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم

6۔ جناب مولوی محمد زمان صاحب دینہ مہتہ تحصیل ضلع جہلم

7۔ جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب کھیوڑہ تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم

8۔ جناب مولوی علی محمد صاحب سکھو تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی

9۔ جناب مولوی غلام نبی صاحب چک حکیماں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

10۔ جناب سائیں محمد حلیم صاحب سرینگر کشمیر والے

11۔ بابا محمد رمضان صاحب گرداسپور بھارت

12۔ جناب مولوی فضل احمد صاحب کھیوڑہ تحصیل پنڈ دادنخان جہلم حال مدفون حویلی لکھا۔

marfat.com

13۔ خلیفہ اعظم جناب مولوی اکبر علی صاحب کوٹلی کالا بن راجوری حال پاک پٹن شریف

14۔ جناب صوفی بابا فوجدار خان صاحب قمروٹی ضلع کوٹلی حال مدفون گلہار شریف تبدیلی حال حضری مسجد گلپور ضلع کوٹلی۔

15۔ جناب قاضی کرم علی صاحب رام رجوعہ بناع ضلع کوٹلی

16۔ سیّد اصغر علی شاہ صاحب پنج گرائیں سیالکوٹ

17۔ جناب قاضی کرم دین صاحب لنجوٹ تحصیل نکیال ضلع کوٹلی

18۔ جناب مولوی عبدالحق صاحب کرتوٹ ضلع کوٹلی

19۔ جناب میاں محمد فیروز صاحب چوکی مونگ ضلع کوٹلی

20۔ جناب میاں غلام نبی صاحب چوکی مونگ ضلع کوٹلی

21۔ جناب سائیں محمد حسین صاحب خانقاہ رڈا اصحاب تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

22۔ جناب منظر حسین کجلانی ضلع کوٹلی

23۔ جناب سیّد فقیر شاہ ہرنی والے مقبوضہ کشمیر تحصیل مینڈر

24۔ جناب سیّد غوث علی شاہ صاحب بہاری تحصیل نیوڈیال میر پور

25۔ جناب شاہ ولی صاحب کنڈور تحصیل نیوڈیال میر پور

26۔ جناب صوفی احمد علی صاحب کشمیر والے

27۔ جناب میاں فضل الٰہی صاحب کلہ تحصیل پلندری ضلع راولاکوٹ آزاد کشمیر

28۔ جناب میاں محمد عالم صاحب کلہ تحصیل پلندری ضلع راولاکوٹ آزاد کشمیر

29۔ جناب سردار دیوان علی خان صاحب کلہ تحصیل پلندری ضلع راولاکوٹ

marfat.com

30۔ جناب میاں کرم الٰہی صاحب پوکھرنی بناع تحصیل ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

31۔ جناب مولوی فضل الدین صاحب چک ۴۷ ضلع ساہیوال

32۔ جناب مولوی فضل الدین صاحب چک ۴۵ ضلع ساہیوال

33۔ جناب صوفی غلام حیدر صاحب ہل سنیارے نزد دینہ ضلع جہلم

34۔ جناب صوفی احمد دین صاحب ہل سنیارے نزد دینہ ضلع جہلم

35۔ جناب میاں محمد جی صاحب تھپال تحصیل نیوڈ ڈیال میر پور

36۔ جناب سائیں فتح محمد صاحب نجار کنجور تحصیل نیوڈ ڈیال میر پور

37۔ جناب سائیں محمد حسن صاحب پوٹھہ شیر زلفاں والے تحصیل نیوڈ ڈیال میر پور

38۔ جناب میاں محمد عالم صاحب پنڈ متصل کوٹلی ضلع کوٹلی

39۔ جناب میاں حشمت علی صاحب پلاکھر تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی

40۔ جناب قاضی غلام نبی صاحب کلہ تحصیل پلندری ضلع راولاکوٹ آزاد کشمیر

41۔ جناب میاں اللہ دتہ صاحب چوکی مونگ تحصیل و ضلع کوٹلی

42۔ جناب کریم بخش صاحب لام رجوعہ بناع ضلع کوٹلی

43۔ جناب مولوی عبدالعزیز صاحب کیٹری پکھوال کالا دیو شریف ضلع جہلم

44۔ جناب سائیں محمد یعقوب صاحب انب تحصیل نیوڈ ڈیال میر پور

آپ کا پہلا نکاح

جب آپ حضرت قبلہ عالم نے مکمل گھر پر قیام کیا اس کے بعد آپ نے رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا جیسا میں پہلے عرض کر چکا ہوں ۔ آہستہ آہستہ آپ کے کام

marfat.com

میں ترقی ہوتی گئی۔ دن رات آپ کے غلاموں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا اسی دوران حضرت قبلہ عالم کا پہلا نکاح آپ کی چچازاد بہن محمد بی بی سے ہوا حضرت مائی صاحبہ کی حضور سے نسبت نہ ہو سکی۔ حضرت مائی صاحبہ نے حضرت قبلہ عالم سے عرض کی میں آپ کے درویشوں کی روٹی بالکل نہیں پکاؤ نگی۔ قدرتی بات تھی کہ حضرت مائی صاحبہ محمد بی بی کو آپ کی زوجیت اور درویشوں کی خدمت کا شرف ان کے مقدر میں نہیں تھا۔ آخر آپ نے مائی صاحبہ کو طلاق دے دی۔ پھر ان مائی صاحبہ نے جھنگ گاؤں چچیاں شریف سے جنوب ایک میل کے فاصلہ پر پیر ڈونب میں ایک مولوی صاحب نبی محمد سے نکاح کیا ان کے ہاں تین بچے پیدا ہوئے ایک بچہ کا نام محمد عارف تھا جوان ہو کر مرزائی بنا ابھی تک موجود یعنی زندہ ہے۔ دوسرے بچے کا نام محمد اکرم تھا وہ فوت ہو گیا تھا۔ تیسرے بچے کا نام محمد انور ہے جو ابھی زندہ ہے۔ جو نیو میر پور رہائش پذیر ہے۔ دو بچیاں بھی پیدا ہوئیں بڑی بچی کا نام نذیر بیگم اور چھوٹی بچی کا نام زبیدہ بیگم تھا۔

آپ کا دوسرا نکاح

حضرت قبلہ سائیں صاحب فتح محمد جو آپ کے خلفاء میں شمار ہوتے ہیں آپ اپنا گھر بار چھوڑ کر حضرت قبلہ عالم کے پاس مقیم تھے۔ آپ نے عرض کی حضور میری بھانجی ہے۔ آپ ان سے نکاح فرمالیں آپ نے قبول فرما کر حضرت قبلہ مائی صاحبہ بیگم جی کو اپنے نکاح میں لے لیا آپ کو گھر کی طرف سے سکون ملا حضرت قبلہ مائی صاحبہ نے بڑی سنجیدگی بڑی خوش اسلوبی سے گھر کا نظام سنبھال لیا درویشوں کا ہر طرف سے خیال رکھا جاتا۔ آپ بڑے نیک پارسا مائی صاحبہ گذرے۔ آپ نے

marfat.com

قرآن پاک بابا فقیر محمد صاحب پوٹھہ والوں سے جو حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں گھر بار چھوڑ کر مقیم تھے اِن سے قرآن پاک سیکھا۔ حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم صاحب بڑے شوق سے آپ کا قرآن پاک سنتے تھے۔ آپ کے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی۔ کچھ وقت کے بعد حضرت مائی صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہوئے جب زیادہ علیل ہوئے تو حضرت قبلہ عالم کو یاد فرمایا جب آپ تشریف لائے تو حضرت مائی صاحبہ نے عرض کی حضور میری کچھ فرمائش ہے پہلی بات جو میں عرض کرنے لگی ہوں میرے اُستاد محترم بابا فقیر محمد صاحب پہلے کے ہاں قیام پذیر ہیں۔ ان کی طبیعت سخت ہے آپ کے ساتھ بھی جھگڑا کر بیٹھتے ہیں یہ اپنا آپ سب کچھ پیچھے چھوڑ کر آپ کے سائیہ میں وقت گذار رہے ہیں۔ ان کی طبیعت کے پیش نظر انکو گھر سے دھکا نہ دینا۔ گلے لگا کر رکھنا۔ اپنی کرم نوازی کے سائیہ میں رکھنا۔ نمبر دو میرے محترم جناب ماموں صاحب سائیں فتح محمد بھی اپنا آپ سب کچھ پیچھے چھوڑ کر آپ کے ہاں قیام پذیر ہیں ان کو بھی گلے لگا کر رکھنا۔ نمبر تین اب آپ سے میری جدائی ہونے والی ہے میری قبر، قیامت اور آخرت کی بہتری کیلئے دُعا فرمانا اس کے تھوڑے عرصہ بعد آپ نے دنیا سے رخت سفر باندھا اور اللہ کے پاس پہنچ گئیں۔ جو آپ کے ہاں بچی تولد ہوئی تھی وہ بھی تھوڑے دن زندہ رہ کر رخصت ہوگئیں۔

حضرت قبلہ عالم کا تیسری بار نکاح کرنا

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت قبلہ ثانی مائی صاحبہ کے انتقال کے بعد کچھ وقت گذرنے کے بعد سنگیوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ حضور لنگر کا کام بغیر مائی صاحبہ کے مشکل سے چل رہا ہے۔ آپ جہاں پسند فرمائیں نکاح کرلیں حضرت

marfat.com

سائیں فتح محمد صاحب نے عرض کی حضور میری دوسری بھانجی سجادہ بیگم جو بیوہ ہیں ان کے ہاں ایک بچہ بھی ہے آپ اِن سے نکاح فرمالیں جو آپ نے قبول فرمایا۔ حضرت قبلہ عالم اس نکاح کے بعد لنگر اور درویشوں کی طرف سے بالکل مطمئن ہو گئے حضرت قبلہ مائی صاحبہ نے اپنی ہوشمندی اور دانائی کا ایسا ثبوت پیش کیا جس کی مثال نہ ملتی تھی حضرت قبلہ عالم کا ہر وقت مائی صاحبہ خیال رکھتے جو مہمان آتا یا موجود ہوتے ہر ایک کا خیال لنگر کا نظام بھی اپنے دست مبارک میں رکھا ہوا تھا۔ اپنے دست مبارک سے لنگر کا پورا کام فرماتے اور درویشوں میں کھانا برابری کی بنیاد پر تقسیم فرماتے۔ آپ کی نظر میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں تھا۔ سب کو ایک جیسی غذا ملتی۔ حضرت قبلہ مائی صاحب بڑے عابدہ عارفہ ہو گذرے ہیں۔ آپ کی سنجیدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے پوری زندگی میں کبھی کسی سے تلخ کلامی سے بات نہ کی کتنا ہی کوئی غمزدہ مرد یا عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ کی نرم اور شریں زبان سے ایسی انکی دلجوئی ہوتی کہ وہ اپنا غم بالکل بھول جاتا حضرت قبلہ عالم کا جب 9 مئی 1934ء میں انتقال ہوا تو حضرت قبلہ عالم کے ہاں ایک صاحبزادے اور چار عدد صاحبزادیاں موجود تھیں۔ اس وقت حضرت جی صاحب کی عمر کم وبیش تیرہ سال تھی۔ حضرت قبلہ مائی صاحبہ نے اس نازک دور میں مردانہ وار وقت گذارا حضرت جی صاحب کی نگہداشت، بچیوں کی نگہداشت، تمام امور خانہ اور درویشوں کی دیکھ بھال اس احسن طریقہ سے انجام فرمائی کہ کسی ایک بات کو بھی نظر انداز نہ کیا کچھ صاحب جو کمزور عقیدہ کے مالک تھے یہ سوچ کر کہ حضرت قبلہ عالم رحلت فرما گئے ہیں صاحبزادہ حضرت جی صاحب کم سن ہیں ہماری تربیت کون کرے گا دوسرے بزرگوں کا سہارا لیا مگر چند ایک ایسے راسخ العقیدہ بھی

marfat.com

موجود تھے جو ثابت قدم رہے اور انہوں نے اپنی حاضریاں شل سابق برقرار رکھیں اور حضرت قبلہ مائی صاحبہ کی خدمت میں اپنے راسخ العقیدہ ہونے کا ثبوت پیش کیا جس میں راقم الحروف کے والد محترم بھی شامل تھے۔ راقم الحروف بھی بچپن سے دربار عالیہ چچیاں شریف میں حاضر ہوتا رہا۔ آخر جب اس سلسلہ میں منسلک ہوا تو پھر کئی بار حضرت جی صاحب کی خدمت میں حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ مجھے آخر دم تک حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی کا اتنا پیار، اتنی کرم نوازی ملی جو حد تحریر سے باہر ہے۔ جب بھی میں حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ میرے سر پر بوسہ دیتے اور اپنا دست شفقت میری پیٹھ پر پھیر کر پاس بٹھاتے اور ذرا ذرا گھر کی باتیں دریافت فرماتے۔ حضرت قبلہ مائی صاحبہ کی یاداشت کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی سنگی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو ان کی خریت دریافت کر کے پھر گھر کے تمام افراد کا پوچھتے کتنی بچیاں بچے ہیں بچے کیا کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد اگر وہ آدمی یعنی سنگی سال دو سال بعد آتا تو حضرت مائی صاحبہ سب کا نام لیکر سب کی خیریت کا حال پوچھتے۔ حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی کی سب سے چھوٹی صاجزادی آپ کی زندگی میں ہی دنیا سے رحلت فرما گئے تھے۔ آپ شادی شدہ تھیں صرف ایک بچی کو جنم دیا تھا جو بقید حیات ہیں۔

بابا صوفی فوجدار خان رحمۃ اللہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں دربار عالیہ چچیاں شریف حضور قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ایک دن حضور نے ارشاد فرمایا فوجدار خان ہمارے ہاں ایک مہمان تشریف لا رہے ہیں ان کا نام محمد صادق ہوگا اور وہ اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ ہونگے

marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ان پر کرم ہوگا یہ سن کر میں بہت حیران ہوا کہ آپ کا مقام بہت بلند و بالا ہے پھر وہ صاحب اتنے باکمال ہونگے جن کی تعریف حضرت قبلہ عالم فرما رہے ہیں میں نے فوراً عرض کی حضور کیا ان بزرگوں سے میری ملاقات ہوگی حضور بابا جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہاں فوجدار خان کئی بار ہوگی۔ بعد میں اپنے گھر چلا گیا چھ ماہ بعد یہ خوشخبری ملی کہ حضور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک جلیل القدر فرزند عطا فرمایا خوشخبری سننے کے بعد میں دربار عالیہ حضور کی قدم بوسی اور مبارکبادی کیلئے حاضر ہوا۔ شرف ملاقات کے بعد کھانا کھایا آرام کیا ظہر اور عصر کی نماز سے فارغ ہوا تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ فوجدار خان وہ مہمان ہمارے گھر تشریف لا چکے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا تھا آؤ تم کو انکی ملاقات کرائیں تو حضور مجھے لیکر نیچے کمرہ حضرت قبلہ مائی صاحبہ کے پاس جا کر قبلہ حضرت جی صاحب کو اُٹھا کر لائے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ فوجدار خان یہ ہیں وہ مہمان جن کا ذکر میں نے تم سے کیا تھا۔ اب اِن کی زیارت و ملاقات کرلو جب آپ کے چہرہ انور پر نظر پڑی تو معلوم ہوتا تھا کہ واقعی جو حضور نے فرمایا ہے سچ ہے۔

بزبانی صوفی صاحب فوجدار خان میں کسٹم چوکی پر تعینات تھا کچھ آدمی کسٹم چوکی سے گذرے ان کے ساتھ چند مویشی تھے۔ اُنہوں نے اپنی غریبی کا رونا رویا تو میں نے ترس کھا کر بغیر ڈیوٹی لئے چھوڑ دیا جب وہ راستہ میں جا رہے تھے آگے سے نائب سپرنٹنڈنٹ کسٹم آفیسر آ رہا تھا اس نے ان لوگوں کو چیک کیا تو ان کے پاس کسٹم کلیئرنس کا کوئی ثبوت نہ تھا۔ ان کو واپس کسٹم چوکی پر لایا گیا۔ مجھ سے بازپرس ہوئی لجھورام نائب سپرنٹنڈنٹ نے میری برادری کے آدمیوں کے سامنے گال گلوچ کی

marfat.com

مجھ سے برداشت نہ ہوسکا تو میں نے لجھورام کو نیچے گرا کر خوب پٹائی کی یہاں تک کہ چارپائی بھی ٹوٹ گئی۔ موجود لوگوں نے بڑی مشکل سے اس کی جان بچائی لجھورام نے کہا یار تم بہت جلد غصے میں آ گیا اچھا جو کچھ تم نے کیا میں نے تم کو معاف کیا آئندہ ایسی حرکت مت کرنا پھر وہ یہاں سے چلا گیا۔ اس نے میرے خلاف ہیڈ کوارٹر پونچھ سپرنٹنڈنٹ کھوجہ عبداللہ صاحب کے ہاں مقدمہ دائر کیا مجھے طلب کیا گیا میرے خلاف شہادت بھی گذر گئی۔ مثل فیصلہ پر رکھی گئی اس دن عبداللہ صاحب جو نے کچھ اچھے لفظ استعمال نہ کئے اُنہوں نے کہا تم لوگ جنگلوں میں گھس جاتے ہو اور اپنی ڈیوٹیوں کی پرواہ نہیں کرتے ان کا ذاتی خیال تھا کہ اس طرح چند باتیں کر کے لجھورام کو خوش کر کے مجھے نوکری پر بحال رکھیں مگر میں تیز طبیعت کا مالک تھا میں نے بھی خواجہ صاحب کے خلاف کچھ چند کلمات اچھے استعمال نہ کئے جس سے خواجہ صاحب نے بھی محسوس کیا اس کو کچھ سزا ملنی چاہیے۔

آخر میں نے کہا جناب خواجہ صاحب جس کرسی پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں اس پر اگر کوئی گھکھڑ یا راجپوت ہوتا تو ایسی بات نہ کرتا کھوجہ عبداللہ صاحب جو پونچھ میں سب سے بڑا کسٹم آفیسر تھا تاریخ دوسرے دن پر رکھی گئی کچہری یعنی عدالت میں اس بات کا بہت چرچا ہوا کہ ایک چھوٹے کسٹم آفیسر نے اپنے سب سے بڑے آفسر کی سخت توہین کی ہے۔ عبداللہ جو کا قاعدہ تھا جس کو سزا دینی ہوتی تھی اس کو اپنے ہاں بلا کر قہوہ پلاتا تھا۔ عبداللہ جو کا جو ریڈر تھا ان کا نام منشی جمال الدین تھا اس کو عبداللہ صاحب نے کہا منشی جمال دین فوجدار خان کو باہر لے جا کر پانی پلاؤ تا کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جاوے جب منشی جمال الدین مجھے کہنے لگے کہ باہر چلو میں نے اس کو بھی

marfat.com

دھتکار دیا منشی جمال الدین آخر منت سماجت کر کے مجھے باہر لے گئے۔ وہ سخت پریشان تھے کہنے لگے فوجدار خان آپ خواجہ صاحب کی پالیسی نہیں سمجھے وہ آپ کو لبھورام نائب سپرنٹنڈنٹ کے سامنے چند باتیں کہہ کر اس کو خوش کر کے آپ کو بری کرنا چاہتے تھے مگر آپ نے بہت بُرا کیا میں نے کہا اللہ پر بھروسہ رکھو مجھے ذرہ بھر کی بھی پرواہ نہیں دوسرے دن حسب معمول خواجہ صاحب کی مہمان نوازی قہوہ سے ہوئی پھر آپ نے ایک خط لکھ کر دیا کہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کو دیکر عدالت میں آجاؤ جب میں رقعہ لیکر جیل میں گیا تو رقعہ پڑھکر سپرنٹنڈنٹ نے کہا کیا آج خواجہ صاحب کسی کسٹم کے آدمی کو سزا دے رہے ہیں۔ اُنہوں نے بمعہ ہتھکڑی ایک سپاہی طلب کیا ہے جب میں عدالت میں طلب کیا گیا تو کافی تعداد میں دوسرے لوگ بھی اندر آ گئے سپاہی بھی ہتھکڑی لیکر آ گیا خداوند تعالیٰ کی قدرت اور پیر کامل کی نظر کرم۔ میری دائیں طرف حضرت قبلہ بابا جی صاحب خواجہ محمد سلطان عالم اور بائیں طرف جناب سائیں فتح محمد صاحب کھڑے نظر آرہے تھے یعنی تصور کی حالت میں۔ تھوڑی دیر گذری تو کیا دیکھتا ہوں کہ شمال کی دیوار شق ہوگئی ہے اور گھوڑے پر سوار جناب غوث الاعظم اندر عدالت میں داخل ہو کر ایک جگہ گھوڑے پر کھڑے ہو گئے اور کمرہ عدالت سبز پوشاک فقیروں سے بھر گیا۔ ادھر خواجہ عبداللہ صاحب نے فیصلہ لکھنا شروع کیا جب فیصلہ لکھا گیا تو خواجہ صاحب نے پڑھنا شروع کیا یعنی سنانے سے پہلے خود پڑھ کر پھاڑ دیا پھر دوسری بار شروع کیا لکھ کر پھر پڑھا تو پھر پھاڑ کر پھینک دیا تو پھر تیسری بار فیصلہ لکھا جب پڑھا تو کرسی سے ٹیک لگا کر کہا منشی جمال الدین یہ فوجدار خان تو مجھے بزرگ نظر نہیں آتا یا اس کا پیر کامل ہے یا اس کے پاس موکل ہیں۔ میں نے دو دفعہ اس کے لئے

marfat.com

سزا لکھی نوکری سے بالکل برخاست اور جرمانہ کیا تو پڑھ کر پھاڑ دیا۔ فیصلہ اب تیسری بار پھر کوشش کی مگر سزا کی جگہ بری نوکری پر بحال اور جرمانہ معاف لکھا ہوا ہے تو منشی جمال الدین نے کہا یہ تو بزرگ نہیں ہے البتہ ان کے جو پیر صاحب میر پور رہتے ہیں وہ بہت بزرگ ہیں جو کچھ ہوا آپ بھی ان کو معاف کردیں ایسا نہ ہو کہ آپ پر کوئی عذاب آجاوے۔ تب خواجہ صاحب نے کہا میری جان جاؤ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا اور اس نے بری کردیا تمام حضرات فیصلہ سننے کے بعد جس طرح تشریف لائے تھے اسی طرح واپس چلے گئے۔ خواجہ صاحب نے منشی جمال الدین سے حضور بابا جی صاحب کا پتہ لکھ لیا کچھ عرصہ بعد خواجہ عبداللہ صاحب بمعہ منشی جمال الدین سپاہی علی اکبر کو لیکر بغرض جموں اپنے مفاد کیلئے جا رہے تھے میر پور پہنچ کر خواجہ صاحب نے اپنے کپڑے ایک دوسرے آدمی یعنی سپاہی کو پہنا دیئے خود عام کپڑوں میں ان کے ہمراہ دربار عالیہ چچیاں شریف پہنچے حضرت قبلہ بابا صاحب خواجہ محمد سلطان عالم مسجد شریف کے اندر منہ پر چادر تان کر مراقب بیٹھے ہوئے اللہ اللہ کر رہے تھے بناوٹی سپرنٹنڈنٹ نے اندر آ کر سلام عرض کیا آپ بدستور منہ پر چادر رکھے ہوئے ان کا نام لے کر فرمایا بیٹھ جاؤ علی اکبر جب وہ بناوٹی سپرنٹنڈنٹ بیٹھ گیا تو حضور نے اس حالت میں بیٹھے ہوئے فرمایا خواجہ صاحب آپ اندر آجائیں خواجہ صاحب اُٹھ کر اندر گئے تو آپ نے فرمایا منشی جمال الدین اندر آجاؤ جب منشی جمال الدین صاحب آگئے تو پھر بعد میں آپ نے منہ مبارک سے چادر ہٹا کر پہلے خواجہ عبداللہ صاحب سے مصافحہ کیا پھر منشی جمال الدین اور سپائی علی اکبر سے اس کے بعد یعنی اس سپاہی سے کیا جو بناوٹی سپرنٹنڈنٹ بنا ہوا تھا۔ بعد میں خواجہ صاحب نے حضور کے آگے عرض کی کہ حضور میں

marfat.com

اس نوکری میں کافی عرصہ رہ چکا ہوں میرا خیال ہے دو چار سال اور بحال رہ جاؤں کس کس کو اپنے ساتھ جموں لے جاؤں حضور بابا جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحب منشی جمال الدین کے ماتھے میں فتح کا ستارہ ہے اس کو اپنے ساتھ لے جائیں آپ کا کام اللہ تعالیٰ بنائے گا جب خواجہ صاحب جموں پہنچے تو واقعی اللہ تعالیٰ نے ان کا کام کر دیا۔ خواجہ صاحب چار سال اپنی نوکری پر بحال رہے جس طرح حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔

بزبانی صوفی فوجدار خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں سنگیوٹ کسٹم چوکی پر تعینات تھا چوکی کے قریب ایک عورت رہتی تھی وہ جنتر منتر جانتی تھی اس نے مجھ سے کہا یہ تم تسبیح لئے ہوئے ہر وقت کچھ پڑھتا رہتا ہے کیا تم شیر کی سواری کرتا یا بھیڑیا کی سواری کرتا ہے یا درخت کی سواری کرتا ہے میں نے ہر بار نفی میں جواب دیا پھر اس نے پوچھا کل تم نے جنوں کی برات دیکھی تھی میں نے کہا نہیں پھر اس نے کہا تم کیا جانتا ہے میں نے کہا کچھ بھی نہیں جانتا تب اس عورت نے کہا تم کوئی کرامت دکھاؤ یا میں تم کو دکھاؤں میں نے کہا میں تو کچھ جانتا نہیں اس نے کہا آج رات ہوش میں رہنا میں نے کہا اگر تم نے میرے ساتھ چھیڑ کی تو یاد رکھے گی رات کو جب میں سویا تو بے وضو ہو کر سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور قبلہ عالم تشریف لائے اور عصا مبارک سے زور سے میرے سینہ پر چوٹ لگائی اور فرمایا بے وضو ہو کر سو گیا جلدی اُٹھ اور وضو کر کیونکہ جان سے چلا جائیگا۔ جب آنکھ کھلی تو چوٹ والی جگہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور درد ہو رہا تھا بعد میں نیند کے غلبہ کی وجہ سے تیمّم کر کے سو گیا پھر رات میرے مکان پر پتھر پڑے پھر پتھر اندر پڑے بعد میں زوردار آواز آئی بعد میں میں پھر سو گیا۔ صبح جب بیدار ہوا تو

marfat.com

حسب معمول اپنے وردو وظائف سے فارغ ہو کر نماز اشراق سے فارغ ہو کر اس عورت کے گھر گیا اس عورت کی بہو سے پوچھا کہاں ہیں مائی صاحبہ ان کی بہو کہنے لگی آج رات ان کا کام ہو گیا ہے اور وہ ہنسنے لگی اندر جا کر دیکھو جب میں اندر گیا تو عورت ہاتھ گھوما کر بین کرنے لگی کہنے لگی ہائے او میرے قاتل رات کو مار ڈالا مجھے اصل بات کا کچھ علم نہیں تھا کہ رات کو کیا واقعہ ہوا میں نے اس کو کہا میں نے کل تم کو منع کیا تھا کہ میرے ساتھ چھیڑ مت کرنا چھیڑ کر کے حلوہ کھا لیا تم نے بعد میں میں نے برائے تحقیق اس سے پوچھا اچھا اب ایسا کرو کہ رات کا واقعہ پورا پورا اور صحیح بتاؤ ورنہ پھر تمہاری خیر نہیں ہوگی۔ اس نے کہا خدا کا واسطہ اب میرا پیچھا مت کرنا میں صاف صاف بتاؤنگی تب اس نے کہا جس وقت تمہارے مکان پر پتھر پڑے تھے تو میں نے منتر جنتر پڑھنا شروع کیا تھا اس نے پوچھا تمہارے مکان کے اوپر پتھر پڑے تھے میں نے کہا ہاں پھر اس نے پوچھا پھر پتھر اندر پڑے تھے میں نے کہا اندر بھی پتھر پڑے تھے پھر اس نے پوچھا اندر آواز آئی تھی میں نے کہا ہاں اندر آواز بھی آئی تھی پھر اس نے کہا کہ تمہیں تکلیف دینے کیلئے میں گھر سے نکلی باہر جا کر پیشاب پر بیٹھ کر منتر جنتر پڑھنے لگی کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بزرگ رنگ سانولا سبز کپڑے پہنے ہوئے اور لمبی زلفیں لٹک رہی تھیں دوڑتے ہوئے میری طرف آرہے تھے ہاتھ میں ایک عصا لئے ہوئے تھے میرے پاس پہنچ کر مجھے اس عصا سے مارنا شروع کر دیا اس قدر مارا کہ مجھ سے بھاگا نہیں جاتا تھا بڑی مشکل سے بھاگ کر گھر میں پہنچی اس مار کی وجہ سے میرا تمام بدن ریزہ ریزہ ہو گیا ہر جگہ سے درد ہو رہا ہے سخت کمزور ہو گئی ہوں اب خدا کا تمہیں واسطہ ہے کہ مزید میرے ساتھ چھیڑ مت کریں میں وعدہ کرتی ہوں کہ تمہارے ساتھ کبھی

marfat.com

چھیڑ نہیں کرونگی۔ کچھ عرصہ بعد میں دربار عالیہ حضور کی قدم بوسی کیلئے حاضر ہوا حضور نے اس دیالی عورت منتر کرنے والی کا حال دریافت کیا میں نے عرض کی حضور اس کا اچھا حال ہے حضور نے اس تاریخ کا پوچھا کہ فلاں تاریخ کو تمہارے مکان پر پتھر پڑے تھے اور اندر بھی پتھر پڑے میں نے عرض کی قبلہ اسی طرح واقعہ ہوا تھا حضور نے ارشاد فرمایا رات کو کبھی بے وضو ہو کر سونا نہیں چاہیے۔ آئندہ احتیاط رکھو میں نے بھی اس واقعہ کی تاریخ لکھی ہوئی تھی جب تاریخ دیکھی تو وہی تاریخ اور وقت تھا سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو کتنی توفیقیں اور طاقتیں دی ہوئی ہیں میر پور سے سنگیوٹ چالیس بلکہ اس سے زیادہ میل فاصلہ پر واقع ہے سنگیوٹ علاقہ پونچھ میں واقع ہے۔

بزبانی صوفی فوجدار خان بیان کرتے ہیں یہ بھی واقعہ سنگیوٹ کا ہے کسٹم چوکی پر میرے ساتھ ایک ملازم مظفر علی سپاہی بھی تھا میں نے دربار عالیہ پر حاضر ہونے کا ارادہ کیا تو مظفر علی نے کہا میرے تین سوال حضور سے دریافت کر کے آنا۔ اوّل یہ کہ میری والدہ صاحبہ فوت ہوگئی ہیں وہ جنتی ہیں یا دوزخی۔ دوئم میں مردمی طاقت زائل کر چکا ہوں یہ بحال ہو جاوے۔ سوئم میری اس کمزوری کی وجہ سے میری عورت مجھے چھوڑ کر میکے چلی گئی ہے اس کے پہلے میں اس شرمندگی کی وجہ سے گھر سے عرصہ دس سال ہوئے بھاگ آیا آج تک میں واپس نہیں گیا میرا سالا بہت جابر آدمی ہے اس سے ڈر لگتا ہے میں اپنی عورت سے بہت محبت کرتا تھا وہ عورت خود بخود یہاں میرے پاس چلی آوے جس وقت میں دربار شریف پہنچا حضور کی قدم بوسی سے فارغ ہوا تو آپ نے تمام حالات دریافت کئے بعد میں خود حضور نے مظفر علی کا حال پوچھا

marfat.com

حالانکہ اس وقت میں مظفر علی کے سوال بھول چکا تھا۔آپ کے دریافت کرنے پر میں نے اس کے تینوں سوال حضور قبلہ عالم سے عرض کر دیئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ مظفر علی نے یہ دنیاوی سوال پیش کئے ہیں انشاءاللہ اُس کے تینوں سوال حل ہو جائینگے اور اس کو خود بخود معلوم ہو جائیگا اس کو کہہ دینا۔ جب حضور نے اجازت فرمائی تو میں اپنی کسٹم چوکی پر پہنچا تو مظفر علی نے پوچھا کہ میرے سوال کا جواب کیا لائے تو میں نے کہا کہ حضور نے فرمایا کہ خود بخود اس کو اپنے سوالوں کا جواب مل جائیگا چند دنوں بعد رات کو اپنی مائی صاحبہ کی ملاقات ہوئی تو مظفر علی نے والدہ صاحبہ سے پوچھا آپ کس حال میں ہیں مائی صاحبہ نے کہا ایک عمل کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے وہ عمل یہ ہے میں یہ عمل ہمیشہ سوتے جاگتے پڑھتی تھی۔ اللہ میرا واحد ہے محمد ﷺ میرا شاہد ہے۔کلمہ میرا دین ہے تے کلمے پر یقین ہے۔قرآن میرا ایمان ہے تے قبر میرا مکان ہے۔سنو فرشتو نوریو میں عاجز بندی مسلمان ہے۔صبح مظفر علی نے اپنا خواب بیان کیا اور خوش ہو گیا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک کام کر دیا ہے اور دو بقایا رہ گئے ہیں۔ایک ماہ بعد کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت دو لڑکیاں اور ایک مرد کسٹم چوکی کی طرف آرہے ہیں مظفر علی نے دیکھ کر کہا خدا جھوٹ نہ بلوائے وہ عورت میری بیوی ہے اور وہ بچیاں میری بچیاں ہیں مرد میرا سالا ہے میں نے مذاقیہ طور پر کہا جو عورت اب اس راستہ سے گذرے گی وہ تمہاری عورت ہوگی۔ ہم آپس میں مذاق کر رہے تھے کہ اتنے میں وہ بھی کسٹم چوکی پر پہنچ گئے جس طرح مظفر علی نے کہا تھا وہ سچ تھا۔دو چار دن بعد مظفر علی نے بتلایا کہ اس کی مردمی قوت بالکل بحال ہو گئی ہے اور میاں بیوی آپس میں خوش و خرم رہنے لگے۔

marfat.com

بزبانی صوفی فوجدار خان آپ ایک اور اپنا واقع بیان کرتے ہیں میں پلولہ واقع کریلہ کسٹم چوکی پر موجود تھا وہاں ایک لڑکی بڑی حسین تھی وہ ہماری خدمت بھی کرتی تھی میں اس پر فریفتہ ہوگیا۔ ایک دن میں نے یہ خیال کیا کہ اگر حضور نے مجھے منع فرمایا تو میں باز آجاؤں گا ورنہ اس لڑکی کے ساتھ فعل بد کا مرتکب ہونگا۔ جس دن میں نے یہ خیال کیا اسی رات حضور کو خواب کی حالت میں زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے مجھے گردن سے پکڑ کر اُوپر اُٹھالیا اور دور ایک جنگل میں لے گئے اور پکڑے پکڑے ایک کنویں پر لے جا کر کنویں کے اندر جھانکنے کیلئے فرمایا دیکھ اس کنویں میں کیا ہورہا ہے جب میں نے کنویں میں دیکھا تو اس میں نصف خون اور نصف پیپ جیسا مادہ ملا ہوا نظر آرہا تھا اور اس کے اندر سے سخت بدبو آرہی تھی مرد و زن کافی تعداد میں غوطے کھارہے تھے حضور نے ارشاد فرمایا یہ زانی لوگ ہیں اپنے کئے کی سزا بھگت رہے ہیں آئندہ ایسی خواہش دل میں مت رکھیں میں نے اسی حالت میں توبہ کی اور حضور سے عہد کیا کہ زندگی بھر کبھی ایسی حرکت نہیں کرونگا تو پھر حضور نے مجھے اسی طرح پکڑے ہوئے اپنے مکان پر لا کر مجھے دھکا دیتے ہوئے چھوڑ دیا جب آپ نے چھوڑا تو میں گر گیا گرنے سے میری آنکھ کھل گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا کمرہ اُسی بدبو سے بھرا ہوا تھا میں کمرہ سے باہر نکلا وضو کر کے سجدہ میں سر رکھ کر زار و قطار رو رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ رہا تھا۔ کہ آئندہ ایسا خیال کبھی دل میں نہیں لاؤں گا۔

بزبانی صوفی فوجدار خان آپ بیان کرتے ہیں کہ میں پونچھ شہر میں تعینات تھا دل میں ایک دن خیال آیا کہ اگر چھٹی مل جائے تو حضو کی چل کر قدم بوسی کروں۔ اسی دن سپرنٹنڈنٹ نے بلا کر پوچھا کہ فوجدار خان اگر تم کو چھٹی مل جاوے تو دربار

marfat.com

شریف جاؤ گے میں نے عرض کیا ضرور جاؤ نگا اور تمہارے حق میں دُعا کرونگا اسی دن مجھے چھٹی مل گئی اور میں چل پڑا جب چوکھ کے قریب پہنچا تو دل میں خیال آیا کہ میں کئی کتابوں میں فنا اور بقاء کے حالات پہلے بزرگوں کے پڑھ چکا ہوں مگر اس وقت فناء بقاء والے بزرگ کوئی نہیں رہے اور یہ خیال آیا کہ میرے حضور کب فناء بقاء تک پہنچے ہونگے جب میں دربار شریف پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضور مسجد میں قیام پذیر ہیں سائیں فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور چند سنگی حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن میں نے کسی سے ملاقات نہیں کی سائیں صاحب نے فرمایا جاؤ مسجد میں حضور سے ملاقات کرو جس وقت میں مسجد شریف میں داخل ہوا تو دیکھا حضور کی چادر مبارک چارپائی پر پڑی ہوئی ہے اور آپ موجود نہیں ۔ میں پھر باہر نکلا کہ تازہ وضو کرلوں، جب وضو کر رہا تھا تو مسجد کے اندر سے اللہ کی آواز آئی اور ساتھ میں چارپائی کے چرچرانے کی آواز آئی میں حیران ہوا کہ آپ پہلے مسجد میں موجود نہ تھے اندر جانے کا راستہ بھی وہی تھا جدھر میں وضو کر رہا تھا آپ کون سے راستہ سے اندر گئے ہیں ۔ جس وقت میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں کہ آپ چارپائی پر آرام فرما ہیں آپ نے اپنی چادر مبارک منہ مبارک سے اُٹھائی تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں لعل سرخ ہو رہی ہیں ملاقات کر کے بیٹھ گیا حضور نے سب حالات دریافت کئے بعد میں میں نے سائیں صاحب فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اسی کو فناء و بقاء کہتے ہیں ۔

بزبانی صوفی فوجدار خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ عرس مبارک کے موقعہ پر میں دربار شریف حاضر تھا رات کے وقت حضرت مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب لدڑوی واعظ فرما رہے تھے میں اور بھائی مختیار خان حضور کے پاس مسجد میں

marfat.com

بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں مولوی صاحب نے مثنوی شریف کے اشعار جو متعلقہ فناء و بقاء تھے پڑھنے شروع کیئے تھوڑی دیر بعد میں نے حضور کو دیکھا تو آپ وہاں موجود نہ تھے ہم پریشان ہوئے کہ حضور کب اُٹھ کر چلے گئے ہیں ہمیں علم بھی نہیں ہوا ہم اسی شش و پنج میں تھے کہ مولانا صاحب نے تقریر ختم کر کے دُعا مانگنی شروع کر دی کیا دیکھتے ہیں کہ حضور بدستور اسی جگہ رونق افروز تھے تو پتہ چلا کہ منزل فناء اور بقاء کیا ہوتی ہے۔

بزبانی صوفی فوجدار خان بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں ایک ہندو کی زمین تھی جو میرے والد صاحب مرحوم خریدنا چاہتے تھے لیکن قدرت کو منظور نہ تھا کہ میرے والد صاحب زمین خرید لیتے انکا انتقال ہو گیا۔ ہمارے گاؤں کے ایک ملک نے کہا کہ مرزا برھان الدین تو فوت ہو گئے ہیں اب زمین میں خریدونگا لیکن یہ بات مجھے سخت ناگوار گذری چند دنوں بعد میں دربار شریف گیا۔ حضور سے ملاقات کے بعد میں نے رونا شروع کر دیا حضور نے فرمایا کیا بات ہے فوجدار خان کیوں روتا ہے میں نے عرض کی حضور گاؤں میں ایک ہندو کی زمین ہے والد محترم یہ زمین خریدنا چاہتے تھے مگر قدرت کو منظور نہیں تھا وہ انتقال کر گئے ہیں کچھ لوگوں نے طعنہ زنی کی ہے کہ زمین ہم خریدینگے ۔ ہندو بھی زمین نہیں دیتا اور میرے پاس روپیہ پیسہ بھی نہیں کہ ہندو کو دیکر زمین خرید کروں اور وہ پانچ صدروپیہ مانگتا ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ روپیہ مل جائیگا اور تین صد میں کام ہوگا اور ہندو زمین بھی دے دیگا۔ مولا کریم کی قدرت پیر کامل کی نظر کرم سے گاؤں میں سے روپیہ بھی مل گیا اور ہندو نے بلا کر تین صد روپیہ لیکر زمین لکھدی اور انتقال بھی ہو گیا۔ وہ آدمی بھی منہ دیکھتا رہ گیا اور گاؤں کے بہت سے

marfat.com

آدمی بھی خلاف تھے مگر کسی کی دال بھی نہ گلی اور اُنھوں نے ساتھ ہوکر کام بھی کرایا۔

بزبانی صوفی صاحب فوجدار خان بیان کرتے ہیں کہ میں ادرال گاؤں پہاڑ میں کسٹم چوکی پر تھا رمضان المبارک میں اعتکاف بیٹھا ہوا تھا ایک عورت جو جنتر منتر جانتی تھی دودھ لایا اور کہا دروزاہ کھولو اور دودھ پی لو میں نے کہا تم عورت ہو اس لئے میں نہ دروازہ کھولتا ہوں اور نہ دودھ پیتا ہوں اس نے پھر کہا دروازہ کھولو میں نے کہا یہاں سے دفع ہو جاؤ اس نے جاتے ہوئے کہا کہ اچھا میں جاتی ہوں تم کو دیکھوں گی۔ اور وہ چلی گئی رات کو جب میں سویا تو بلی کی قسم کے جانور کیڑیوں کی طرح میرے جسم کے ساتھ چمٹ گئے میری آنکھ کھل گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ بیشمار وہ جانور سفید رنگ میرے وجود کے ساتھ چمڑے ہوئے ہیں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے حضور قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ اور سائیں فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور وہ سب جانور بھاگ گئے میرے وجود کے تمام اعضاء ریزہ ریزہ ہو گئے تھے بخار بھی چڑھ گیا لیکن تھوڑی دیر بعد بخار بھی ختم ہو گیا، شفاء کاملہ نصیب ہوئی۔

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
ہزاروں کی بدلتی تقدیر دیکھی

بزبانی منشی اللہ دتہ بسونی والے بیان کرتے ہیں ایک دفعہ دربار شریف حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو ان دنوں میرا سر بہت درد کرتا تھا اس دن گرمی بھی بہت تھی اور سنگی حضور کی گندم صاف کر رہے تھے حضور نے ارشاد فرمایا کہ جا کر کام کرو میں سر کے درد سے لاچار بھی تھا لیکن انکار نہ کیا۔ کام پر چلا گیا تھوڑی دیر بعد حضور خود اس جگہ تشریف لائے جہاں ہم کام کر رہے تھے فرمایا منشی صاحب آپ کا سر درد کرتا

ہے میں نے عرض کی یا قبلہ بہت درد کرتا ہے فرمایا سر کے اوپر کانو تک بال رکھو اگر ہو سکے تو لمبے رکھو۔ ورنہ کانوں تک ضرور ہونے چاہیں میں نے اسی دن سے لیکر سر کے بال منڈانے چھوڑ دیئے قدرت کاملہ اور پیر کامل کی نظر کرم کہ زندگی بھر میرا سر درد نہیں ہوا نہ ہی کبھی بخار کی حالت میں سر درد ہوا۔

بزبانی حاجی سخی ولایت چھجلہ والوں کے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دربار شریف حضور کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہاں پر ایک عورت جو جلال پور شریف بیعت شدہ تھی کچھ عرصہ اس نے لنگر کا کام بھی کیا، موجود تھی ایک دن اس نے مسجد شریف کے قریب آ کر حضور کو گالی گلوچ شروع کیا حضور قبلہ اور کچھ سنگی مسجد شریف میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن حضور نے اس کو کچھ جواب نہ دیا پھر آپ مراقب ہو گئے پھر وہ عورت مسجد میں داخل ہو گئی اندر جا کر اس عورت نے آپ کی دونوں زلفیں مبارکہ دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیں اور کھینچنا شروع کیا ایک طرف کھینچ کر زمین کے ساتھ لے جاتی پھر دوسری طرف بھی لے جاتی لیکن حضور نے نہ اس کو منع کیا اور نہ ہی سنگیوں کو منع کرنے دیا اور ساتھ ہی مسکراتے رہے اسی رات اس عورت کے پیٹ میں شدید قسم کا درد شروع ہوا وہ عورت درد سے لاچار ہو گئی حضور کی خدمت میں سوال اور منت شروع کی حضور نے پانی دم کر دیا تو فوراً وہ صحت یاب ہو گئی۔

بزبانی سائیں دیوان علی کھڈ گوجراں بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک سکھ یعنی ہندو نے میرے خلاف کوٹلی میں دعویٰ کر کے پچیس سو روپیہ کی ڈگری حاصل کر لی میں نے تین صد روپیہ دیکر بائیس صد کی مثالت کرالی بعد میں میں اور بھائی لعل دین دربار شریف حضور کی قدم بوسی کیلئے حاضر ہوئے عرس شریف کا موقعہ تھا بھائی لعل دین

marfat.com

نے میری مثالت کا پورا واقعہ حضور کے گوش گذار کیا حضور نے فرمایا کہ سائیں صاحب نے کیوں مثالت کی ہے دوسرے دن تمام سنگی سروٹ یعنی بالن لینے کیلئے تیار ہوئے تو حضور نے مجھے فرمایا کہ تم مسجد میں جھاڑو دو حضور مسجد میں لے گئے اور فرمایا کہ اس جگہ سے جھاڑو پھیرتے پھیرتے اس جگہ سے کافر کو نیچے پھینک دو میں نے ویسا ہی کیا لیکن میری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ حضور نے کیا ارشاد فرمایا ہے آج چوبیس سال ہو گئے ہیں نہ اس ہندو نے میری شناخت کی اور نہ رقم وصول کر سکا کئی دفعہ گرفتاری ورانٹ بھی لایا اور مجھ سے پوچھا کہ تم نے سائیں دیوان علی کو نہیں دیکھا بعد میں اس روپیہ کی معیاد بھی گذر گئی اور وہ ہندو فوت بھی ہو گیا۔

بزبانی صوفی لعل دین کھڈ گجراں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرا ایک چچازاد بھائی فقیر محمد نے میرے اوپر جھوٹی رجسٹری عدالت میں داخل کی اور مجھے سخت تنگ کرنا شروع کیا میں نے دربار شریف حاضر ہو کر عرض کی آج کے بعد میرا دربار شریف آنا بند ہے حضور نے فرمایا کیوں بند ہے میں نے عرض کی حضور فقیر محمد نے جھوٹی رجسٹریاں کر کے مجھے سخت تنگ کیا ہوا ہے۔ اور میں اس کو قتل کر دونگا اور آپ پھانسی لگ جاؤ نگا حضور نے ارشاد فرمایا کہ لعل دین یہ کام مت کرنا میں نے کہا اگر قتل نہ کیا تو اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دونگا ایک دوسرے سنگی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان کو کہا میاں غلام دین جو کھیری کے رہنے والے تھے ان سے پوچھا کہ ہاتھ کاٹنے کا کیا جرم ہوتا ہے میاں صاحب کہنے لگے جیسا قتل کا جرم ہے اسی طرح ہاتھ کاٹنے کا جرم بھی ہے حضور تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا لعل دین اگر اس کو ہر جگہ سے جوتے پڑے تو پھر دربار شریف آنا انشاء اللہ ہر جگہ ہر شخص اس کو جوتے ماریگا۔ بعد میں فرمایا کہ وہ پیسے

marfat.com

کہاں سے لاتا ہے میں نے کہا اس کی پنشن لگی ہوئی ہے وہ وہاں سے لیکر میرے خلاف کاروائیاں کرتا ہے تب حضور نے ارشاد فرمایا او ناپاک خدا تمہیں خراب کرے حضور کا فرمانا تو آج تک اس کو ہر جگہ سے جوتے پڑتے ہیں اور اسی مہینہ میں اس کی پنشن بھی بند ہوگئی اس کی حالت خراب ہوگئی۔

بزبانی صوفی لعل دین کھڈ گجراں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور قبلہ عالم نے علاقہ کوٹلی موضع رولی مرزا بہرہان کے گھر پر قیام فرمایا ہوا تھا میں حضور کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا وہاں پر ایک عورت اور ایک مرد حضور کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یا حضرت ہمارا لڑکا دس بارہ سال سے گم ہے معلوم نہیں زندہ یا مر گیا ہے ہم اس کے لئے سخت پریشان ہیں آپ نے ایک پیالہ منگا کر اس پر کچھ لکھا ایک چھوٹا لڑکا بلا کر بٹھایا اور مولوی حاجی بقا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرمایا کہ اس لڑکے سے پوچھتے جاؤ پیالہ لڑکے کے سامنے رکھا تو اس نے یعنی لڑکے نے ان کے بچے کا پورا حلیہ بتایا اور کہا کہ وہ بہت دور ہے ایک سال بعد آئیگا تب اس کے ماں باپ رونے لگے عرض کی حضور ہم آگے ہی دکھی ہیں ایک سال برداشت نہیں کر سکتے۔ دُعا فرمائیں جلد ملاقات ہو۔ حضور قبلہ عالم نے دعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے ہم نے بھی اقتدا کی حضور نے فرمایا الٰہی یہ غم زدہ ہیں ان کے لڑکے کو جلد ان کے ساتھ ملاقات کرا پندرہ بیس دن گذرے کہ ان کا لڑکا بنگال سے واپس آگیا اور اس کے والدین خوش ہوگئے۔

اسی دورہ میں آپ کرتوٹ تشریف لائے جب عشقیالی گالے میں پہنچے تو آپ نے فرمایا یہاں ولیوں کی قبر ہے دُعا مانگو ہم دُعا بھی مانگ رہے تھے اور حیران بھی کیونکہ وہاں کوئی قبر نظر نہیں آرہی تھی تب حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ اں دیکھو کوئی

marfat.com

قبر ہے فلاں جگہ دیکھو جب ہم نے دیکھا تو واقعی وہاں پرانی قبریں موجود تھیں۔ آپ نے فرمایا یہ صاحب قبر بابا رجی صاحب کلاع والوں کے پیر بھائی ہیں بعد میں وہاں لوگوں نے خود بخود چار دیواری بنائی آج لوگ ان کے مزار سے فیض یاب ہورہے ہیں۔ اب اس جگہ حضرت صاحب نے ایک مسجد اور پانچ مزارات کے اوپر لنٹر ڈالا گیا ہے امام مسجد کیلئے مکان لٹرین بھی تیار ہوگئی ہے۔

بزبانی صوفی لعل دین کھڈ گجراں بیان کرتے ہیں میری عورت فوت ہوگئی تھی عرصہ بائیس سال گذرنے پر میں نے شادی نہ کی میں ایک عورت پر فریفتہ تھا مگر وہ کسی طور ماننے پر تیار نہ تھی ایک دفعہ ہم عرس شریف کے موقعہ پر موجود تھے تو حضرت قبلہ عالم نے صوفی احمد علی کو کہا کہ لعل دین کو شادی کیوں نہیں کراتے احمد علی نے عرض کی حضور صوفی لعل دین جس عورت سے شادی کرنا چاہتے ہیں وہ عورت گجری خاندان کی ہے اور وہ مانتی نہیں میں نے کہا ایک اور عورت جلائی خاندان سے ہے اس کے لئے دعا کریں آپ نے فرمایا گجری کیلئے دعا کریں تو میں نے کہا جلائی خاندان کیلئے دعا کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا جا کر اس کا نکاح کرو احمد علی کہتے ہیں میں نے عرض کی وہ عورت بھی پتھر ہے وہ بھی بھائی لعل دین کیلئے نہیں مانتی حضور نے پھر فرمایا جا کر نکاح کرو جب ہم گھر پہنچے تو اس جلائی عورت کو نکاح کیلئے کہا وہ وہ بالکل راضی ہوگئی اور نکاح پڑھا لیا راقم الحروف نے خود اس مائی کے ہاتھ کا کھانا پکایا ہوا کئی دفعہ کھایا ہے۔

ایک دفعہ دربار عالیہ چھچیاں شریف گندم گاہ رہے تھے کہ آناً فاناً بارش کا سماں پیدا ہوگیا بابا صاحب فقیر محمد پہاڑی جا کر کہنے لگے حضور آپ مسجد شریف میں بیٹھے ہوئے ہیں اور بارش عنقریب شروع ہو جائے گی۔ غلہ تمام خراب ہو جائیگا۔ آپ نے

marfat.com

حاجی مولوی بقا محمد کو ارشاد فرمایا کہ باہر جا کر آسمان کی طرف یہ الفاظ لکھو بارش ہٹ جائیگی۔ جب مولوی صاحب موصوف نے آسمان کی طرف وہ الفاظ لکھے تو بارش بالکل دوسری طرف چلی گئی غلہ بالکل محفوظ رہا۔

بزبانی سائیں محمد حسن زلفاں والے بیان کرتے ہیں ایک دفعہ میں اور بابا صاحب اللہ دتہ بٹلی والے دربار شریف حضور کی قدم بوسی کیلئے جارہے تھے راستہ میں بابا صاحب اللہ دتہ نے کہا آج تو میں گوشت کھاؤں گا جب ہم دربار عالیہ چچیاں شریف پہنچے ملاقات اور قدم بوسی سے فارغ ہوئے تو حضور نے مائی صاحبہ سے دریافت کیا کیا پکانے کا ارادہ ہے حضرت قبلہ مائی صاحبہ نے ارشاد فرمایا دال تیار رکھی ہے دال پکائیں گے حضور نے منع فرمایا دال مت پکائیں اور مرغ ذبح کرنے کا ارشاد فرمایا دوسرے روز سائیں صاحب نے اجازت طلب کی تو حضور نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ آج بکرا ذبح کرنا ہے کیونکہ اس دفعہ بابا اللہ دتہ گوشت کھانے کیلئے آئے ہیں تو پھر آپ نے بکرا ذبح کرایا اور ہم سب کو گوشت خوب کھلایا سبحان اللہ اللہ والوں کی نظر کرم۔

بزبانی جناب میاں محمد عالم صاحب کلہ والے بیان کرتے ہیں کہ میں دربار شریف موجود تھا مسجد شریف دربار والی میں بمعہ حضور کھڑے تھے آپ نے ارشاد فرمایا میاں صاحب اگر یہ جگہ جو مسجد کے مشرق میں ہے اگر مل جاوے تو سنگیوں کیلئے حجرے بنائے جائیں جن کا منہ مسجد کی طرف ہو خدا کی قدرت آپ کا بعد میں انتقال ہو گیا۔ بعد میں ہمارے حضور قبلہ حضرت جی صاحب نے وہ جگہ خریدی بہت سنگیوں نے حضور کو رائے دی کہ آپ یہاں اپنے رہائشی مکان بنائیں اور منہ مسجد شریف کی طرف رکھا

marfat.com

جائے سبحان اللہ اللہ والوں کی زبان سے نکلا ہوا لفظ قدرت نے اسی طرح پورا کرایا۔

بزبانی خلیفہ اعظم حضرت مولوی محمد اکبر علی صاحب راجوروی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ پنجاب کے دورہ سے فارغ ہوکر دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچا قیام کے بعد جب رخصت ہوا تو ہمیشہ حضور ہرنگی کو رخصت کرنے کیلئے چند قدم ہمراہ جایا کرتے تھے جب مجھے رخصت فرمانے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب میں عمر رسیدہ آدمی ہوں معلوم نہیں کب قضاء آجاوے جب آپ کو اس بات کا علم ہو کہ ہمارا وقت پورا ہوگیا ہے تو گھر پر 75 ہزار کلمہ طیبہ پڑھا کر پھر یہاں آنا مولوی صاحب فرماتے تھے جب میں گھر پہنچا تو تھوڑی مدت کے بعد آپ کے دنیا سے رخصت ہونے کی اطلاع ملی تو ہم نے کلمہ طیبہ پڑھایا اس کے بعد پھر فاتحہ خوانی کیلئے دربار عالیہ پہنچا معلوم ہوا کہ حضور کو اپنی تیاری کا علم پہلے ہو چکا تھا۔

بزبانی میاں ستار محمد صاحب انب والے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ دربار شریف میں موجود تھا چوہدری نادر علی تھپال والوں کو حضور نے ارشاد فرمایا چوہدری مجھے اس کالے رنگ میں نہ دیکھ تو اپنے اُس فعل سے باز آجا۔ اور اس عورت کا پیچھا چھوڑ دے چوہدری صاحب ایک عورت پر فریفتہ تھے بعد میں چوہدری صاحب اس فعل سے باز آگئے۔

بعد وفات کا چشم دید پہلا واقعہ

بزبانی لعل خان کلہ والے بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم کو دنیا سے رخصت ہوئے عرصہ پانچ سات سال کا ہو چکا تھا۔ میں مکان بنا رہا تھا مستری کام چھوڑ کر چلے گئے کام پر واپس نہیں آرہے تھے موسم برسات کا بھی نزدیک تھا میں سخت

marfat.com

پریشان تھا کیا دیکھتا ہوں کہ حضور عصا مبارک لئے ہوئے خاص دوپہر کے وقت میرے گھر کے قریب کھڑے ہوئے ہیں فرمانے لگے لعل خان گھبراؤ نہیں مستری آ کر کام کر جائینگے۔ آپ کا یہ فرمانا اور میں قدمبوسی کیلئے آگے ہوا تو حضور تھوڑے واپس چل کر گم ہو گئے۔ میں اسی جگہ کھڑا ہو کر رونے لگا اس کے بعد مستری خود بخود میرے گھر پہنچے اور تمام کام ختم کیا۔

دوسرا واقعہ چشم دید بعد از وفات

سائیں حلیم صاحب کشمیر والے بھی چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں انب سے دربار شریف چھچیاں جا رہا تھا جب پنیام دریا پر پہنچا تو کشتی والے جا چکے تھے پریشان ہوا کہ دریا کیسے عبور کرونگا بچے بھی ساتھ تھے میں نے ایک جگہ کا انتخاب کیا کہ دریا کو اس جگہ سے عبور کرونگا مگر وہاں پانی کافی گہرا تھا جو میرے علم کے باہر تھا اتنے میں بچے کہنے لگے ابا جی وہ پار دیکھو ایک بزرگ اُوپر کی طرف اشارہ کر رہے ہیں میں نے دیکھا تو حضور قبلہ عالم ہاتھ کے اشارہ سے دوسری جگہ سے دریا عبور کرنے کا ارشاد فرما رہے تھے جب تک ہم دریا عبور کرتے رہے حضور دوسری طرف کھڑے مجھے ہدایت دیتے رہے جب دریا عبور کیا اور دوسری طرف پہنچے تو آپ بھی ہمارے آگے آگے چلنے لگے تھوڑے فاصلہ پر ہم سے گم ہو گئے حالانکہ حضور کو اس دنیا سے رخصت ہوئے کچھ سال ہو چکے تھے۔

ایک دفعہ حضور قبلہ عالم سنگیوں کو توجہ فرما رہے تھے میاں خدا بخش چھہار والے بھی حلقہ میں موجود تھے میاں صاحب بار بار آنکھیں کھول کر باقی سنگیوں کو دیکھتے دو تین دفعہ حضور نے منع فرمایا مگر میاں خدا بخش صاحب اپنی حرکت سے باز نہ آئے

marfat.com

تب حضور نے میاں صاحب کا سر پکڑ کر قلب کی طرف جھکا کر قلب کے مقام پر فرمایا کہ گردن اس جگہ رکھواور ذکر شریف کروتا حیات میاں صاحب کی گردن اُوپر نہ اُٹھ سکی اسی جگہ مقام ہوگئی جہاں تک حضور نے جھکائی تھی سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو کتنی طاقتیں عطا کی ہوئی تھیں۔

ایک سنگی کوٹلی کے مرزا برہان حضور کی خدمت میں کچھ عرصہ رہے ان کی طبیعت میں کچھ تیزی تھی جب حضور کوئی بات یا مسائل بیان فرماتے تو وہ درمیان کوئی دوسری بات شروع کر دیتے آپ نے کئی دفعہ منع فرمایا مگر مرزا صاحب باز نہ آئے ایک دفعہ حضور کچھ مسائل بیان فرمار ہے تھے تو مرزا برہان صاحب اپنی عادت کے مطابق درمیان میں بول پڑے کوئی دنیاوی بات شروع کر دی حضور نے فرمایا خدا تمہارے گلے کو بند نہیں کرتا ہر بات میں تم دخل دیتے ہو بس حضور کا فرمانا تھا کہ مرزا برہان صاحب کا گلہ بیٹھ گیا خدا کی شان جب تک مرزا صاحب زندہ رہےان کی آواز اونچی نہیں نکلی نہ وہ ہماری طرح بات کر سکے۔

بزبانی سائیں سیف علی بٹھاروالے بیان کرتے ہیں میں حضور کے ساتھ تھا موضع دلیا تھے وہاں سے ترنوٹ پہنچے وہاں سے کوٹلی کی تیاری ہوگئی حضور کے پاس ایک گھوڑی تھی جو بہت لاغر تھی حضور نے گھوڑی کو فرمایا کہ چیئے آج نماز ظہر کوٹلی چل کر پڑھنی ہے جب حضور گھوڑی پر سوار ہوئے تو گھوڑی چل پڑی ہم گھوڑی کے پیچھے دوڑتے تھے مگر گھوڑی کو پہنچ نہیں سکتے تھے دوڑ دوڑ کر ہم تھک گئے ترنوٹ سے کوٹلی تین چار میل کے فاصلہ پر تھی نماز کا وقت بھی قریب تھا خدا کی شان عین وقت کوٹلی پہنچ کر نماز ادا کی۔

marfat.com

بزبانی مولوی غلام نبی صاحب باروالے بیان کرتے ہیں میں کچھ دن دربار عالیہ چچیاں شریف قیام کر کے گھر رات کے وقت پہنچا تو بیوی کہنے لگی میاں صاحب جی تمام گاؤں والوں نے مشورہ کیا ہے کہ جب مولوی گھر آئے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ میر پور کسی بزرگ کے پاس چلا جاتا ہے وہ باغی ہو گیا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ابھی واپس کہیں چلے جاؤ میں اسی وقت گاڑی پر سوار ہو گیا جب دربار عالیہ پہنچا تو حضور نے ارشاد فرمایا مولوی صاحب جلدی واپس کیوں آ گئے ہو میں نے عرض کی حضور ہمارے گاؤں میں تمام شیعہ لوگ ہیں اُنہوں نے یہ مشورہ کیا ہے کہ مولوی کو قتل کر دو وہ باغی ہو گیا ہے جب گھر پہنچا تو مجھے کسی نے نہیں دیکھا یہ باتیں بیوی نے مجھے بتلائیں تو رات کو ہی واپس ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب پندرہ دن یہاں قیام کرو آپ کے فرمانے کے مطابق میں نے قیام کیا دس دن کے بعد میں نے اجازت طلب کی اور حضور نے اجازت دے دی جب رخصت کیا تو فرمایا مولوی صاحب پندرہ دن پورے کرتے تو کئی سال کی خیر ہو جاتی خیر کوئی بات نہیں نصف آٹا پس گیا ہے جب میں گاؤں پہنچا تو معلوم ہوا کہ اہل شیعہ کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہوا کئی آدمی زخمی ہوئے مولوی صاحب کی طرف کسی کا دھیان بھی نہ رہا بالکل خیر ہو گئی۔

ایک دفعہ حضور علاقہ سائنلہ میں مقیم تھے ایک سنگی بابا روڈو سر ہوٹہ والے سے آپ نے دریافت کیا آپ کے بچے کتنے ہیں بابا صاحب نے کہا حضور میرے بچے فوت ہو گئے ہیں بیوی بھی فوت ہو گئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا اور شادی کرو بابا روڈو نے کہا حضور میں اب ساٹھ ستر سالہ بوڑھا ہوں منہ میں دانت نہیں شادی کیا کرونگا۔

marfat.com

کون شادی دیگا حضور نے ارشاد فرمایا خود بخود کام ہوجائیگا۔ خداوند تعالیٰ کی قدرت کچھ دن گذرے ایک اکیلی عورت راولاکوٹ کے علاقہ کی گداگری کرتی سرہوٹہ پہنچی کسی سے اس عورت نے کہارات گذارہ کرونگی اس آدمی نے مذاق کے طور پر کہا ایک بابا ہے اس کے گھر چلی جانشاندہی بابا کے گھر کی کی جب وہاں پہنچی تو بابا صاحب کہیں گئے ہوئے تھے بابا صاحب کے مکان کی کنڈی کھول کر وہ عورت مکان میں داخل ہوئی خستہ حالت دیکھ کر اس عورت نے جھاڑو وغیرہ دیا قریب شام بابا صاحب گھر پہنچے تو پوچھا تم کون ہو اس نے بتلایا کہ میں ایک مسافر عورت ہوں گداگری کرتی ہوں کوئی آسرا نہیں جہاں وقت پاس کرسکوں بابا صاحب نے کہا کہ میں اکیلا اس گھر میں رہتا ہوں تم کس طرح میرے ساتھ رہ سکتی ہے اس عورت نے کہا کہ میں آپ کے نکاح میں آجاؤں گی بابا صاحب نے اس کے ساتھ نکاح کیا خدا کی شان بابا صاحب کے ہاں دو بچے پیدا ہوئے جو ابھی موجود ہیں بابا صاحب اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ بڑے بچے کا نام وادی حسین اور چھوٹے کا نام نور محمد ہے بڑے بچے کو بابا صاحب ہل بائی کرتے دیکھ کر فوت ہوئے یہ ولی کی نگاہ کا کرشمہ ہے۔

بزبانی حاجی محمد زمان صاحب انب والے بیان کیا کہ حضور قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ صاحب اکثر انب اور گوہڑہ میں قیام فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ آپ گوہڑہ میں قیام پذیر تھے جس گھر میں آپ رونق افروز تھے اُنہوں نے انب کے ایک آدمی محمد یعقوب کی ایک پھلائی کا درخت چوری کاٹ کر زمین میں دفن کر دیا جب محمد یعقوب صاحب کو اس بات کا علم ہوا کہ ایک درخت اُنہوں نے کاٹ لیا ہے تو بازپُرس کی تو اُنہوں نے انکار کیا تو محمد یعقوب صاحب نے حضور باباجی صاحب سے

marfat.com

شکایت کی اور کہا کہ آپ چوروں کے گھر بیٹھے ہوئے ہیں اُنہوں نے میرا درخت چوری کاٹ کر چھپا دیا ہے حضور باباجی صاحب نے تبسم فرما کر ایک طرف اشارہ کیا کہ اس طرف جا کر دیکھو جب محمد یعقوب صاحب اس طرف گئے تو ان کو وہ جگہ جہاں درخت کو زمین میں دبایا ہوا تھا نظر آ گیا محمد یعقوب صاحب وہ درخت نکال کر گھر لے گئے اس کے بعد محمد یعقوب صاحب کا معمول ہو گیا کہ وہ آپ کی مجلس میں ہر روز حاضر ہوتے مگر جب نماز کا وقت ہوتا تو اُٹھ کر گھر چلے جاتے کچھ دنوں بعد ایک دن محمد یعقوب صاحب نے اپنی بیوی کو کہا کہ میں وہاں بزرگوں کے پاس جاتا ہوں مگر نماز نہیں پڑھتا میرے کپڑے دھلائی کروتا کہ میں بزرگوں کے ساتھ نماز بھی پڑھ لیا کروں اب نماز میں شرکت شروع ہو گئی تو کچھ دنوں بعد محمد یعقوب صاحب نے عرض کی میں ایک شرط پر آپ کی بیعت قبول کرونگا وہ یہ کہ میں اپنے گھر آپ کی روٹی نہیں پکاؤں گا نہ کھلاؤں گا۔ حضور نے یہ شرط منظور کر لی آپ کو بیعت کیا گیا حضور نے محمد یعقوب صاحب کی زبان بندی کی فرمایا رجب شعبان اور رمضان تین ماہ بات چیت نہیں کرنی جب آپ تین ماہ پورے کر چکے تو محمد یعقوب صاحب کی یہ حالت ہوئی کہ قبروں میں مردوں کا حال بتلانے لگے۔ بعد میں حضور نے یہ بھی پابندی لگا دی اب محمد یعقوب صاحب سائیں یعقوب صاحب بن گئے۔ سبحان اللہ۔ اللہ والوں کی نظر کرم پتھر کو پارس بنا دیا اب آپ کا ہر سال عرس مبارک بھی ہوتا ہے۔

بزبانی حاجی محمد زمان صاحب انب والے بیان کیا حضور اکثر گوہڑہ انب میں قیام فرمایا کرتے گوہڑہ میں ایک مائی صاحبہ جن کا نام صاحب نور تھا کہ گھر بھی قیام فرماتے یہ مائی صاحبہ موجودہ حاجی صوفی محمد صدیق گوہڑہ والوں کی دادی صاحبہ تھیں

marfat.com

مائی صاحبہ کے گھر غلہ رکھنے کیلئے مٹی کا بنا ہوا کلوٹہ تھا یہ پنجابی کا لفظ ہے دیہاتوں میں پہلے وقتوں میں مائی بہنیں اپنے ہاتھ سے بناتی تھیں حضور قبلہ عالم صاحب نے مائی صاحب نور کو ارشاد فرمایا کہ اس کلوٹہ کا منہ اوپر سے بند کر دیں اور نیچے سے غلہ نکال کر پیس کر پکا لیا کریں منہ کھول کر اندر نہ دیکھنا مائی صاحب نور نے ایسا ہی کیا کئی سال تک وہ غلہ اسی طرح چلتا رہا مائی صاحبہ نور کی زندگی میں وہ غلہ ختم نہ ہوا آخر بعد میں وہ غلہ ختم ہو گیا۔ کیونکہ کلھوٹہ کا منہ اوپر سے کھولا گیا تھا۔

تیسرا واقعہ بعد وفات

بزبانی حاجی سائیں محمد اشرف صاحب، سائیں محمد اشرف صاحب اور کچھ سنگیوں کو حکم ہوا کہ حضرت قبلہ عالم محمد سلطان عالم صاحب کا تابوت مبارک پچیاں شریف سے نکال کر کالا دیو شریف لایا جائے اور کسی کو علم نہ ہو یہ 1967ء 18 جون کا واقعہ ہے۔ ساتھ میں یہ بھی تاکید تھی کہ قبر کے کھودنے کے حالات کسی کو مت بتلائیں راقم الحروف کے ساتھ بھی حاجی سائیں محمد اشرف کا کافی پیار تھا ایک دفعہ میں نے حاجی سائیں محمد اشرف صاحب سے عرض کی کہ حاجی صاحب کوئی ایک بات تو بابا جی صاحب کی بتا دو حاجی سائیں محمد اشرف صاحب فرمانے لگے ایک بات صرف تمہیں بتلاؤں گا۔ سائیں صاحب فرمانے لگے جب ہم نے قبر مبارک کھودی تو آپ کا تابوت مبارک نظر آیا تو میرا پہلا ہاتھ جس وقت تابوت مبارک کو جس میں آپ کا جسد مبارک موجود تھا تابوت مبارک کو لگا تو میرے پورے وجود کے ہر ہر بال سے اللہ اللہ کا ذکر شریف شروع ہو گیا سبحان اللہ حضرت قبلہ کو دنیا سے رحلت فرمائے ہوئے 35 سال گزرے ہوئے تھے تو آپ کا وفات کے بعد یہ حال تھا تو زندگی میں آپ

marfat.com

کے کمال کا خود اندازہ لگا لو اس کے بعد سائیں محمد اشرف صاحب خاموش ہو گئے۔
تابوت مبارک کی منتقلی کے وقت حاجی سائیں محمد اشرف صاحب حاجی حکمداد صاحب ڈرائیور حافظ فضل کریم صاحب حافظ آفتاب احمد آف سروعہ شامل تھے۔

سنا ہے کہ ایک دفعہ آپ کوٹلی تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ چند اونٹنیاں تھیں آپ نے فرمایا کہ ہم دریا کوٹلی عبور کر کے سرساوا پنجیڑہ کی طرف جانا چاہتے ہیں مگر دریا میں طغیانی آئی ہوئی ہے متقدین مریدین نے عرض کی حضور آپ دُعا فرمائیں ہم ایک ایک اونٹنی کے ساتھ دس دس افراد لگ جائیں گے۔ اور اونٹنیاں بخیر وعافیت پار چڑھا دینگے سنگیوں نے ایسا ہی کیا ہماری زبان میں ایک لفظ استعمال ہوتا شناع یہ بکرے کی کھال سے تیار کی جاتی ہے اور اس میں آدمی منہ سے ہوا بھر کر پانی میں آسانی سے تیرتے ہیں سب نے شناعیں تیار کیں اور سب اونٹنیاں دریا میں ڈال دیں آپ مشرقی کنارے پر چند سنگیوں کے ہمراہ تشریف فرما کر سب کچھ دیکھ رہے تھے جب تمام اونٹنیاں مغربی کنارے پر بخیر وعافیت پہنچ گئیں اور سنگی تیر کر واپس مشرقی کنارے پر حضور قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے کوٹلی کے علاقہ والوں کی دین اور دنیا کی بہتری کی دعا فرمائی اس وقت کوٹلی والوں کی دنیاوی اور دینی خستہ حالی کا یہ عالم تھا کہ کوئی حافظ نہیں تھا۔ مسجدیں بہت کم، دینی تعلیم کی طرف بہت رغبت کم تھی، مزدوری کیلئے کچھ آدمی بنگال جایا کرتے تھے یعنی اینٹ کے بھٹہ کی جلائی کا کام کرتے تھے مولا کریم کی شان نگاہِ مردمومن سے بدلی جاتی ہیں تقدیریں۔ آج کوٹلی کے علاقہ کا یہ حال ہے کہ ہر گھر میں حافظ اور حافظہ حاجی اور حاجن صاحبہ اور ناظرہ قرآن پاک پڑھے ہوئے دودو چار چار موجود اور ہمارے قبلہ حضرت جی

marfat.com

صاحب نے ہر ہر جگہ مسجد اور اس میں درس کا انتظام فرما کر سب کی نگرانی اور کنٹرول اپنے ہاتھ مبارک میں رکھا ہوا ہے اور آپ جہلم کالا دیو شریف سے ہجرت فرما کر گلہار شریف میں قیام پذیر ہیں۔ کوٹلی والوں کی تقدیریں اور مقدر جگمگا رہے ہیں۔ سبحان اللہ مولا کریم کی کرم نوازیاں نگاہ مرد مومن کی وجہ سے ہم پر ابر رحمت کی طرح برستی ہیں مولا کریم کا ابر رحمت بہانہ تلاش کرتا ہے کوٹلی والوں نے ہمارے حضور قبلہ عالم کو اپنی عقیدت مندی اور خلوص سے ہم سے چھین لیا ہے۔

چوتھا واقعہ بعد از وفات قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم صاحب کا

یہ واقعہ 1937ء کا ہے راقم الحروف کے بڑے بھائی تایازاد محمد عالم کا راولپنڈی میں پھوپھی زاد بھائی غلام رسول اور محمد زمان کے ساتھ جھگڑا ہوا مار پیٹ کے دوران بھائی غلام رسول موقعہ پر جان بحق ہو گئے۔ کیس چلا پھر کیس سیشن کورٹ کے سپرد ہو گیا۔ جس دن آخری تاریخ فیصلہ کی تھی اس دن جناب محترم والد صاحب اور راقم الحروف بھائی نور عالم راجکہ محمد عالم کلہ والے بھی کچہری میں پہنچے۔ راولپنڈی کے کچھ دوسرے افراد بھی وہاں آئے ہوئے تھے والد محترم نے راجکہ محمد عالم صاحب کو کہا کہ بھائی دُعا کرو مولا کریم میرے بچے کو بری کر دے ایک تو بھانجا دنیا سے رخصت ہو گیا ہے آج واللہ اعلم بھتیجے کا کیا انجام ہو گا راجکہ محمد عالم صاحب کوئی ورد یعنی کوئی وظیفہ کرنے میں مشغول ہو گئے اسی دوران راجکہ محمد عالم پر دوران وظیفہ غنودگی آ گئی کیا دیکھتے ہیں حضور قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم صاحب کچہری میں رونق افروز ہیں اسی اثناء میں والد محترم نے راجکہ محمد عالم کو آواز دی بھائی کیا آپ سو گئے ہیں اور

marfat.com

ابھی تھوڑی دیر بعد فیصلہ سنایا جائیگا۔ راجکہ محمد عالم صاحب نے آنکھیں کھول کر کہا آپ کو مبارک ہو آپ کا بچہ انشاء اللہ بری ہو جائیگا۔ کیونکہ میں نے حضور قبلہ عالم کو ابھی ابھی کچہری میں رونق افروز دیکھا ہے اس کی تھوڑی دیر بعد سیشن جج نے جو انگریز تھا بھائی محمد عالم اور ان کے ساتھیوں کو تینوں کو بری کر دیا۔ سبحان اللہ حضور بابا جی صاحب کی ولایت بعد از وفات بھی قائم اور دائم ہے یہ آپ کی وفات کے پانچ سال بعد کا واقعہ ہے۔

بزبانی سائیں فضل کریم صاحب حجام بیول والے بیان کیا کہ میں تلاش مرشد میں بہت بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہوا مگر کسی جگہ تسکین قلب نہ ہوئی میں حقہ نوشی کا بہت زیادہ شائق تھا ایک مائی صاحبہ کو یا تو آسیب کی شکایت تھی یا ان کو کشف تھا مجھے بلا کر ایک دھاگا کا گھٹ بنا دیا اور ایک تعویذ یعنی رقعہ دیکر کہا کہ آپ میر پور کے مغرب ایک گاؤں چچیاں شریف چلے جاؤ وہاں ایک بہت بڑے بزرگ ہیں ان کو یہ گھٹ اور تعویذ دے دینا اور وہ صاحب تمہیں اللہ اللہ سکھائیں گے جب میں نے ہل گھاٹ سے دریا جہلم عبور کیا تو دونوں چیزیں موجود تھیں جب دریا پونچھ پنیام سے عبور کرنے کا ارادہ کیا تو دونوں چیزیں یعنی گھٹ اور تعویذ موجود تھا جب مشرقی کنارے پر دریا عبور کر کے پہنچا تو دونوں چیزیں غائب ہوگئیں۔ میں سخت بددل ہوگیا کہ جو چیزیں آپ کو پیش کرنی تھیں وہ غائب ہوگئی ہیں اب جانے کا کچھ فائدہ نہیں کافی سوچ بچار کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ چلو تھوڑا سفر رہ گیا ہے بزرگوں کی زیارت کر کے واپس آجاؤں گا جب دربار عالیہ چچیاں شریف پہنچا تو عصر کا وقت تھا حضور قبلہ بابا جی صاحب مدظلہ العالی مسجد شریف میں مصلیٰ پر رونق افروز تھے۔ شرف

marfat.com

ملاقات کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ جب میں حضور کے پاس بیٹھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں وہ تعویذ رقعہ اور گھٹ دونوں مصلہ کے ایک کونے پر رکھے ہوئے ہیں آپ نے ارشاد گرامی فرمایا کہ آپ کا پیغام آپ کے آنے سے پہلے ہمیں مل چکا ہے میں حیران و پریشان ہوا اور ساتھ ہی یہ یقین ہو گیا کہ یہ بزرگ بہت کامل ہیں اب ضرور ان کی بیعت حاصل کرونگا تھوڑی دیر گذری تو مجھے حقہ نوشی کی سخت طلب ہوئی مگر حضور کے آگے اظہار نہیں کر سکتا تھا آپ نے فرمایا آپ کو حقہ کی طلب ہو گی ہمارے گھر میں حقہ نام کی کوئی چیز موجود نہیں البتہ آپ یہ پڑوس میں چلے جائیں تو آپ کو حقہ پینے والے مل جائیں گے۔ آپ وہاں جا کر اپنی طلب پوری کر لیں میں جلدی سے اُٹھا اور گاؤں میں چلا گیا وہاں حقہ والوں کو دیکھا ان سے اجازت لیکر حقہ میں دھودھا کر تازہ پانی ڈالا تمبا کو اپنے پاس تھا اپنی طبیعت کے مطابق تمبا کو مل دل کر حقہ میں ڈال کر آگ رکھ کر جب پہلا کش لیا تو ایسا محسوس ہوا کہ اس میں لال مرچ بھری ہوئی ہے کھانسی ایسی زور کی شروع ہوئی کہ اُلٹی بھی ساتھ شروع ہو گئی خدا کی شان اور ولی کامل کی نگاہِ کرم کہ میرے اندر جتنی حقے کی غلاظت تھی اُلٹی کے ساتھ سب باہر نکل گئی اور میں تھوڑی دیر بیہوش ہو گیا جب طبیعت سنبھلی تو اُٹھ کر مسجد میں آ گیا اس دن سے لیکر پھر پوری زندگی حقہ نوشی نہیں کی نہ سگریٹ پیا ہے راقم الحروف کو اس پاک دربار میں بچپن سے حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے مگر اپنی آنکھ سے اس پاک دربار میں حقہ نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی کسی ایک فرد کو حقہ کی یا سگریٹ کی پیش کش کی گئی۔ حضرت قبلہ بابا جی صاحب نے اپنی پوری زندگی اتباع سنتِ رسول اللہ ﷺ پر وقف کر رکھی تھی بیٹھنا اُٹھنا سونا جاگنا چلنا پھرنا کھانا پینا لباس بلکہ ہر کام سنتِ رسول اللہ ﷺ سے یک مُو فرق

marfat.com

نہیں ہونے دیتے اگر کسی سے پیار ہے تو اللہ کی رضا کیلئے اور اگر کسی سے ناراضگی ہے تو اللہ کی رضاء کیلئے سنت رسول اللہ ﷺ کی حدود کے اندر کبھی آپ نے اپنے لئے غلیچے خوب بستر پسند نہیں فرمائے۔ اپنی چادر یا کمبل موسم کے لحاظ سے جو ہوتا تھا وہ سر مبارک کے نیچے رکھ کر استراحت فرماتے کبھی تکیہ سر مبارک کے نیچے نہیں رکھا مسجد مکان بھی کچے آپ کی زندگی میں تھے یہ بھی سنت اپنے مرشد کامل کی اور دادا مرشد حضرت چورائی کی تھی ہر دو صاحبان کی زندگی میں ان کے رہائشی مکان اور مسجدیں غیر پختہ تھیں یہ سنت حضور کی بھی اتباع تھی۔ قیلولہ کے وقت آپ مقاصد السالکین کتاب کی ورق گردانی فرماتے ہوئے اس کو اپنے سینہ پر رکھ کر قیلولہ فرمایا کرتے تھے کیونکہ حضرت باولی شریف والے اور حضرت چورہ شریف والے بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

بابا محمد رمضان صاحب کا واقعہ

سنا گیا ہے کہ آپ کے غلاموں میں ایک بابا رمضان گورداس پور والے بھی شامل تھے ایک دفعہ اُنہوں نے حضور سے عرض کی حضور میری دلی خواہش یہ ہے کہ جب میں بلا گالہ پہنچ کر دیکھوں تو دربار عالیہ چھچیاں شریف کی مسجد اور مینار نظر آئیں یہ بابا صاحب اتنے معتقد تھے کہ بلا گالہ سے جوتے اُتار کر دربار پہنچتے اور ننگے پاؤں ہوتے جتنا عرصہ رہتے ننگے پاؤں جب واپسی ہوتی تو بلا گالہ سے گذر کر جوتے پہنتے حضور نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری مراد پوری کریگا۔ بابا رمضان صاحب نے بیس بائیس ہزار اینٹ منگوا کر دربار شریف پہنچا دی مگر حضور نے اپنے مرشد کی سنت مطہرہ کو مقدم رکھا اور مسجد ویسے ہی غیر پختہ رکھی کچھ عرصہ بعد جب بابا رمضان گھر سے پھر دربار عالیہ پہنچے تو اُنہوں نے دیکھا اینٹ جہاں چھوڑ گئے تھے اسی طرح اسی جگہ پڑی

marfat.com

ہوئی ہے۔تب بابا رمضان صاحب نے یہ کام شروع کیا چلو مسجد کو شہید کر کے خود اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں آپ کدال لیکر چھت مسجد پر چڑھ گئے مگر حضور کے حکم سے ہاتھ روک لئے اسی اثناء میں حضور بابا جی صاحب دنیا سے رحلت فرما گئے تو حضور کے بعد ہمارے حضور قبلہ حضرت جی نے مسجد مبارک شہید کرا کر اس کو پختہ بنایا آپ کو مسجد کے قریب جس حجرہ مبارک میں دفن کیا گیا تھا وہ بھی کچا تھا بعد میں ہمارے حضور قبلہ حضرت جی نے ایک مستری محمد ابراہیم صاحب نامی جو اکھنور جموں کے رہنے والے تھے بڑے نیک اور پرہیز گار صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گذار کے ہاتھوں سے آپ کا روضہ مبارک پختہ گنبد والا تعمیر کرایا اس کے بعد حضور کی تربت شریف کا کام سائیں حسن صاحب زلفاں والے اور راقم الحروف کے ہاتھ سے پایہ تکمیل کو پہنچا وہ روضہ مبارک اور تربت شریف منگلا جھیل کی وجہ سے منتقلی تابوت تک قائم رہے اس کے بعد آپ کا تابوت مبارک کی منتقلی کا کام 18 جون 1965ء کو عمل میں آیا اور دونوں چیزوں کو مسمار کر دیا گیا۔

قبلہ حضرت جی کی زبان سے ارشاد سنا۔آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ حضور قبلہ عالم بابا جی صاحب نے اپنے پاس کبھی گھڑی نہیں رکھی ایک دفعہ سائیں غلام محمد صاحب سوہاوہ والے بابا صاحب کے خلفاء میں شمار ہوتے ہیں جو کچھ عرصہ افریقہ میں قیام پذیر رہے اُنہوں نے چار گھڑیاں لائیں دو گھڑیاں بازو والیاں ایک قبلہ ماموں فضل الٰہی صاحب کیلئے اور ایک ہمارے لئے ایک ٹائم پیس قبلہ عالم بابا جی صاحب کیلئے اور ایک دیوار وال کلاک لائے حضرت قبلہ حضرت جی فرمانے لگے جب ہم نے سنا کہ ہمارے لئے گھڑی لائی گئی ہے ہم بڑے خوش ہوئے کہ گھڑی باندھا کریں گے

marfat.com

وقت پر سکول جائیں گے مگر ہم انتظار کرتے رہے کہ گھڑی ملیگی مگر گھڑی نے نہ ملنا تھا نہ ملی ہماری خوشی دھری کی دھری رہ گئی آپ نے سب گھڑیاں اپنے نیاز مندوں میں تقسیم کر دیں البتہ وال کلاک مسجد میں لگا دیا گیا کچھ عرصہ وال کلاک کام کرتا رہا مگر بروقت چابی نہ ملنے سے کچھ صاحبان ویسے ہی چابی دیتے رہتے جس سے وال کلاک بھی خراب ہو گیا جو حضرت قبلہ بابا جی صاحب نے کسی نیاز مند کو دے دیا سائیں غلام محمد صاحب نے کچھ لعل رنگ برنگے لائے جو مسجد میں لٹکا دیئے گئے جو کافی عرصہ مسجد کی زینت بنے رہے راقم الحروف نے مسجد میں اور بابا جی صاحب کے مزار مبارک میں لٹکے ہوئے بہت دفعہ دیکھے ہیں۔

حضرت قبلہ خواجہ محمد سلطان عالم <u>1291</u>ھ مطابق <u>1870</u>ء میں آپ چچیاں شریف نزد فتح پور میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم والد ماجد سے پائی۔ کچھ عرصہ موہڑہ گجراں متصل انب جہاں اب نیو ڈیال آباد ہے میں زیر تعلیم رہے وہاں کے حالات قبل اس کے تحریر ہو چکے ہیں۔ آخر آپ کے والد ماجد صاحب نے آپ کی روحانی تربیت کیلئے آپ کو باولی شریف حضرت خواجہ محمد بخش صاحب کے سپرد کیا ۷ یا ۱۲ سال مختلف خدمات انجام دیں اس کے بعد آپ کو یعنی حضرت خواجہ محمد بخش صاحب نے اپنی زندگی میں ارشاد فرمایا تھا کہ ہمارے بعد اپنے سلوک کی تکمیل کیلئے حافظ جی صاحب حیات محمد ٹنگروٹ شریف والوں کے ہاں قیام کرنا آپ کے حکم کے مطابق آپ ٹنگروٹ شریف مقیم ہو کر سلوک نقشبندیہ کی منازل طے کرنے لگے اسی دوران پیر محمد نیک عالم شاہ صاحب کے پاس بھی حاضر ہو کر سلسلہ سیفیہ مجددیہ کی منازل طے کر کے خلافت ہر دو جگہ سے حاصل کیں قیام ٹنگروٹ شریف کے دوران کھیتی باڑی کا

marfat.com

کام اور لنگر کا کام سرانجام دیتے رہے کھانے کے وقت سنگیوں کے کھانے کے بچے ہوئے ٹکڑے تناول فرمالیا کرتے تھے۔ ہزاروں بندگان خدا آپ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔ آپ کے صرف خلفاء کی تعداد ۴۴ ہے جو صاحب ارشاد ہوئے تو اس سے آپ کے غلاموں کی تعداد کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ نے آپ کی صحبت میں بڑی تاثیر رکھی تھی جو شخص چند بار آپ کی مجلس میں بیٹھتا اس کا دل دنیا کی جانب سے سرد ہو کر متوجہ الی اللہ ہو جاتا نماز پنجگانہ کے علاوہ نوافل، تہجد و اشراق کا بھی پابند ہو جاتا نیک کاموں کا شوق اور گناہوں سے نفرت ہو جاتی۔ آپ کثرت ذکر کی اور استغفار کی تلقین فرماتے۔ زیادہ گفتگو ناپسند تھی۔ ناصحانہ انداز میں یہ شعر پڑھتے۔

دل زپر گفتن بمیرد در بدن
گرچہ گفتارش بود درِ عدن

عموماً مسجد شریف میں قیام فرماتے اسراف ناپسند تھا بے حد مہمان نواز تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ طریقت بجز خدمتِ خلق نیست، بہ تسبیح وسجادہ و دلق نیست رمضان شریف میں سفر کو ناپسند فرماتے کیونکہ نماز یا روزہ کے قضا ہونے کا خدشہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی نے ارشاد فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم آخری ایام میں یہ شعر اکثر پڑھتے تھے۔

جس پہچان لیا سجن نوں جانی نوں کی کرسی
پتر دھیاں دولت دنیا فانی نوں کی کرسی

زندگی کے آخری ایام میں ایک دن آپ نے ایک خواب دیکھا کہ آپ کے بھائی قاضی محمد عالم صاحب جن کو فوت ہوئے کچھ عرصہ گذرا تھا یہ قاضی صاحب قاضی

marfat.com

محمد لطیف صاحب کے والد محترم اور صاحبزادہ محمد معصوم اور محمد معروف صاحب کے دادا جان تھے ایک سیاہ رنگ کی گاڑی میں تشریف لائے ان کے ساتھ اور بھی صاحب تھے تو قاضی صاحب محمد عالم نے کہا کہ میں آپ کو لینے کیلئے حاضر ہوا ہوں چلو میرے ساتھ آپ نے ارشاد فرمایا میں آپ کے ساتھ نہیں چلوں گا۔ اس کے بعد آپ بیدار ہوئے تو کچھ وقفہ کے بعد آپ بخار میں مبتلا ہوئے آپ کو بڑی شدت کا بخار شروع ہوا دوران بیماری رات کو آپ کے کمرہ سے عجیب قسم کی خوشبو آتی تھی دوران علالت آپ کے معمولات میں ذرہ بھر کمی نہیں آئی۔ بلکہ بروز سوموار دلائل شریف کی منزل پڑھنے کے بعد دوسرے دن منگل کی منزل پڑھ لی بروز منگل ظہر اور عصر کے درمیان انتقال فرمایا نماز ظہر کیلئے وضو کیا تو صرف پاؤں باقی تھے سنگیوں نے یہ خیال کیا کہ شاہد آپ کو زیادہ تکلیف ہوجائے گی تو آپ انتظار فرماتے رہے کہ پاؤں دھل جائیں تب اُوپر کریں۔ آخر آپ نے ظہر کی نماز کی نیت باندھ لی بحالت نماز خالق حقیقی سے جا ملے اگلے دن نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ حضرت قبلہ عالم دین مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب لدڑ شریف والوں نے ادا کرائی۔ اس کے بعد آپ کو مسجد شریف کے ملحق حجرہ مبارک میں دفن کیا گیا جہاں اکثر آپ عبادت میں مشغول رہتے تھے بعد میں وہاں پر ایک مستری محمد ابراہیم صاحب نامی اکھنور کے رہنے والے بڑے پرہیزگار متقی شخص کے ہاتھوں گنبد بنایا گیا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کا مزار مبارک وہیں ۳۴ سال تک مرجع خلائق بنا رہا منگلا ڈیم کے

marfat.com

باعث آپ کے تابوت مبارک کو 1967-6-18 کو کالا دیو منتقل کیا گیا تابوت کو منتقل کرنے کیلئے حاجی حکمداد صاحب گاڑی ڈرائیو کرتے تھے حاجی سائیں محمد اشرف صاحب اور حافظ فضل کریم صاحب اور حافظ آفتاب احمد سروعہ والے تھے۔

وآخر دعو انا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حضرت قبلہ عالم کی ساری زندگی سادگی اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق گذری آپ کے مکان مسجد غیر پختہ تھے۔ آپکا بیٹھنا اُٹھنا سونا پینا بالکل سادہ اتباع سنت کے مطابق تھا۔ ساری عمر گھر میں تکیہ تک نہیں رکھا۔ آپ ہمیشہ چارپائی پر اپنا دایاں بازو یا چادر رکھ کر سویا کرتے فرش پر کبھی غالیچے نہ بچھوائے حالانکہ مرید اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے غالیچے بطور نذرانہ پیش کرتے۔ مگر آپ سب تکلفات کو ناپسند فرماتے اہل نظر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم نے مجھے پشت پر ہاتھ پھیرنے کا ارشاد فرمایا جب ہم نے پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو آپ کی پشت مبارک پر چارپائی کی رسیوں کے نشان موجود تھے۔ اللہ اللہ یہ شان فقر و استغناء تھی۔

حافظ محمد اعظم صاحب کے قلم سے یہ واقعات اُنہوں نے بہ نفس و نفیس حضرت قبلہ جی صاحب مدظلہ العالی سے باہوش حواس سن کر تحریر کئے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت قبلہ باباجی صاحب علاقہ کوٹلی نکہ حضرت مولوی بقا محمد صاحب کی مسجد شریف میں رونق افروز ہوئے نیاز مند مریدین کو حضور کی تشریف آوری کی خبر ہوئی تو پروانوں کی طرح جمع ہونا شروع ہوئے شرف زیارت سے شادمان ہوئے علاقہ کھڈ سے بھی آپ کے معتقد مریدین بھی حاضر خدمت ہوکر قدم بوس ہوئے۔ ان میں بابا لعل دین صاحب جو بے مثل معتقد تھے حاضر خدمت ہوئے

marfat.com

بابا لعل دین صاحب کی دیرینہ آرزو تھی کہ کسی وقت حضور میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمائیں اس سلسلہ میں وہ کچھ دل ہی دل میں خیال فرما رہے تھے کہ حضور نے بابا لعل دین سے بغیر کسی قسم کے اظہار سے ارشاد فرمایا لعل دین آپ کا گھر یہاں سے کتنے میل دور ہے۔ بابا لعل دین نے میل کا تذکرہ تو نہ کیا البتہ اس طرح کہا کہ حضور ہمارے گاؤں کے آدمی تاریخوں پر صبح سویرے کوٹلی آتے ہیں اور تاریخوں سے فارغ ہو کر شام کو گھر چلے جاتے ہیں۔ بابا لعل دین کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شائد آپ میلوں کا سن کر ہمارے گھر جانے کا ارادہ ملتوی فرمادیں۔ اکثر اوقات آپ دربار عالیہ چھچیاں شریف میں ہی قیام پذیر رہا کرتے تھے لیکن بعض اوقات مریدین کے اصرار پر ان کے علاقوں میں تشریف لے جاتے اس مجلس میں کسی دوسرے آدمی نے بغیر کسی کے کہنے پر حضرت قبلہ بابا جی صاحب سے عرض کی حضرت ان کا گھر تو بہت دور ہے اور سفر بھی بڑا مشکل ہے لیکن حضرت بابا جی صاحب نے بات سن کر التفات نہ فرمایا لیکن بابا لعل دین صاحب کو یہ بات سخت ناگوار گذری کہ شائد حضور پہلے تشریف لے جاتے مگر اب ہوسکتا ہے ارادہ ملتوی فرمادیں۔ حضور بابا جی باہر تشریف لے گئے تو بابا لعل دین نے درمیان میں بات کرنے والے آدمی سے کہا مجھے تم پر سخت افسوس ہوا کہ حضرت مجھ سے بات چیت فرما رہے تھے اور میں اپنی سمجھ کے مطابق جواب عرض کررہا تھا لیکن تمہیں درمیان میں بات کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر آئندہ ایسا ہوا تو تمہارے حق میں بہتر نہ ہوگا اگر میں سچ بولوں یا جھوٹ اس کا مواخذہ مجھ سے ہوگا۔

اتنے میں حضور بابا جی صاحب نے باہر سے اندر تشریف لا کر فرمایا جمعدار یہ لقب ان کو دربار عالیہ سے عنایت ہوا تھا کیونکہ جو سنگی کھڈ گجراں سے تشریف لاتے ان میں بابا

marfat.com

لعل دین سرکردہ آدمی تھے۔ کیوں گھبراتے ہو ہم تمہارے گھر ضرور چلیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم نے کسی دوسرے آدمی کے گھر چلنے کی سفارش نہیں کرنی ہوگی تو بابا لعل دین نے عرض کی کہ جناب میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آگے کسی کے گھر جانے کی درخواست ہرگز نہ کروں گا۔ اگر اس کے خلاف کروں تو میرے لئے سزا مقرر کردیں یہ سن کر سائیں برہان الدین صاحب یہ بھی کھڈ کے رہنے والے تھے کے دل میں خیال گذرا کہ حضرت قبلہ عالم نے ہمارے گاؤں چلنے کا ارادہ مصمم فرمالیا ہے، ہم غریب لوگ ہیں شائد آپ کی خاطر تواضع اچھی طرح نہ کرسکیں تو حضرت نے اسی وقت فرمایا برہان الدین تو کیوں گھبراتا ہے ہم جمعدار کے گھر جائیں گے تمہارے گھر تو نہیں جائیں گے۔ دوسرے ہم کسی کو تکلیف دینے نہیں جارہے اگر کسی چیز کی کمی محسوس کی تو ہم اس کا انتظام خود کریں گے۔ جب حضرت قبلہ عالم کی اس گفتگو کا بابا لعل دین کو علم ہوا کہ حضور نے ہماری دلی مراد کو قبول فرما کر چلنے کا ارادہ فرمالیا ہے تو اُنہوں نے کوٹلی سے کچھ کھانے پینے کا سامان خرید کر ایک آدمی کو گھر روانہ کردیا تاکہ حضور کے پہنچنے سے قبل کھانے پینے اور قیام کا اچھی طرح انتظام ہوسکے چنانچہ حضرت قبلہ عالم کی تشریف آوری کی خبر سن کر ان کے گھر والوں نے اچھی طرح انتظام کیا اور تقریباً تیس آدمیوں کے کھانے پینے کا بندوبست کیا جب حضرت قبلہ عالم نے جمعدار بابا لعل دین صاحب کے گھر قدم رنجہ فرمایا تو گردنواح کے علاقہ کے نیازمند جوق درجوق قدم بوسی کیلئے حاضر ہونا شروع ہوگئے کھانے کا وقت بھی ہوگیا مجمع کی تعداد کم وبیش ایک سو بیس کے لگ بھگ ہوگئی جمعدار صاحب کو تشویش لاحق ہوئی کہ کھانا کم ہے مزید کھانے کا بندوبست کیا جاوے اس قسم کا خیال کر رہے تھے کہ حضور قبلہ عالم نے جمعدار

marfat.com

صاحب کو پاس بلا کر فرمایا اب مزید کھانا تیار کرنے کی ضرورت نہیں جو تیار وہی کافی ہے۔ حضرت قبلہ عالم اُٹھ کر اندر تشریف لے گئے اور جمعدار صاحب کی اہلیہ کو فرمایا بہن یہاں مردوں کا ہجوم ہے تم پردے میں چلی جاؤ جب وہ چلی گئیں تو حضور نے اپنی چادر مبارک اتار کر روٹیوں پر ڈال دی اور حاجی بقا محمد صاحب کو کھانا تقسیم کرنے کا حکم فرمایا حاجی بقا محمد صاحب نے حضرت قبلہ عالم کے ارشاد کے مطابق کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ حضرت کی برکت سے تھوڑے کھانے میں اتنی وسعت ہوئی کہ تمام آدمیوں نے کھانا سیر ہو کر کھایا اور دیکھا کہ چادر کے نیچے روٹیاں ابھی باقی ہیں اور سالن بھی ہنڈیا میں موجود ہے جو گھر والوں کیلئے بھی کافی تھا۔ حضور کی آمد کے قبل اسی گاؤں کے ایک مرید نور محمد کا انتقال ہو گیا تھا تو حضرت نے اس کی قبر پر جا کر فاتحہ خوانی کا اظہار فرمایا چنانچہ آپ نے جانثار مریدین کو فرمایا چلو نور محمد مرحوم کی قبر پر فاتحہ خوانی کریں گے حضور کے ارشاد کے مطابق جانثار ساتھ ہوئے نیاز مندوں میں سے ایک نیاز مندر نے چارپائی بھی ساتھ لے لی کہ جہاں آپ ٹھہریں گے چارپائی بچھا دیں گے۔ یہاں تک کہ جب نور محمد کی قبر دکھائی دینے لگی تو آپ وہاں ٹھہر گئے اور چارپائی بچھا دی گئی آپ چارپائی پر تشریف فرما کر قبر کی طرف رخ انور فرما کر فاتحہ خوانی میں مشغول ہو گئے فارغ ہو کر کچھ دیر وہیں قیام فرما کر اپنے نیاز مندوں کو فیوضات عالیہ سے مستفیض فرماتے رہے اسی دوران میں مرحوم کے بھائی فضل دین صاحب سے پوچھا کیا حال ہے گھر کی گذر اوقات کیسی ہوتی ہے فضل دین صاحب کی حالت خستہ تھی انہوں نے عرض کی حضور دشواری ہی سے گھر کا کاروبار چلتا ہے یہ سن کر حضور نے ایک جگہ کا اشارہ کر کے فرمایا اس جگہ کیلئے لگاؤ وہ جگہ ان کی ملکیت تھی۔ ایک نیاز

marfat.com

مند نے عرض کی حضور کیلے اُس جگہ لگائے جاتے ہیں جہاں پانی ہو اس جگہ پانی کا نام ونشان نہیں خشک جگہ کیلے کیسے پرورش پائیں گے۔

حضرت قبلہ عالم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں چھوٹا سا ایک حوض بناؤ اور اس میں وضو کیا کرو اور پتھر کی ایک جائے نماز بھی ساتھ رکھ کر اس پر نماز پڑھا کرو چنانچہ حضور کے ارشاد کے مطابق فضل دین نے ایسا ہی کیا جیسے حضور نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی شان اور ولی کامل کی نگاہ اس حوض سے پانی پھوٹ نکلا ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا کہ !

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

پھر حضور نے فضل دین صاحب کو کہا کہ ایک بکرا نذر اللہ کر کے تقسیم کر دیں چنانچہ اُنہوں نے اس حکم کی تعمیل کی پھر جگہ درست کر کے کیلے لگا دیئے دن بدن کیلوں نے پھیلاؤ کیا یہاں تک پھل وغیرہ بھی تیار ہوا تو فضل دین صاحب نے پھل فروخت کرنا شروع کر دیا دن بدن ان کی حالت درست ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ پہلے سے کئی درجہ ان کی حالت بہتر ہو گئی اچھی طرح گھر کی گذر اوقات ہونے لگی۔ حضور کے ارشاد کے مطابق جو وہاں کیلے لگائے تھے اب تک وہاں موجود اور کیلے لگانے والے بھی بقید حیات ہیں۔ ناظرین حضرات خیال رہے کہ اگر عقل سلیم سے غور وخوض کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی شان کا پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے محبوب بندوں کی نگاہ کا اثر یہ ہے کہ پتھریلی زمین سے پانی نکل سکتا ہے تو ان مقبولانِ خدا کی نگاہ انسان کے دلوں سے سیاہی دھو نہیں سکتی۔

marfat.com

باولی شریف

حافظ محمد اعظم صاحب کے قلم سے ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم کنواں سے پانی لانے کیلئے تشریف لے گئے راستہ میں وہاں کا ایک بگا نامی غیر مقلد سے ملاقات ہوئی وہابی نے پوچھا کا کام یہاں کیا کرتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا حضرت خواجہ صاحب کی خدمت کرتا ہوں۔ اس نے کہا آپ یہاں فضول وقت ضائع کر رہا ہے میرے ساتھ چلو میں تم کو کسی دینی مدرسہ میں چھوڑوں تاکہ تم دین کا علم حاصل کرسکو۔ آپ کا بچپن کا زمانہ تھا وہابی کی باتوں سے دل پر کچھ اثر ہوگیا جب حضرت قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھ کر فرمایا سلطان عالم کیا بات ہے طبیعت مضطرب ہے کہیں بگا پلید تو راستہ میں نہیں مل گیا آپ نے فرمایا حضور یہی بات ہے آپ نے فرمایا ایسے لوگوں کی باتیں نہیں سننی چاہیے یہ ویسے ہی دین سے دور ہوتے ہیں۔ دوسروں کو بھی دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کی توجہ سے دل دوبارہ مطمئن ہوگیا۔ سبحان اللہ۔

باولی شریف

ایک بار حضرت قبلہ عالم کی طبیعت گھر آنے کی وجہ سے کچھ پریشان تھی وطن عزیز کی یاد نے گھبراہٹ پیدا کی ایک دن آپ نے نماز اشراق کیلئے وضو کرنے کیلئے پانی کا لوٹا خواجہ صاحب کو پیش کر کے گھر جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا بیٹا آپ کا گھر کافی دور ہے۔ آپکا اکیلے جانا خطرے سے خالی نہیں جب آپ کا کوئی وطنی آئیگا تو آپ کو اس کے ساتھ روانہ کردیں گے۔ آپ نے اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے دُعا فرمائی یارب المعبود سلطان عالم کے گاؤں کا کوئی آدمی بھیج دے کہ اس کے

marfat.com

ساتھ سلطان عالم کو گھر بھیجوں آپ نے وضو فرما کر حضرت قبلہ عالم کو ارشاد فرمایا سلطان عالم آج تم گھر سے کھانا لے کر کھیت میں جا کر وہاں کام کرنے والے ساتھیوں کو دے آؤ حکم مرشدی کی تعمیل میں حضرت قبلہ عالم نے گھر سے کھانا لیا اور کھیت میں جا پہنچے۔ جب کام کرنے والوں نے آپ کو دیکھا تو مذاق کرنے لگے حضرت آپ آج خواجہ صاحب کو اکیلے چھوڑ کر اِدھر آ گئے حضرت قبلہ عالم کا کھیت میں کھانا لیکر جانا غیر معمولی بات تھی کیونکہ آپ ہر وقت خواجہ صاحب کی خدمت میں رہتے تھے۔ اس لئے دیکھنے والوں کو تعجب ہوا تھوڑی دیر بعد ایک اور آدمی کھانا لیکر کھیت میں آ پہنچا اس نے حضرت کو آوازیں دینی شروع کیں جب آپ نے اسے غور سے دیکھا تو فوراً پہچان گئے کہ یہ ہمارے گاؤں کا فلاں آدمی ہے تعجب سے آپ نے پوچھا بھائی تو یہاں کیسے جواباً اس نے پورا واقعہ سنایا کہ آج سویرے میں فتح پور کی طرف بکریاں لے کر نکلا تھا اچانک کسی نے مجھے اُٹھا لیا حضرت خواجہ کی مسجد کے سامنے لاکر چھوڑا میں نے خواجہ صاحب کو مسجد میں دیکھا اُنہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا اور اسباق طریقت پڑھائے پھر فرمایا ہمارے گھر سے کھانا کھیت میں لے جاؤ تمہارے گاؤں کا فلاں آدمی وہاں ہے تم دونوں وہاں کھانا کھا کر واپس آ جاؤ۔ ہم دونوں نے وہاں کھانا کھا کر واپس خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضری دی تو خواجہ صاحب نے اس آدمی کے ساتھ گھر روانہ کر دیا۔

اولیاء راہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گر داند زِہ راہ

حافظ محمد اعظم کے قلم سے۔ راجکہ محمد عالم صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ

marfat.com

عرس مبارک کے دنوں میں مجھے گھر پر نہایت ضروری کام درپیش ہوا جس کے سبب عرس مبارک میں حاضری سے مایوسی ہوئی۔ راجکہ صاحب کے گاؤں کے باقی احباب طریقت تیاریوں میں مشغول تھے میں نے انہیں کہا کہ حضرت قبلہ عالم کی خدمت اقدس میں میرا اسلام علیکم عرض کرنا اور یہ بھی عرض کر دینا کہ اسے گھر پر کچھ ضروری کام درپیش ہونے کے سبب حاضری سے محرومی ہوئی ہے۔ حاضر نہ ہونے کی معذرت چاہتا ہوں۔ خدا کی شان دوسرے احباب چل پڑے رات کو خواب استراحت میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو سپاہی جن کے ہاتھ میں کاغذ اور قلمیں ہیں وہ میرے پاس آئے اور مجھے کہنے لگے کہ تمہیں وزیر اعظم نے بلایا ہے لہذا کل تم کو کچہری میں حاضر ہونا ہوگا۔ اُنہوں نے کہا اس کاغذ پر دستخط کر دیا انگوٹھا لگاؤ میں نے ان سے پوچھا بتاؤ میرا کیا قصور ہے جس کے باعث مجھے کچہری طلب کیا گیا ہے۔

وہ کہنے لگے ہم تو سرکاری حکم سنانے آئے ہیں ہمیں کیا معلوم ہے کہ تجھے کس جرم میں بلایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد میں بیدار ہوا دل میں یقین ہو گیا کہ حضرت قبلہ عالم نے اپنے ملازم مجھے بلانے کیلئے روانہ کئے ہیں۔ اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ عرس مبارک میں حاضری دوں صبح سویرے والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر روانہ ہو پڑا رات میں بہاری پہنچ گیا۔ حضرت صاحب کی برکت سے دوسروں نے وہاں تک سفر دو دن میں کیا اور میں ایک دن میں وہاں تک پہنچ گیا دوسرے دن میں دوپہر کے وقت دربار عالیہ چچیاں شریف پہنچا میرے سے قبل میرے گاؤں والے چند منٹ پہلے حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہوں نے میرا اسلام اور عرس مبارک میں حاضر نہ ہونے کی معذرت پیش کی اتنے میں میں بھی حاضر خدمت

marfat.com

ہوا حضرت میری طرف دیکھ کر مسکرائے آپ نے فرمایا آپ نے پیغام دیا ہے کہ راجکہ محمد عالم نہیں آئیگا وہ تو آ گیا ہے۔

میں نے مودبانہ گذارش کی کہ حضور یہ ٹھیک کہتے ہیں میرے آنیکا پروگرام نہیں تھا لیکن کل رات سرکاری حکم پر حاضری ضروری جانتے ہوئے حاضر خدمت ہوا ہوں۔ حضرت قبلہ عالم دوسرے ساتھیوں کو ٹالنے کیلئے فرمانے لگے یہ بھولا آدمی ہمیشہ ایسی باتیں کرتا رہتا ہے تھوڑی دیر بعد تنہائی میں لے جا کر فرمایا جو بات اس قسم کی ہو اسے پوشیدہ رکھنا چاہیے۔ عوام الناس میں تشہر کی ضرورت نہیں۔

حافظ اعظم کے قلم سے۔ راجکہ محمد عالم کے بیان کے مطابق ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم ہمارے گاؤں میں رونق افروز تھے انہی دنوں پونچھ عدالت میں میرے مقدمہ کی تاریخ تھی دوسرے دن مجھے تاریخ پر جانا تھا حضور نے ارشاد فرمایا کل نواب ولی کا نکاح ہے ہم جا رہے ہیں اور تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا میں نے عرض کی حضور میں کل تاریخ پر جا رہا ہوں ایک سو روپیہ کی ضمانت بھی ہوئی ہے۔ اگر تاریخ پر نہ گیا تو ضمانت ضبط ہو جائیگی۔ ان دنوں ایک سو روپیہ بڑی بات تھی کیونکہ روپیہ بالکل ناپید تھا حضرت نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ سب کام بہتر ہو جائیں گے۔ تمہیں کسی نے پوچھنا تک نہیں۔ ان لوگوں کے ایمان اتنے پختہ تھے کہ جو حضور کا ارشاد ہوا دل و جان سے اس پر کاربند ہو جاتے تھے راجکہ محمد عالم کا بیان ہے کہ میں حسب الارشاد حضور کے ساتھ رہا نواب ولی کی شادی سے فراغت ملی تو آپ نے دوسرے دن فرمایا اب تاریخ پر جاؤ صوفی فوجدار خان صاحب کی طرف ایک خط لکھ دیا کچہری پہنچ کر معلوم ہوا کہ میرے کیس کی مثل دو دن سے گم تھی ابھی تک تلاش جاری

marfat.com

ہے چنانچہ میں صوفی فوجدار صاحب کے پاس چلا گیا دو دن بعد واپس کچہری آیا تو معلوم ہوا کہ مثلیں مل گئی ہیں۔ پھر میں تاریخ گذار کر واپس گھر آ گیا۔

از قلم حافظ محمد اعظم صاحب ۔مولوی غلام نبی صاحب تحصیل پھالیہ ضلع گجرات علاقہ بار کے باشندے اور امام مسجد تھے حضرت قبلہ عالم کے منظور نظر خلیفہ تھے حضرت قبلہ عالم کی بارگاہ عالیہ سے پہلے ان کی حالت یہ تھی کہ مسجد میں اذان دیتے تھے جب کوئی نمازی مسجد میں نہ آتا تو بغیر نماز ادا کئے واپس گھر آجاتے تھے اور سو جاتے ۔اگر کوئی نمازی آجاتا تو پھر جماعت کرا دیتے مولوی صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم کے کسی مرید سے میری ملاقات ہوئی جن کے واسطے سے میں حضرت قبلہ عالم سے متعارف ہوا اُنہوں نے مجھے بتایا کہ میر پور کشمیر میں ایک باکمال بزرگ رہتے ہیں میں نے ان سے پورا پتہ پوچھا اور دربار عالیہ چچیاں شریف کی جانب حاضری کیلئے روانہ ہوا۔ دربار عالیہ کا منظر فقیرانہ دیکھ کر بے حد متاثر ہوا مکانات اور مسجد غیر پختہ سادگی کا نمونہ لئے ہوئے آثار سلف کا پتہ دیتے تھے لیکن باوجود اس کے ایک اجنبی کی طرح میرا دل مکمل مطمئن نہ تھا دل اُچاٹ طبیعت ناساز ہوئی ایک رات ٹھہر کر دوسرے دن حضرت قبلہ عالم سے اجازت لیکر واپس گھر آ گیا رخصت کرتے وقت حضرت قبلہ عالم نے دوبارہ حاضری کیلئے ارشاد فرمایا حضرت قبلہ عالم کی زیارت کے بعد میرے دل پر بے حد اثر ہوا پہلی سی غفلت نہ رہی دل پر خوف خدا طاری ہو گیا نمازی عشاء کو آئیں یا نہ آئیں میں اپنی نماز ادا کر کے گھر واپس آتا بعد عرصہ دراز کے پھر قبلہ عالم کی خدمت حاضری کا شرف۔ پایا حضرت قبلہ عالم نے اسباق طریقت شروع کرا دیئے۔ میں نے بھی کمال ذوق وشوق سے چھ سال کے

marfat.com

باہوش باذوق طالب علم کی طرح مجاہدہ شروع کر دیا حضرت قبلہ عالم حسب معمول نماز اشراق سے فارغ ہو کر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مجھ سے دریافت فرماتے مولوی صاحب قلب کی کیا حالت ہے۔ تو میں عرض کرتا حضور قلب پہلے کی طرح ہے کوئی تبدیلی نہیں آئی میرے دل میں ایک دن خیال آیا اور سوچنے لگا کہ روز حضرت صاحب کو ایک ہی جواب دیتا ہوں کہ قلب میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہو سکتا ہے آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں اور میں مردود دو عالم ہو جاؤں رات کو سو گیا خواب دیکھا ایک بزرگ تشریف فرما ہیں اور لوگوں کا ایک گروہ دولت دید لوٹ رہا ہے میں بھی قریب گیا لوگوں نے مجھے بتایا جو بات ان سے پوچھنی ہو پوچھ لیں یہ جواب ارشاد فرمائیں گے۔ میں نے بے اختیار کہا حضرت میرا فیض حضرت قبلہ عالم کے پاس ہے یا نہیں اُنہوں نے پوچھا بتا کیا وہ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں یا نہیں میں نے کہا حضرت قبلہ عالم میری طرف بہت توجہ فرماتے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضرت کی نگاہ کرم کرنے کے بعد اگر تیرے دل کی حالت درست نہیں ہوئی تو معلوم ہوتا ہے کہ تو شقی ازلی ہے۔ اُنہوں نے حضرت قبلہ عالم کے مرتبہ کمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا کمال بخشا ہے اگر سوکھے درخت کی طرف نگاہ لطف فرمائیں تو وہ بھی سرسبز و شاداب ہو جائے۔ جب بیدار ہوا تو سخت بے چینی محسوس ہوئی ورد و وظائف چھوڑ دیئے میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ میرے دل میں تبدیلی تو ہوتی نہیں ورد و ظائف کا کیا فائدہ۔

میں نے ایک تجویز مرتب کی کہ جس وقت حضرت قبلہ عالم حسب معمول میری قلبی حالت کے متعلق دریافت فرمائیں گے تو کہوں گا۔ حضرت میری قلبی حالت

marfat.com

بالکل درست ہوگئی ہے مجھے گھر جانے کی اجازت فرمائیں۔ حضرت قبلہ عالم حسب معمول تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا مولوی صاحب قلب کی حالت کیا ہے میں نے اپنی تجویز کردہ مفروضے کے مطابق عرض کیا حضرت آج میری قلبی حالت بالکل درست ہوگئی ہے مگر گھر جانے کی اجازت دیجئے۔ یہ سنتے ہی آپ منہ پھیر کر چل دیئے پہلے آپ کچھ دیر میرے پاس بیٹھا کرتے تھے فوراً میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے حضرت صاحب سے جھوٹ بولا ہے جس کی وجہ سے آپ ناراض ہوگئے ہیں۔ اسی وقت میں نے بلند آواز میں کہا حضرت ٹھہر جائیے آپ ٹھہر گئے میں نے حقیقت حال عرض کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ سب کچھ گھر جانے کی اجازت ملنے کیلئے کیا ہے۔ اصل میں میں ازلی بد بخت ہوں کچھ فیض ملنے کا یقین نہیں ہے۔

میں یہاں رہنا بے سود سمجھتا ہوں۔ جب میں نے گھر جانے پر بے حد اسرار کیا تو آپ نے جلال میں آ کر فرمایا کہ مولوی تو کیا سمجھتا ہے کہ ہم کوئی سیپی پیر ہیں۔ اگر جانا چاہتا ہے تو ذرا جا کر تو دیکھ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ حضرت صاحب کے اس ارشاد پُر جلال کو سن کر دم بخود ہو کر ٹھہرنا پڑا اس رات حضرت صاحب نے نماز عشاء سے فارغ ہو کر کچھ گفتگو نہ فرمائی اور خاموشی سے گھر تشریف لے گئے میں بھی رات کو سو گیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ میرے دل میں خفیف سی حرکت پیدا ہوئی ہے جس کے اثر سے سارے جسم میں لرزش پیدا ہوئی گویا میرا سارا جسم سن ہو چکا تھا۔ وال وال سے اللہ اللہ کی دھیمی سی آواز سنائی دیتی تھی بیدار ہونے پر میری خواب کی سی حالت تھی مرشد کامل کی توجہ ستارہ سعادت کو چمکا چکی تھی میں تعجب آمیز انداز سے اپنی حالت عجیبہ کا نظارہ کر رہا تھا جاگنے پر بھی سوچ رہا تھا کیا میں نیند میں تو نہیں ہوں۔ بہر حال

marfat.com

اُٹھ کر وضو کیا اور اپنے ورد وظائف میں مشغول ہو گیا اشراق کے وقت حضرت قبلہ عالم پھر تشریف لائے اور عجیب انداز میں بولے مولوی آج بوٹا لگا ہے کہ نہیں۔ ہم نے بارگاہ مقلب القلوب میں آج التجا کی تھی الٰہی اگر تو نے آج مولوی صاحب کی قلبی حالت کو درست نہ کیا تو آئندہ ہم بھی لوگوں کو اللہ اللہ سکھانا چھوڑ دیں گے۔ میں نے بڑے پر مسرت لہجے میں مسکراتے ہوئے جواب عرض کیا حضرت آج آپ کی دُعا برکت کے صدقے سے میری قلبی حالت بالکل درست ہو گئی ہے۔

اولیا راسیت قدرت از اللہ

تیر جستہ باز گرد اندز ے راہ

ازقلم حافظ محمد اعظم صاحب ہر واقعات کو اُنہوں نے حضور قبلہ عالم کی زبانی ارشاد سن کر تحریر فرمایا۔

ایک دفعہ مولوی غلام نبی صاحب باروالوں کا ذکر تحریر کرتے ہیں کہ مولوی صاحب حضرت بابا جی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ساتھ انکا ایک شاگرد جمعہ نامی بھی حاضر ہوا حضرت بابا جی صاحب نے ایک گھوڑی مولوی صاحب کے حوالے کرتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ گھوڑی مولوی صاحب اپنے گھر لے جاؤ اس کی دیکھ بھال جمعہ کے ذمہ ہے جب رمضان شریف آئے تو آپ اعتکاف میں بیٹھ جائیں پھر جمعہ کو ارشاد فرمایا اگر تجھے کوئی مشکل پیش آئے تو تو ایک ہزار بار درود صلوۃ تنجینا پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنا مشکل انشاء اللہ آسان ہو جائیگی۔ رمضان شریف کے مبارک اور مقدس مہینہ نے اپنے بخششی اور رحمتی آثار کا آغاز کیا تو جمعہ نے مولوی صاحب سے عرض کی کہ حضرت مجھے گھر جانے کی اجازت دیجئے۔ مولوی صاحب نے

marfat.com

جمعہ کو کہا بھئی تم گھر جا رہے ہو حالانکہ حضرت قبلہ عالم نے گھوڑی کی خدمت تمہارے ذمہ لگا رکھی ہے جب اس نے بار بار چھٹی مانگی تو مولوی صاحب نے صاف انکار کر دیا۔ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں مولوی صاحب اعتکاف میں بیٹھ گئے ایک دن جمعہ کو دیکھا وہ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھا ہوا کسی وظیفے میں مشغول ہے جمعہ کے اس عمل کا نتیجہ یہ نکلا کہ میری طبیعت اعتکاف سے سخت اُکتا گئی ایک دن بھی مسجد میں گذارنا محال ہو گیا آخر کار میں نے اعتکاف ترک کر دیا اور جمعہ کو گھر جانے کی اجازت دے دی جب مولوی صاحب حضرت قبلہ عالم کی قدم بوسی کیلئے حاضر ہوئے تو حضرت صاحب نے اعتکاف کرنے کے متعلق دریافت فرمایا مولوی صاحب نے اعتکاف ترک کرنے کے متعلق بتاتے ہوئے عرض کی حضور یہ سب شرارت جمعہ کی ہے اس نے درود نجاتی پڑھ کر دُعا مانگی جس کی برکت سے اس کی مشکل حل ہو گئی اور میری طبیعت مسجد سے اُچاٹ ہو گئی اور اعتکاف مجھے ترک کرنا پڑا حضرت قبلہ عالم یہ سن کر مسکراتے رہے اور خاموش رہے واللہ اعلم۔

حافظ محمد اعظم صاحب کے قلم سے۔ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ اندرہل یعنی ڈڈیال کے علاقہ میں رونق افروز ہوئے حضرت کی آمد کی خوشخبری مریدین علاقہ کیلئے باعثِ مسرت ہوئی ہر طرف سے عقیدت مندوں کے وفود شوق زیارت سے مسرور حاضر خدمت ہونے لگے۔ تھپال والے حاجی چوہدری نادر علی صاحب بھی حاضر خدمت ہوئے شرفِ قدم بوسی کے بعد حضرت قبلہ باباجی صاحب نے اپنے کپڑے دھونے کیلئے حاجی نادر علی صاحب کو دیئے حاجی صاحب ان دنوں ایک بیوہ عورت کے نکاح کا ارادہ رکھتے تھے کیونکہ ان کی سابقہ بیوی

marfat.com

سے کوئی اولاد آخر تک نہ ہوئی۔ حاجی صاحب ہر روز نماز عصر کے بعد تاجپور والی مسجد میں پانی ڈالنے کیلئے جایا کرتے تھے اور پھر وہاں سے اس بیوہ کے گھر جایا کرتے تھے حاجی صاحب نماز ظہر سے پہلے کپڑے دھو کر فارغ ہو گئے نماز ظہر کی فراغت کے بعد حاجی صاحب نے حضرت قبلہ عالم سے گھر جانے کی اجازت طلب کی حضرت نے فرمایا دوست آج ہمارے پاس ٹھہر جاؤ کل گھر چلے جانا حاجی صاحب نے دل میں سوچا کہ آج یہاں رہونگا۔ تو اس عورت کے پاس جانے سے رہ جاؤ نگا۔ لہذا دوبارہ اجازت طلب کی حضور نے دوسری بار بھی پہلا سا جواب دیا تھوڑے وقفہ کے بعد جب تیسری بار پھر حاجی صاحب نے اجازت طلب کی تو حضرت قبلہ بابا جی صاحب نے اپنا دست مبارک حاجی صاحب کے کندے پر رکھ کر جلال کے اندر فرمایا چوہدری تو یہ سمجھتا ہے کہ بس میں تیرے باطنی حالات سے واقف نہیں ہوں مگر میں تیری رگ رگ رونگھٹے رونگھٹے اور وال وال سے واقف ہوں ایک دفعہ تم کو کہا ہے کہ ٹھہر جا پھر بار بار اصرار کرنے کا مطلب کیا۔ حضرت قبلہ عالم نے یہ ارشاد فرما کر مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور اپنے ورد وظائف میں مشغول ہو گئے ادھر حاجی صاحب یہ مقدس اور پر جلال حکم سنتے ہی بے ہوش ہو گئے مغرب کی نماز تک ہوش نہ آیا پھر وہ عورت حاجی صاحب کو پیغام نکاح بھیجتی رہی مگر حاجی صاحب کو پھر اس کا کبھی دل میں بھی خیال نہ گذرا۔

از قلم حافظ محمد اعظم صاحب تحریر کیا ہے کہ ایک دفعہ حاجی نادر علی صاحب حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حاجی صاحب ایک اور بیوہ عورت سے نکاح کر چکے تھے حضرت قبلہ عالم نے حاجی صاحب کو ارشاد فرمایا دوست

marfat.com

عورت کا کہنا نہیں ماننا چاہیے اگر چہ وہ نماز کی ادائیگی کیلئے کیوں نہ کہے اگر وہ نماز پڑھنے کیلئے کہے تو دیر کر کے اپنی مرضی سے نماز ادا کریں۔ حاجی صاحب کا بیان ہے کہ مجھے اپنی دوسری بیوی ہر روز نماز کیلئے کہتی کہ آپ نماز پڑھنے کیوں نہیں جاتے جاؤ جلدی نماز پڑھ کر واپس آجانا میں حسب ارشاد مرشد عشاء کی نماز دیر سے ادا کرتا کچھ دنوں بعد پتہ چلا کہ جب میں نماز عشاء کیلئے مسجد میں جاتا ہوں تو میری بیوی گھر سے غلہ نکال کر اپنے پہلے خاوند کے بچوں کو دیتی ہے یہ دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ حضرت قبلہ عالم نے عورت کا کہنا نہ ماننے کا حکم کیوں ارشاد فرمایا ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ عورت کی اطاعت ندامت ہے۔ حضرت قبلہ عالم کے زمانہ میں آپ ایک عرس ۱۲ شعبان کو کرتے تھے اکثر مریدین شب برات کی رات گذار کر اپنے گھروں کو جایا کرتے تھے ایک دفعہ شب برات کی رات کو حضرت قبلہ عالم نے سب سنگیوں کو فرمایا کہ ہر شخص آج رات سو سو نفل ادا کر کے سو جائیں۔ میاں محمد عالم صاحب کلہ والے بھی موقعہ پر موجود تھے اُنہوں نے دو رکعت پڑھ کر تسبیح کے ساتھ ایک طرف دھاگا باندھا اپنی یاد دہانی کیلئے دوسری مرتبہ پھر نیت باندھ کر ایک رکعت ادا کی تو حضور قبلہ عالم کا پیغام ملا کہ حضور یاد فرما رہے ہیں۔ میاں محمد عالم صاحب نے اسی وقت سلام پھیر کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور کے سامنے گڑ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایک برتن میں رکھے ہوئے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا میاں صاحب کیا کر رہے تھے میاں صاحب نے عرض کی حضور نفل پڑھ رہا تھا۔ حضور نے پوچھا کتنی رکعات ادا کی ہیں میاں صاحب نے عرض کی حضور تین رکعات آپ نے پوچھا یہ کس طرح میاں صاحب نے عرض کی حضور تین رکعات ادا کر چکا تھا چوتھی شروع کی تو

marfat.com

حضور کا پیغام پہنچانے والے نے کہا حضور آپ کو یاد فرما رہے ہیں اسی وقت سلام پھیر کر حاضر خدمت ہو گیا ہوں حضور نے فرمایا بیٹھو ہم باہم بیٹھ کر گڑ کھاتے ہیں حسب الارشاد خدمتِ عالیہ میں بیٹھ کر گڑ کھانے لگا حضور اپنے فیوض و برکات اور اپنی گفتگو سے نوازتے رہے۔ یہاں تک کہ دوسرے ساتھی اپنے اپنے نوافل پورے کر کے آ پہنچے پھر سب کو حضور نے سو جانے کا ارشاد فرمایا صبح اُٹھتے ہی میں نے اپنی تسبیح کو دیکھا تو میری حیرانی کی انتہا نہ تھی کہ میرا باندھا ہوا دھاگہ دوسری جانب محراب کے ساتھ باندھا ہوا تھا میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قبلہ عالم کی مجلس اقدس کی برکت سے مجھے ایک سو نفل کا ثواب عطا فرما دیا ہے۔ اس کے پہلے حضور قبلہ عالم نے رات ہی کو ارشاد فرما دیا تھا کہ آپ کے نوافل ہو گئے ہیں۔ سبحان اللہ۔

از قلم حافظ محمد اعظم صاحب راجکہ محمد عالم صاحب کلہ والوں کا بیان ہے کہ جس صندوق مبارک میں حضرت قبلہ عالم مدفون ہیں اسے پلندری کے چند ساتھی بنوا کرلانے کیلئے روانہ ہوئے ہمارے گاؤں کے ایک آدمی نے کسی کو قتل کر دیا تھا اور اس کا کیس عدالت میں چل رہا تھا وہ خود جیل میں تھا ہماری روانگی سے قبل اس قاتل کی ماں چیختی چلاتی ہوئی میرے پاس آئی اور کہنے لگی آپ حضرت صاحب کے پاس جا رہے ہیں میرے بیٹے کے بری ہونے کیلئے حضرت قبلہ عالم سے دُعا کروانا جب ہم دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچے تو حضرت قبلہ عالم اس وقت آپ مسجد شریف میں تشریف فرما تھے ہمیں دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے میں نے اس مائی کی عرض کو حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا دوست جو بیگناہ مسلمان کو قتل کرتا ہے اس کو سزا ملنی چاہیے میں ایک درویش قسم کا آدمی ہوں میں اس کے لئے کیا

marfat.com

دعا کر سکتا ہوں۔ میں نے اسی وقت کھڑے ہو کر کھڑی شریف والے میاں محمد صاحب کے یہ شعر پڑھے۔

قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
ولیاں نوں رب طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے
جس جائی وچہ مشکل بندی ولی پہنچانون کھلیاں
ملن مراداں منگتیاں نوں ولیاں دے در ملیاں

ان شعروں کا سننا ہی تھا کہ بحرِ رحمت جوش میں آیا فرمایا قلم دوات لے آؤ۔ قلم دوات پیش کی گئی آپ نے دو تعویذ لکھ کر دیئے اور فرمایا یہ دونوں تعویذ جیل میں پہنچا دو ایک تعویذ پانی میں گھول کر پی جاوے دوسرا تعویذ اپنے پاس رکھے چنانچہ وہ تعویذ قاتل کو جیل میں پہنچا دیئے ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ پنجاڑہ بنگلہ جنگلات میں (پنجاڑہ کا بنگلہ آزاد پتن کے راستہ میں آتا ہے) ایک عظیم الشان کچہری لگی ہوئی ہے اس میں حضرت قبلہ عالم بھی تشریف فرما ہیں اور ایک اور ذی شان و حشمت ہستی منور چہرے والی جلوہ افروز محفل ہے۔ اس قاتل کو ہتھکڑیاں لگی ہوئی ہیں۔ قتل کیس کی مثل ان بزرگوں کے سامنے رکھی گئی جن کو میں پہچان نہ سکا حضرت قبلہ عالم نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا حضور اس قاتل کے بری ہونے کیلئے یہ شخص سفارش کرتا ہے۔ بزرگوں نے حضرت قبلہ عالم سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ اس مثل پر کیا لکھوں حضرت نے فرمایا کہ حضور آپ لکھیں کہ مقتول لکڑی کے شہتروں کے نیچے آ کر مر گیا ہے بزرگوں نے جونہی قلم لکھنے کیلئے اُٹھائی قاتل کی ہتھکڑیاں کھل گئیں۔ بیدار ہونے پر مجھے اس کے بری ہونے کا پورا یقین ہو گیا۔ دوسرے دن وہ

marfat.com

بری ہو کر گھر آ گیا۔ قاسم الحیدری نے خوب کہا ہے

اک نگاہ لطف اور ڈال دی سرکار نے　　ہیں بنا ڈالے میرے کام بھی سرکار نے

سنا ہے کہ علاقہ میر پور کنڈور کے میاں شاہ ولی صاحب بھی حضور کے خلفاء میں شمار ہوتے تھے میاں صاحب نے حضور کے حکم پر زلفیں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ میاں صاحب شاہ ولی نے تھوڑے عرصہ میں ریاضت اور محنت سے اور حضور کی نظر کرم سے کافی روحانی ترقی حاصل کی اور وہ بہت صاحب تاثیر تھے حضرت قبلہ عالم نے ان کے حالات پر نظر کرم رکھتے ہوئے اپنے علاقہ میں رشد و ہدایت اور دین کی طرف دوسرے لوگوں کو راغب کرنے کیلئے اجازت دے دی حضرت قبلہ عالم کی دُعا برکت اور نظر کرم کی بدولت ان کی ولائت کا ڈنکا بجنے لگا کافی تعداد میں لوگ ان کے دست پر بیعت ہوئے اور وہ اپنے علاقہ میں بہت مشہور ہوئے۔ شیطان کو ازلی ابدی شقاوت نے مردود اور ملعون بنایا تھا اسی طرح میاں شاہ ولی صاحب کو بھی آنَاَ خَیْر" مِّنْہُ کا نشہ طاری ہوا۔ خدا کی شان جب بندہ اپنی بدبختی سے تنزل کی طرف جانے لگتا ہے تو اس سے ہر کام خلاف شرع شریف سرزد ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ میاں شاہ ولی صاحب نے ایک دفعہ کچہری میں جا کر ایک جھوٹی شہادت دی جب حضرت قبلہ عالم کو اس بات کا علم ہوا میاں صاحب بھی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو حضور نے خوب ملامت کی اور فرمایا میں نے تجھے لوگوں کو صحیح راہ دکھانے اور اللہ اللہ سکھانے کیلئے روانہ کیا تھا نہ کہ تم کچہریوں میں جا کر خلاف شرع شہادتیں دیتے پھرو میاں کو بدبختی نے گھیرا ہوا تھا حضور کے اس ارشاد عالیہ پر صبر و تحمل نہ کر سکا بے ساختہ بول اُٹھے اگر یہاں پیر خانہ نہ ہوتا تو میں بھی دو ٹوک جواب دیتا کسی۔ نے کیا خوب کہا ہے

marfat.com

خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

اس کے بعد میاں شاہ ولی صاحب اپنے گھر واپس آ گئے باطنی حالات بتدریج تنزلی کی طرف گامزن ہو گئے میاں شاہ ولی صاحب نے حضرت قبلہ عالم کے ارشاد کے مطابق زلفیں رکھی ہوئی تھیں ان کے علاقہ میں ایک مولوی بدمذہب رہتا تھا ان کا نام میاں فتح علی جو بٹلی کے رہنے والے تھے۔ وہ میاں شاہ ولی کے حالات اور ترقی سے سخت پریشان تھا کیونکہ وہ مولوی اپنے آپ کو علاقہ کا بہت بڑا عالم فاضل جانتا تھا۔ اس مولوی کو ہر وقت سوجھی رہتی تھی کہ کس طرح میاں شاہ ولی کو پھسلا کر اپنے ساتھ شامل کر لیا جائے ایک دن میاں شاہ ولی ان کے ہاں چلا گیا مولوی بہت خوش ہوا کیونکہ وہ مولوی یہی چاہتا تھا کہ شکار ہاتھ آئے خلیفہ مجھے بزرگ اور عالم جانے تا کہ اسکے ذریعہ میرا نام بلند اور کام رائج ہو جاوے۔ مولوی نے پہلے زلفوں پر حملہ کیا مولوی نے ایک حدیث بیان کی جس کا ترجمہ یہ تھا کہ جنابت ہر بال کے نیچے ہے غسل کرنے والے کا اگر ایک بال سوکھا رہ جائے تو اس کا غسل کامل نہ ہوگا۔ جب یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے امیر المومنین نے اسد اللہ الغالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سنی تو آپ نے اپنی پیاری پیاری زلفیں کٹوا دیں یہ تقریر سننے کے بعد میاں شاہ ولی صاحب نے گھر آ کر زلفیں کٹوا دیں مولوی کے پاس جانے اور اس کا زہر اثر کرنے کے اثرات خلیفہ شاہ ولی میں رونما ہونے لگے۔ باطنی تصرفات ختم ہونے لگے۔ حضرت قبلہ عالم کی شمع روشن کی ہوئی ٹمٹمانے لگی آفتابِ فیض کی شعاعیں بحرِ ظلمات میں گمنام ہونے لگیں مہتاب ہدایت کے سامنے سیاہی قلب کے بادل چھا

marfat.com

کر راہ مستقیم سے دور ے جانے لگے۔ خلیفہ اوراَن پڑھ جاہل کے امتیازات اُٹھنے لگے معتقدین کے قلوب میں جذبہ نفرت اُبھرنے لگا اور وہ سینہ جس کو حضرت قبلہ عالم نے قلوب الناس کی کھیتوں کی سیرابی کیلئے پُر کیا تھا بے آب ہونے لگا میاں شاہ ولی کی باطنی پرواز جس وقت بند ہوئی تو ان کو کچھ تردد ہوا۔ ان کو بے ادب محروم مانداز فضل رب کا صحیح صحیح تجربہ ہوا تو ایک بار پھر تسکین قلبی کیلئے سفر رخت باندھا کئی ساقیانِ مئے ایمان کے پاس پہنچے مگر کسی در سے جام سعادت میسر نہ ہوا۔ جب ہر طرف سے مایوسی ہوئی کسی ایک نے بھی اپنا دست شفقت ان کے سر پر نہ پھیرا تب ہر طرف سے منہ پھیر کر میکدہ قبلہ عالم کی طرف دوڑا اور کمال عاجزی وانکساری سے معافی مانگی دربار عالیہ چچیاں میں ان دنوں حاجی بقا محمد صاحب کڑتی والے حاجی پیر صاحب کے نانا جان موجود تھے حاجی صاحب حضرت قبلہ عالم کے منظور نظر خلیفہ بھی تھے میاں شاہ ولی صاحب نے حاجی صاحب کو سفارشی مقرر کیا۔ حاجی صاحب نے حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں اس کی معافی کی التجاء کی حضرت نے بے حد نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہمیں ایسے آدمی کی ضرورت نہیں ہم نے اسے زلفیں رکھنے کو کہا تھا مگر اس نے بدمذہب مولوی کی باتیں سن کر زلفیں کٹوادیں اور ہمارے حکم کو پس پشت ڈالا حاجی صاحب نے عرض کی حضور آخر انسان سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ خدارا اسے معاف کردیں حضرت نے فرمایا تم اسے کہہ دو دوبارہ زلفیں رکھ لے جیسے جیسے زلفیں بڑھتی رہیں گی اس کے باطنی انوار ترقی کرتے جائیں گے لیکن شاید ہی وہ اس بات پر عمل کرے حاجی صاحب نے میاں شاہ ولی کو حضور کے ارشادات کی تفصیل بیان کردی لیکن میاں صاحب نے حاجی صاحب کو وہی جواب دیا جو شیطان نے حضرت موسیٰ

marfat.com

علیہ السلام کو دیا تھا۔

کہ میاں شاہ ولی نے کہا حضرت صاحب اور کوئی حکم کریں اس کو کرنے کیلئے تیار ہوں مگر زلفیں اب دوبارہ نہیں رکھوں گا۔ حضرت قبلہ عالم کے دربار سے پھر اس کو کچھ نہ ملا آخر اس کو ایک لقب مرنے کے پہلے مل چکا تھا جو مرنے تک قائم رہا یعنی میاں شاہ ولی کے بجائے بوڑا شاہ ولی کے نام سے مشہور ہو گیا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

دوسرا واقعہ اسی قسم کا تحریر کیا جاتا ہے

مولوی غلام محمد صاحب بھی میر پور کے علاقہ ڈڈیال موہڑہ کنیال میں قیام پذیر تھے حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض حاصل کیا حضرت قبلہ عالم کی نگاہ کرم تھوڑے عرصہ میں ہی اسباق طریقت سیکھ کر ان کے لطائف جاری ہو گئے۔ ایک دفعہ وہ موہڑہ شریف چلے گئے۔ ان کو سونا بنانے کا شوق تھا دو چار دن قیام کے بعد جب واپس حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو موہڑہ شریف والے بابا محمد قاسم صاحب کے متعلق کہا کہ حضور میں گیا سبحان اللہ وہاں کی کیا شان ہے میرے سارے لطائف بابا جی صاحب کی نظر کرم سے اللہ اللہ کرنے لگے پس حضرت قبلہ عالم کو یہ بات ناگوار گذری حضرت قبلہ عالم جب اپنے وظائف میں مشغول ہوئے تو حضرت قبلہ عالم باولی شریف والوں نے حکم فرمایا کہ غلام محمد کا فیض سلب کر لیں یہ مردودِ طریقت ہے آپ نے عرض کی حضور میں نے بڑی محنت کر کے ان کی پرواز بڑی اونچی کی ہے مگر آپ نے دوبارہ حکم دیا تب ان کا فیض سلب کر لیا گیا حضرت قبلہ عالم

marfat.com

ان سے سخت ناراض ہو گئے ان کے تمام تقربات کی فیض یابی رک گئی مولوی غلام محمد صاحب متعدد دوسرے مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حصول فیض کیلئے انتہائی کوشش کی لیکن دھوبی کا کتا نہ گھر نہ گھاٹ کا جگہ جگہ مولوی صاحب پھرتے رہے لیکن مقدر میں شقاوت لکھی ہوئی تھی کوئی نہ مٹا سکا صرف پیر مرشد کی نگاہ کرم ہی مٹا سکتی تھی راقم الحروف نے بھی ان سے سکول میں تیسری چوتھی جماعت میں عربی تعلیم حاصل کی تھی آخر وہ اسی حالت میں راہی ملک عدم ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کرامت

ایک دفعہ مسمی غلام قادر سکنہ کنڈور تحصیل نیو ڈیال والا نے مسمی نوازش علی کو کسی بنا پر یعنی خانگی ناراضگی کی بنا پر اپنی پگڑی اس کے گلے میں ڈال کر ختم کر دیا مقدمہ قتل اس کے خلاف درج ہو گیا کیس آخری مرحلہ میں داخل ہو گیا مدعا علیہ نے مدعی کے ساتھ صلح کرنے کی کوشش کی آخر یہ معاملہ حضور قبلہ عالم باباجی صاحب کے سامنے پیش کیا آپ نے دونوں فریقین میں مصالحت کی کوشش کی قاتل کے والدین نے حضور کے فرمان کے مطابق امین کر لی مگر مدعی کے والدین کسی بات پر رضامند نہیں ہو رہے تھے آخر آپ نے مجبور ہو کر فرمایا کہ اب میں مسجد میں جا رہا ہوں اور باہر سے کنڈی لگا دو اور حکم دیا کہ بغیر قاتل کے دوسرا کوئی آدمی یہ کنڈی مت کھولے خدا کی شان اس دن تاریخ فیصلہ تھی اور اس قاتل کو مجسٹریٹ نے بری کر دیا اور میر پور سے وہ قاتل بری ہو کر دربار عالیہ چچیاں شریف پہنچا اور اس نے خود اپنے ہاتھ سے مسجد شریف کی کنڈی کھولی تب آپ باہر تشریف لائے سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ اور مقبولان بارگاہ کو کتنے تصرفات عنائت فرمائے ہوئے ہیں۔

marfat.com

بزبانی مولوی عبدالرشید صاحب ولد میاں محمد عالم صاحب کلہ والے

اپنے والد صاحب کی زبانی بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ایک ہندو میرپور کا رہنے والا دربار عالیہ چچیاں شریف حضرت قبلہ بابا جی صاحب خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا سنگیوں سے دریافت کیا کہ میں بزرگوں کے پاس آیا ہوں کہاں ملیں گے۔ سنگیوں نے کہا آپ ہندو ہیں ملاقات مشکل ہوگی ہندو نے کہا بزرگوں کے پاس جا کر میری عرض تو کرو جب حضور باباجی صاحب کو عرض پیش کی گئی تو حضور نے اس ہندو کو اپنے پاس بلالیا آپ نے ارشاد فرمایا کیسے آنا ہوا۔ اس ہندو نے کہا حضرت میں ایک غریب آدمی ہوں کوئی ذریعہ معاش نہیں دوسرے نمبر پر ہمارے ہندو کسی دوسرے ہندو کی مدد نہیں کرتے نمبر تین ہندو کسی سے مانگ بھی نہیں سکتا مسلمانوں میں یہ چیز نہیں ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں اور مانگنے پر ان کو کچھ مل بھی جاتا ہے حضور نے ارشاد فرمایا آپ ایسا کریں کہ ہر ماہ پر اپنی استطاعت کے مطابق کچھ غلہ وغیرہ کسی نیک مسلمان آدمی کو دیکر کہنا کہ گیارہویں شریف کی نیاز پکا کر میرے حق میں دُعا کریں خداوند تعالیٰ میری غریبی دور کردے کچھ عرصہ بعد اس کی حالت بہت بہتر ہوگئی وہ پھر حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اب اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ جن بزرگوں کی میں نیاز یعنی گیارہویں شریف۔ دیتا ہوں ان کی ملاقات اگر ہو جاوے تو اور بڑی خوشی ہوگی حضور باباجی صاحب کے پاس پیغام بھیجا تو آپ نے اس کو بلا کر دریافت کیا کیا بات ہے ہندو نے کہا حضرت اب میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ گیارہویں والی سرکار کی مجھے ملاقات ہو جاوے جن کے طفیل میری غریبی دور ہوئی ہے اس نے یہ کہا کہ حضرت میں پہلی دفعہ جب

marfat.com

حاضر ہوا اتنا عرصہ ہو گیا آپ کے حکم کے مطابق میں اسی طرح عمل کرتا رہا آپ کی دعا کے صدقہ اب میری حالت بہت ہندوؤں سے اچھی ہے اور کچھ سے نرم ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ یہ عمل کرو تو آپ کو گیارہویں شریف والے کی زیارت ہو گی اس نے حضرت صاحب کے فرمانے کے مطابق عمل کیا ایک رات اس کو جناب غوث الاعظم کی زیارت ہوئی تو آپ نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا پھر اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر دلاسہ دیا۔ دوسرے دن وہ ہندو پھر تیسری مرتبہ حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رات کا خواب بیان کیا اور اس کے بعد وہ ہندو چلا گیا نا معلوم وہ پھر آپ کے پاس آتا رہا یا نہیں ہندو کے جانے کے بعد کچھ سنگی جو دربار شریف موجود تھے کہنے لگے دیکھو یارو ہندو حضرت قبلہ عالم کے پاس آیا اس کی مالی حالت بھی بہتر ہو گئی اور جناب غوث الاعظم کی زیارت بھی ہوئی ہم جہاں تھے وہیں کے وہیں ہیں ان میں سے کچھ سنگیوں نے کہا ہر ایک آدمی کا نصیب ہے تم لوگوں کو اعتراض کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سنگیوں کی آپس کی باتیں حضرت قبلہ عالم کے پاس پہنچیں تو آپ نے ان سنگیوں کو بلا کر دریافت فرمایا کیا آپ لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہو۔ اعتراض کرنے والے سنگیوں نے کہا کہ حضرت وہ ہندو تھا آپ نے اس پر شفقت فرمائی حضرت قبلہ عالم نے ارشاد گرامی فرمایا کہ اس ہندو کو یہ شوق پیدا ہوا کہ سرکار غوث الاعظم کی زیارت ہو اور وہ میرے پاس آیا تم میں سے کسی نے ہم کو کہا کہ ہمیں غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اور یا رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہو سنگیوں نے کہا نہیں حضور تو آپ نے فرمایا یہ شور کیوں کرتے ہو۔ جب تمہیں طلب نہیں تو جس حال میں ہو وہ ٹھیک ہے اس ہندو کی طلب تھی کہ جناب غوث الاعظم کی زیارت ہو اللہ تعالیٰ

marfat.com

نے اس کی مراد پوری کر دی سبحان اللہ کیا شان قلندری ہے جس طرف اُٹھ گئیں دم میں دم آ گیا۔

بزبانی مولوی عبدالرشید صاحب ولد میاں محمد عالم صاحب کلہ والے

اپنے والد صاحب کی زبان سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم نے مجھے فاتحہ شریف کا وظیفہ نماز عشاء کے بعد پڑھنے کا حکم دیا ہوا تھا میں اس کو باقاعدگی سے ادا کرتا تھا خدا کی قدرت ایک دن مجھے نیند کا ایسا غلبہ ہوا کہ آنکھ نہیں کھلتی تھی میں نے تسبیح پر جو شمار کرتا تھا ایک دفعہ پڑھ کر ایک دانہ آگے کرتا تھا پھر میں نے ایک دفعہ پڑھ کر دو دانے آگے کرنے شروع کر دیئے حتی کہ میں دانے بڑھاتا گیا پھر تسبیح ایک طرف سے پکڑ کر دانے دوسرے طرف لے جانے لگا۔ اس طرح میں نے وہ وظیفہ پورا کیا مگر قلبی تسکین نہ ہوئی اسی حالت میں میں پھر سو گیا رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے مکان کے جانب شمال کی طرف سراں والا نکہ مشہور ہے اور بڑا پہاڑ ہے اس کی بلندی سے تین آدمی ایک درخت جس کو پہاڑی زبان میں تنگ کہتے ہیں یہ درخت گھنا چھتری نما اور بہت اونچا ہوتا ہے بمعہ جڑ اور شاخ اکھیڑ کر سروں پر اُٹھائے ہماری طرف اوپر ہوا میں جانب جنوب جا رہے ہیں جب میں نے دیکھا تو میں اس شوق میں کہ یہ اتنا بڑا درخت تین آدمی کس طرح اُٹھا کر لے جا رہے ہیں۔ ان کی اُٹھانے کی پوزیشن یہ تھی ایک شخص جڑ کی طرف دوسرا تنے کے درمیان اور تیسرا شاخوں کے ساتھ اُٹھائے ہوئے معلوم ہوتے تھے جب میں قریب دیکھنے کیلئے اس بلندی پر پہنچا تو ہوا میں اُڑ کر معلوم ہوا کہ وہ درخت ان کے سروں کے اوپر سر اور درخت کے درمیان خلاء تھا اور زیادہ تعجب ہوا پھر جب میں ان

marfat.com

کے ساتھ شامل ہوا تو اُنہوں نے وہ درخت ہمارے گھر کے جنوب میں ایک بلند پہاڑ جس کا نام گانڈے ناڑ کہتے ہیں۔اس پر اُتار دیا تین آدمی اپنی اپنی جگہ پر درخت کے ساتھ بیٹھ گئے۔ میں جب پہلے شخص جو جڑ کی طرف تھا دریافت کرنے کی غرض سے اس کے پاس پہنچا اور پوچھا تم کون لوگ ہو یہ درخت کس طرح اُٹھایا ہوا تھا پہلے شخص نے درمیان والے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اشارہ کیا درمیان والے سے پوچھو جب اس کے پاس پہنچا تو اس نے اسی طرح اشارہ کیا آگے والے سے پوچھو جب شاخ والے کے پاس پہنچا تو اس نے جڑ والے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو میں پریشان ہو کر کھڑا ہو گیا کہ عجیب راز ہے کوئی منہ سے نہیں بولتا اب کس سے پوچھوں اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک طرف سے خوبصورت پلنگ بچھا ہوا ہے اس پر حضرت قبلہ عالم رونق افروز ہیں میں فوراً حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس معاملہ کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے ارشاد گرامی فرمایا کہ آپ نے جورات کو سوتے وقت فاتحہ شریف نیند کے غلبہ میں ادھوری اور تیز پڑھی تھی اس کی آپ کو تسکین نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین قلبی کی خاطر فاتحہ شریف کے موکلوں کو اور فاتحہ شریف کو درخت کی شکل میں پیش کیا تا کہ آپ کی قلبی تسکین ہو جاوے۔ جب حضور قبلہ عالم نے یہ ارشاد فرمایا تو میں خوشی میں ان موکلوں اور فاتحہ شریف کی طرف متوجہ ہوا تو وہ چاروں غائب تھے جب حضور کی طرف متوجہ ہوا تو آپ بھی وہاں سے تشریف لے جا چکے تھے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی بعد میں میرا ذاتی خیال تھا کہ دربار شریف چل کر خواب بیان کرونگا۔ کچھ دنوں بعد میں حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں نے اپنا خواب بیان کرنا شروع کیا ہی تھا

marfat.com

کہ آپ نے ارشاد گرامی فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تسکین قلب کی خاطر فاتحہ شریف بمعہ موکلوں کے آپ کے پاس بھیجا جس کے بعد میری دلی تسکین ہوگئی۔

ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم کہیں تشریف لیجارہے تھے راستے میں کہیں ایک مجذوب سائیں نور محمد بیٹھے ہوئے تھے باباجی صاحب نے مجذوب سائیں نور محمد کو اسلام علیکم کہا تو سائیں صاحب نے جواباً کہا کہ آپ کو مجھ سے پہلے سلام لینے والا کوئی نہیں ملا کہ آپ مجھے اسلام علیکم کہتے ہیں باباجی صاحب مجذوب کی غیر شرع بات سن کر جوش میں آگئے فرمایا مجذوب کے سالے ٹھہر میں تمہیں درست کرتا ہوں مسلمان بھائی کو تو اسلام علیکم کہنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے تو اسلام سن کر اس کا تمسخر اُڑاتا ہے حضرت باباجی صاحب کی یہ بات سن کر شیخ مجذوب اپنا بوریہ بستر اُٹھا کر دوڑ پڑے اور حضرت باباجی صاحب بھی لاٹھی لیکر ان کے پیچھے لگ گئے یعنی ان کا تعاقب کیا اس دوران شیخ مجذوب نے ایک گھر کے اندر گھس کر اندر سے دروازہ بند کر لیا ان کے خروج کے انتظار میں حضرت باباجی صاحب صحن میں چارپائی لیکر بیٹھ گئے لوگوں کو پتہ چلا کہ شیخ مجذوب یہاں آئے ہوئے ہیں لوگ جمع ہونے لگے اور شیخ مجذوب کو باہر نکلنے کو کہا مجذوب صاحب نے حضرت جی کی طرف اشارہ کر کے کہا مجھے ان سے ڈر لگتا ہے ان کے ہوتے ہوئے میں باہر نہیں نکل سکتا یہ اس قسم کے زہریلے ناگ ہیں کہ ان کا ڈسا ہوا آدمی بچتا نہیں اور نہ ہی اس پر کسی قسم کا منتر اثر کرتا ہے یعنی شیخ مجذوب نے یہ اعتراف کیا کہ حضرت صاحب اس قدر باکمال ہیں کہ ان کے در سے جو دھتکارا گیا اس کے لئے کسی کی شفارش نہیں چل سکے گی۔ شیخ مجذوب بھی بڑے باکمال شخصیت کے مالک تھے ڈھنگروٹ شریف میں ان کا قیام تھا سائیں صاحب نور محمد مجذوب

marfat.com

اپنے زمانہ کی بے مثال ہستی تھے جیسا کہ ان کی کرامت سے پتہ چلتا ہے مگر وہ بھی حضرت قبلہ عالم کی ولائت کی تصدیق کرتے ہیں۔ جب حضرت قبلہ عالم کو وہاں بیٹھے ہوئے چند نیاز منداحباب نے دیکھا تو حاضر خدمت ہو کر آپ کو اپنے ہمراہ لے گئے۔ اس کے بعد جب سائیں مجذوب کو تسلی ہوئی تب باہر نکلے۔

وما علینا الا البلاغ

marfat.com

حصہ دوم

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت

ولادت باسعادت قبلہ حضرت جی صاحب غوث زمان سلطان العارفین مجدد دین قبلہ حضرت محمد صادق صاحب کی بشارت حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ قاضی محمد سلطان عالم صاحب نے ۱۹۲۱ء اپریل جون میں صوفی باصفاء فوجدار خان صاحب کو اس طرح فرمائی کہ فوجدار خان ہمارے ہاں ایک مہمان آنے والے ہیں۔ ان کا نام محمد صادق ہوگا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پناہ رحمتوں سے نوازہ ہوگا یہ بات راقم الحروف کو بابا باصفا فوجدار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً بہ نفس نفیس ۱۹۳۵ء کے دوران سنائی۔ بابا صاحب کہتے ہیں جب میں نے قبلہ عالم سے آپکی ذات کیلئے یہ بات سنی تو میں حیران و پریشان اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قبلہ عالم کو فناء اور بقاء کا مقام عطا کیا ہوا تھا راقم نے قبلہ عالم حضرت قاضی صاحب محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں وہ واقعات تحریر کیے ہیں جو بابا صاحب فوجدار خان صاحب نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔ بابا صاحب نے فرمایا میں پریشان اس لئے ہوا وہ بزرگ اتنی بڑی ولایت کے مالک ہوں گے۔ جن کی تعریف حضرت قبلہ عالم فرما رہے ہیں میں ان کی زیارت کس طرح کرسکوں گا۔ اسی وقت میں نے حضرت قبلہ عالم سے عرض کی کہ حضور میں ان بزرگوں کی زیارت کرسکوں گا۔ تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فوجدار خان کئی دفعہ ملاقات کرو گے دربار عالیہ چھچیاں شریف کے چند دن قیام کے بعد میں اپنی نوکری پر چلا گیا۔ چھ ماہ بعد جب ہمیں یہ اطلاع ملی کہ حضرت قبلہ عالم کے ہاں آپ کے فرزند دنیا میں تشریف لائے تو شوق زیارت اور

marfat.com

مبارکبادی کی غرض سے دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچا تو جب نماز عصر سے فراغت ہوئی تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فوجدار خان جن بزرگوں کا ہم نے تمہارے ساتھ آنے کا ذکر کیا تھا وہ مہمان ہمارے گھر آ چکے ہیں چلو تم کو ان کی زیارت کرائیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبلہ مائی صاحبہ کے کمرہ سے آپ کو اُٹھا کر باہر لائے تو آپ نے فرمایا فوجدار خان ہمارے مہمان یہ ہیں۔ تو میں اس چاند جیسے مکھڑے والے قبلہ حضرت جی صاحب کے دیدار سے مشرف ہوا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو اپنی قدرت کاملہ سے آنے والے حالات سے مطلع کر دیتا ہے آپکی ولادت باسعادت ۲۵ دسمبر ۱۹۲۱ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۱ پوہ ۱۹۷۸ بکرمی بروز اتوار ہوئی۔ حضور قبلہ حضرت جی صاحب کی ذات گرامی کسی کے تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کا وجود اس دور حاضر میں بے مثل خزانہ رحمت منبع جود و سخا۔ بے سہاروں کا سہارا۔ راہ حق سے بھٹکے ہوئے انسانوں کیلئے وسیلہ مغفرت آپکی ذات باصفات کی تعریف سے یہ ناقص عقل عاجز ہے کیا کیا تحریر کروں دردر کے ٹھکرائے ہوئے انسان یہاں آتے ہیں تو پھر اسی در کے ہو کر دامن گوہر سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ نہ انہیں کسی ولی اللہ کی ضرورت نہ کسی پیر کی مریدی کی ضرورت رہتی ہے پریشان حال دنیا والوں کے ستائے ہوئے آتے ہیں تو سکون قلب اور دین و دنیا کی دولت سے مالا مال و مسرور ہو کر جاتے ہیں۔ آپ کی نگاہ جس پر پڑھ جائے یا ایک بار آپ کی مجلس میں حاضر ہو گیا پانچ وقت کا نمازی بن جاتا ہے۔ جاہل دروازے پر صدق دل سے آجائے تو حافظ و عالم و حاجی بن کر جاتا ہے۔ آپ کا خُلق عظیم سب کیلئے یکساں، آپکا جلال سب پر حاوی، آپکی عاجزی سب پر عیاں، آپکا عمل درس

marfat.com

شریعت اتباع سنت رسول اللہ ﷺ، آپکی مجلس غوطہ رحمت خداوندی، آپ کی محبت سرفرازی دو جہاں، آپ کا طرزِ عمل سلف صالحین کی یاد تازہ کرتی ہے۔ تجدید دین کی خاطر دن رات آپ کی قربانی بے مثل و بے مثال ہے دینی مدارس اور تعمیر مساجد قریہ قریہ گلی گلی کوچہ کوچہ نورِ حق کی جلوہ گری ہے خدمت خلق میں بھی پیش پیش ہر انسان فخر اور سکونِ قلب محسوس کرتا ہے۔ آپ کے زیر نظر حافظ صاحبان اور حافظہ حاجی صاحبان کی تعداد کا شمار از حد مشکل اور کٹھن مرحلہ ہے۔ دن رات نئی نئی مساجد اور درس کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت تک آپ کی ذاتی مساجد جن میں آپ نے جزوی یا پوری تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ (۱۲۱) میرے علم میں آئی ہیں اور ۱۹۷ درس جو آپکی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ تعداد زیادہ بھی ہو سکتی ہے مگر جتنی میری معلومات ہے اس کے مطابق تحریر کر رہا ہوں آگے چل کر تفصیل سے تحریر کرونگا تاکہ قاری کو سہولت ہو جاوے۔ کہ کس کس مقام پر مسجد اور درس ہیں۔ مولا کریم سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دربار شاہی کی ہمیشہ سلطنت لازوال قائم رکھے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تا قیامت قائم و دائم رکھے اور آپ کے زیر سایہ ہمارا خاتمہ بالخیر سب کا ہو امین ثم امین بجاہِ نبیک الکریم ﷺ۔

آپ کی ابتدائی تعلیم عربی اور اردو

جب آپ نے ہوش سنبھالا تو پہلے قاعدہ عربیہ اور بعد میں قرآن پاک حضرت قبلہ عالم سے شروع کر کے ناظرہ ختم کیا تو اس کے بعد اُردو تعلیم کیلئے لدڑ سکول میں داخل کرایا گیا اس سکول میں صرف ایک استاد صاحب نواب دین کس گھماں کے رہنے والے بچوں کو تعلیم دیتے تھے وہاں پر آپ نے چوتھی جماعت تک چار سال میں

marfat.com

تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد آپ نے پانچویں اور چھٹی جماعت کی تعلیم میر پور کے ایک ہائی سکول نزد کچہری میں حاصل کر کے سکول کو خیر باد کہہ دیا۔اللہ کی شان اسی اثناء میں قبلہ عالم نے ایک خواب دیکھا آپ کے چچازاد بھائی قاضی محمد عالم جو آپ کی موجودگی میں فوت ہو چکے تھے ایک کالے رنگ کی گاڑی میں تشریف لائے اور عرض کی بھائی میں آپ کو لینے آیا ہوں۔جب آپ بیدار ہوئے تو کچھ وقفہ کے بعد آپ بعارضہ بخار میں مبتلا ہوئے جب آپ زیادہ علیل ہوئے تو چند غلامان جو موجود تھے قبلہ حضرت جی صاحب کو آپ کی خدمت میں پیش کر کے عرض کی حضور صاحبزادہ صاحب کیلئے کیا حکم ہے کس کے پاس سپرد کریں۔حضرت قبلہ عالم نے آخری وقت ارشاد فرمایا میں ان کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔اِن کیلئے اللہ کافی حامی وناصر ہے۔
حضرت قبلہ عالم کی تاریخ وفات 9 مئی 1934ء مطابق ۲۳ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ۲۷ بیساکھ ۱۹۸۹ بکرم بروز بدھ بوقت درمیان ظہر وعصر وصال فرمایا۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔آپ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد آپ قبلہ حضرت جی صاحب نے درسی و دینی علم کی طرف توجہ فرمائی آپ موہڑہ اگرو جو پرانے سیاکھ سے جانب مشرق ایک میل پر واقع تھا ایک قابل استاد اور مشہور حکیم کے پاس درسی کتب کی خاطر بٹھایا گیا آپ نے حکیم میاں محمد صاحب سے ابتدائی تعلیم فارسی کی شروع کی ہوئی تھی۔آپ کی رہائش ایک صادق الیقین غلام محمد حسین عرف سائیں مندو جیور کے گھر تھی جو حضور قبلہ عالم کے سنگیوں میں سے تھے۔صرف سبق کے وقت آپ حکیم میاں محمد صاحب کے گھر تشریف لے جاتے سبق سے فارغ ہو کر واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آتے اسی دوران جب آپ حضرت قبلہ مائی صاحبہ کی بہ ظاہر نظروں سے اُوجھل رہتے تھے یہ دلی

marfat.com

خواہش پیدا ہوئی کہ میرا نورِ نظر لختِ جگر میرے قریب رہ کر درسی و دینی تعلیم حاصل کریں تب آپ کو موہڑہ اگرو سے بلا کر اس وقت کے جیّد عالم مولوی محمد عبداللہ صاحب لڈر والوں کے پاس بٹھایا۔صبح کے وقت آپ لِڈر شریف تشریف لے جاتے دن کو وہاں قیام فرماتے شام سے قبل گھر چچیاں میں تشریف لاتے۔ لڈر شریف چچیاں شریف سے جانب شمال ایک میل کے فاصلہ پر تھا آپ نے اپنے استاد مکرم سے گلستان سعدی، بوستان کنز قدوری و دیگر کتب کے علاوہ ترجمہ قرآن کی تعلیم بھی حاصل کی۔آپ کے استاد مکرم جیّد عالمِ دین ہونے کے علاوہ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت باولی شریف والوں کے دست گرفتہ تھے۔قبلہ حضرت جی صاحب کی عمر 13 سال تھی جب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے رخصت ہوئے۔دربار عالیہ کا نظام قدرت کی طرف سے چل رہا تھا مگر وہ حالات نہ رہے۔ جو حضرت قبلہ عالم کی موجودگی کے تھے۔ کچھ آپ کے خام عقیدت والے سنگی یہ سوچنے لگے کہ اب صاحبزادہ صاحب صغرسنی میں ہماری تربیت کیسے کریں گے جبکہ آپ خود سلوک کی راہ میں ہیں۔دوسرے دروازوں کا رخ کیا مگر جو راسخ العقیدہ تھے اُنہوں نے اسی در پر سر تسلیم خم رکھا اور حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی اور حضرت جی صاحب سے رشتہ عقیدت جوڑے رکھا اور اپنی اپنی حاضریاں بدستور قائم رکھیں۔ان صاحبان میں راقم الحروف کے والد محترم والدہ محترمہ اور ایک بھائی نور عالم بھی شامل تھے حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی بڑے دل گردہ کے مالک تھے۔ اُنہوں نے ثابت قدم رہ کر آپ کی اور چار صاحبزادیوں کی نگرانی دیکھ بھال پرورش جاری رکھی حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی کی ثابت قدمی نے یہ رنگ لایا جو اس گلشن نقشبندیہ میں دوبارہ بہار آئی اور پھول کھلنے شروع

marfat.com

ہوئے جو سب کے سامنے اظہر من الشمس ہے۔

آپ کی بیعت اور خلافت

قبلہ حضرت جی صاحب کو بیعت اور خلافت دونوں کی سعادت قبلہ عالم سے نصیب ہوئی آپ نے اپنی نانی صاحبہ کی وساطت سے حضرت قبلہ عالم سے عرض کی۔ اس صغر سنی میں نیاز مندی کا جو اظہار آپ نے فرمایا الفاظ اس کی منظر کشی سے عاجز ہیں وہ قبلہ حضرت جی صاحب کی زبان مبارک سے ہی سننے کے قابل ہیں۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

بیعت کے ساتھ ہی راہ طریقت کے اسباق و معمولات جاری و ساری ہو گئے۔ قبلہ عالم کے وصال مبارک تک آپ کی تربیت اور فیضان سے وہ سب کچھ حاصل ہو گیا تھا جو اس راہ کے سالکوں کو ضروری ہے البتہ کچھ اسباق و معمولات کے سلسلہ میں قبلہ عالم کے خلیفہ صوفی فوجدار خان صاحب کی طرف رجوع کیا قبلہ ماموں فضل الٰہی المعروف ماموں صاحب جی نے بھی کچھ اسباق صوفی صاحب سے حاصل کیے۔

ایک دفعہ قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب آپ کے مرشد خانہ پر حاضر ہوئے تو قبلہ بابا جی صاحب باولی شریف والوں کی زوجہ مطہرہ رحمۃ اللہ علیہا نے مشائخ والوں کا کلاہ تبرک بذریعہ صوبیدار فضل الٰہی صاحب سر مبارک پر رکھوا کر بلندی درجات و فیضان کی دُعا فرمائی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو نسبی اور روحانی وراثت کے فیضان کا منبع بنایا۔ اسی دوران بابا

marfat.com

فوجدار خان صاحب نے آپ کو ۱۴۱ دن اعتکاف کرنے کا ارشاد فرمایا۔ آپ نے اصحاب رڈہ کے قریب سائیں محمد حسین صاحب جو باباجی صاحب کے خلفاء میں شمار ہوتے کے گھر اہتمام کیا اور آپ معتکف ہو گئے۔ دورانِ اعتکاف آپ کو تکلیف ہوتی تھی تو آپ نے ایک خط بابا صاحب فوجدار خان کو تحریر کیا تو آپ نے کیا جواب دیا واللہ اعلم۔ مگر وہ خط ایک دفعہ راقم الحروف کی نظر سے گذرا تو بندہ نے قبلہ حضرت جی صاحب سے عرض کیا کہ حضور وہ تکلیف آپ کو کس طرح ہوتی تھی تو آپ نے تبسم فرما کر ارشاد گرامی فرمایا تم کو بھی معلوم ہو جائے گی کہ کس طرح تکلیف ہوتی ہے یہ بات آگے چل کر لکھوں گا۔ ناگہانی چیز کا دکھانا آپ ہمہ تن یادالٰہی میں مشغول ہو گئے اور ساتھ ساتھ قبروں کا دورہ بھی شروع ہو گیا۔ آج ایک جگہ اور کل دوسری جگہ بہر حال یہ دور تقریباً ۱۹۸۰ء تک جاری رہا اس دوران آپ کے بیشمار واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ آپ ابتدائی دور میں زمین کی ہل بائی بھی کرتے رہے اور اپنے وقت پر اسباق بھی پورے کرتے رہے۔ سنگیوں کے ہاں آتے جاتے رہتے مجلس پاک جب ہوتی تو مختصر سنگیوں کی خیریت دریافت فرما کر زیادہ تر سنگیوں کی تربیت سلف صالحین کے حالات بزرگانِ دین کے تذکرے اور دینی مسائل پر گفتگو فرماتے۔ دنیاوی گفتگو بہت کم فرماتے۔ آپ کی تربیت کا یہ اثر ہوا کہ آہستہ آہستہ آپ کے سنگیوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہونا شروع ہوا۔ آج آپ کے سنگیوں کی تعداد ہزاروں سے بڑھ گئی ہے۔ آپ نے بڑوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کے بچوں کو دینی تعلیم کی طرف راغب کیا باہر کی درسگاہوں میں اور مدرسوں میں بچوں کو قرآن پاک ناظرہ وحفظ و درسی کتب کیلئے روانہ کرتے رہے ساتھ ساتھ آپ نے مسجدوں کی تعمیر کا کام ابتدائی

marfat.com

مرحلہ سے شروع کیا جب کوئی بچہ حفظ اور درسی کتب سے فارغ ہوتا تو اس کو اپنی مسجدوں میں استاد مقرر کر کے مزید تعلیم دوسرے بچوں کو دلانا شروع کرتے رہے جو بھی آپ نے مسجد تعمیر کرائی اس میں درس بھی مقرر کرتے رہے تاکہ مسجد کی آبادی پنجگانہ نماز با جماعت اور درس کا اوقات مقرر کر کے استاد کو تمام امور پر عمل کی بھی تاکید فرماتے اور نگرانی بھی کرتے کہ کوئی استاد غفلت تو نہیں برت رہا اگر کسی استاد نے غفلت کی تو اس پر سختی آجاتی تھی۔ ہر استاد کو ایک مسجد میں دو یا تین سال رہ کر پھر دوسری جگہ منتقل کر دیا جاتا تاکہ کوئی استاد ایک جگہ رہ کر اپنا اثر رسوخ محلّہ میں پیدا نہ کرے اور اپنے فرائض میں کوتاہی کرنا شروع کر دے۔ وقت پر چھوٹے بچوں کو نیند سے جگا کر سبق یاد کرانا استاد کی ذمہ داری میں شامل تھا۔ ابتداء میں بچے گھروں سے روٹی مانگ کر لاتے مگر اب اللہ کے فضل سے مقامی بچوں کے علاوہ باہر کے بچوں کو روٹی درس کی طرف سے مل رہی ہے۔ شاذونادر ہی کوئی درس ہوگا جہاں بچے باہر سے روٹیاں لے آتے ہوں ہر سال آپ کے پاس باہر کے لوگ رمضان شریف کیلئے نمازِ تراویح میں قرآن پاک سننے کیلئے حافظ صاحبان کی طلبی کیلئے حاضر ہوتے ہیں کہ حضور ہمیں حافظ صاحب کی ضرورت ہے۔ آپ ان کا نام مقام درج کر لیتے ہیں ماہ شعبان کے آخری جمعہ کے دن تمام حافظ صاحبان کا نام لیکر مسجد اور مقام بتلایا جاتا ہے یہ ڈیوٹی اکثر پروفیسر حاجی اکبر داد صاحب، قاضی محمد رفیق صاحب سرانجام دیتے ہیں۔ اب حاجی صاحبان کی نگرانی کیلئے ہر سال حج بیت اللہ جاتے ہیں۔ مختصر خاکہ حافظ صاحبان کا چند سال کا پیش کیا جاتا ہے قارئین اکرام خود اندازہ لگالیں گے کہ ہر سال آپ کی نگرانی میں جو حافظ صاحبان باہر جاتے ان کی تعداد اور

marfat.com

اضافہ کس قدر ہو رہا ہے۔ ۱۹۸۹ء میں رمضان شریف میں باہر مسجدوں میں جانے کی تعداد آپ کی نگرانی میں حافظ صاحبان کی ۳۲۰ تعداد تھی۔ اس کے بعد ۱۹۹۰ء میں حافظ صاحبان کی تعداد ۳۶۷ تھی۔ اس کے بعد ۱۹۹۱ء میں حافظ صاحبان کی تعداد ۴۰۴ تھی اور اس کے بعد ۱۹۹۲ء میں حافظ صاحبان کی تعداد ۴۵۵ تک پہنچ گئی ۱۹۹۱ء کے رمضان المبارک سے لے کر آج تک دربارِ عالیہ اگھار شریف دربار پر ہر روز بلاناغہ ایک حافظ صاحب قرآن سنانے والے اور ایک سامع سوا سپارہ تلاوت چار رکعات نماز نفل میں دو بجے سے شروع کر کے ختم کرتے ہیں۔ جب یہ حافظ صاحب قرآن پاک ختم کرتے ہیں تو دوسرے حافظ صاحب کو بلایا جاتا ہے تاکہ نئے حافظ صاحبان کی منزل پختہ ہوتی رہے یہ سلسلہ کب ختم ہوگا واللہ اعلم۔ کبھی کبھی صحت اچھی ہو تو آپ بھی اکثر اوقات قرآن سننے میں تشریف لاتے ہیں۔ کس احسن طریقہ سے نئے حافظ صاحبان کی اصلاح آپ فرما رہے ہیں ۱۹۹۳ء میں حافظ صاحبان کی تعداد ۴۹۱ تھی اور ۱۹۹۴ء کی تعداد ۵۸۰ کم و بیش تھی۔ قارئین کرام آپ اندازہ لگالیں کہ حافظ صاحبان کی تعداد ہر سال میں کس قدر اضافہ ہو رہا ہے۔ آپ دین کی خدمت اور اس کی پیروی کرنے میں کس قدر آپ کی کوششیں جاری ہیں۔ انشاء اللہ اگلے صفات میں بتدریج ہر سال حافظ صاحبان کی بڑھتی ہوئی تعداد تحریر کی جائیگی۔ آپ نے قرآن پاک سننے کا سلسلہ دربار شریف سے بند کر کے صبح کی نماز فرض میں دونوں رکعت میں قرآن پاک سن رہے اور آپ بہ نفس نفیس صبح کی نماز میں قرآن پاک سننے میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ تقریباً تین سال سے متواتر شروع ہے واللہ اعلم یہ سلسلہ کب تک جاری و ساری رہے گا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارکہ ۸۲ سال ہے باوجود

marfat.com

ضعیفی آپ صائم النہار اور قائم الیل ہیں۔ ایک دفعہ ہم لوگ چھجلہ علاقہ مہنڈر بمقام بسونی میں مقیم تھے رات کو ایسے سوئے کہ ہم میں سے سوائے قبلہ حضرت صاحب کے کوئی نمازِ تہجد نہ پڑھ سکا۔ صبح کی نماز کے بعد صرف ایک ایک کپ چائے پلا کر ایک پہاڑی کے اوپر دوڑانا شروع کیا یاد نہیں کتنے چکر لگائے پھر سارا دن بھوکا رکھا پھر شام کا کھانا کھایا۔ اس دن کے بعد پھر ہماری نمازِ تہجد میں بہت کم سستی ہوئی۔

آپ کی شادی مبارکہ

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ارادت رکھنے والی ایک مائی صاحبہ بوہڑ گاؤں اور ہل گاؤں وہاں سنیارے یعنی زیور بنانے والے رہتے تھے۔ دینہ شہر سے جانب شمال رہتی تھی اور وہ مائی صاحبہ کا نام شرفاں بی بی تھا اکثر دربار شریف حضور کی خدمت میں کئی کئی دن رہتے تھے۔ ایک دفعہ مائی صاحبہ نے قبلہ حضرت جی صاحب کی منگنی کرنے کی دُھن میں گھر سے ایک زنانہ اچھا سوٹ بنا کر دربار شریف لے آئیں کیونکہ مائی صاحبہ قبلہ حضرت جی صاحب سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ غلاماں بھی تھیں۔ مائی صاحبہ نے وہ جوڑہ سلا ہوا لیکر حضرت قبلہ عالم کے پاس جا کر عرض کی حضور یہ جوڑا میں اس لئے سلا کر لائی ہوں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی منگنی کا جوڑا ان کے ہونے والی بیوی کو اپنے ہاتھوں پہناؤں۔ آپ نے فرمایا بہن شرفاں بی بی یہ جوڑا کہاں پہناؤ گی تو مائی صاحبہ نے بھر ملا کہا حضور آپ کی بھتیجی آمنہ بی بی دختر قاضی محمد عالم کو پہناؤں گی حضور نے فرمایا بہن آپ کی مرضی کوشش کر کے دیکھ لیں۔ مائی صاحبہ شرفاں بی بی کپڑے لیکر قاضی صاحب محمد عالم کے گھر چلی گئی اور جا کر مطالبہ کیا قاضی محمد عالم صاحب بالکل خاموش بیٹھے رہے مگر مائی صاحبہ نے اِدھر اُدھر کی

marfat.com

باتیں کر کے اِنکار کر دیا۔ تو مائی صاحبہ شرفاں بی بی کو دلی صدمہ ہوا اور کپڑے لیکر واپس آ گئیں تو مائی صاحبہ نے حضرت قبلہ عالم سے عرض کی حضور اُنہوں نے جواب دے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا جس طرح اللہ کی رضاء پھر مائی صاحبہ نے عرض کی حضور اب میری ایک التجا ہے اس کو آپ پوری کریں وہ یہ کہ میں کپڑے جو سلائی کر کے لائی ہوں اِن کو منگنی کر کے کپڑے پہنا کر دم لونگی۔ اس لئے آپ میری پوتیاں نواسیاں موجود ہیں جو آپ پسند فرمانویں میں حاضر ہوں آپ قبول فرما کر یہ کپڑے پہنا دیں تب جا کر مجھے دلی سکون ہوگا۔ اس دن دربار عالیہ پر حاجی مولوی بقا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاجی پیر صاحب کے نانا جان موجود تھے۔ قبلہ مائی صاحبہ جی نے فرمایا حاجی صاحب سے اس سلسلہ میں بات کرو تو جب حاجی صاحب سے اس بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میری دو بچیاں ہیں بڑی بچی کی منگنی ہو چکی ہے البتہ چھوٹی بچی کی منگنی یا زبان کہیں نہیں دی۔ وہ حاضر ہے اگر حضور قبول فرمانویں تو۔ حضور قبلہ عالم نے اس بات کو منظور فرمایا۔ حاجی صاحب بمبئی کسی کام کی غرض سے جا رہے تھے تو آپ نے اسی وقت ایک خط لکھ کر گھر والوں کیلئے دیا کہ یہ مائی صاحبہ شرفاں بی بی اور دوسرے صاحب منگنی کی غرض سے تشریف لا رہے ہیں۔ جس طرح کہیں اسی طرح کیا جاوے۔ پھر مائی صاحبہ شرفاں بی بی بھی نے ساتھ جا کر قبلہ حضرت جی صاحب کی منگنی کی اور اپنے ہاتھ سے ہمشیرہ صاحبہ، والدہ ماجدہ حاجی پیر صاحب کو کپڑے پہنا کر دم لیا اور آپ کی شادی مبارک حضرت قبلہ عالم کے وصال کے چند سال بعد ہوئی۔ تقریب شادی عین منشاء شریعت اور خاندانی روایات کے مطابق سرانجام پائی۔

marfat.com

آپ کی اولاد

آپ کی شادی کے چند سال بعد آپ کے ہاں پہلے صاحبزادہ صاحب جن کا اسم مبارک سلطان محمود رکھا گیا نے جنم لیا۔ اور پانچ روز زندہ رہ کر اللہ کو پیارے ہوئے راقم الحروف جب دربار عالیہ چچیاں شریف پہنچا ملاقات کے بعد آپ نے صاحبزادہ سلطان محمود کی قبر مبارک دکھا کر ارشاد گرامی فرمایا۔ کہ بچہ کی پیدائش کے بعد ہم قضاءِ حاجت کیلئے جب یہاں سے گزرے تو اس جگہ کو دیکھنے لگے اسی وقت دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر بچہ کی وفات ہوگئی تو اس جگہ اس کو دفن کیا جائیگا۔ آخر پانچویں دن وہ وقت بھی آ گیا کہ بچہ کی قدرتی طور پر وفات ہوگئی اور صاحبزادہ سلطان محمود کو اسی جگہ دفن کیا گیا۔ اِن کے بعد دوسرے صاحبزادہ پیدا ہونے سے قبل ہی وفات پا کر پیدا ہوئے۔ اس کے بعد قبلہ حضرت جی صاحب نے کالا دیو ضلع جہلم اپنا ایک رہائشی مکان تعمیر فرمایا آپ کے ہاں یکے بعد دو صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ جناب کلثوم بی بی والدہ محترمہ حسنات احمد، جناب خدیجہ بیگم والدہ محترمہ محمد طاہر الاسلام۔ اِن کے بعد ایک اور صاحبزادہ صاحب محمد زبیر تولد ہوئے مگر آپ بھی بائیس روز زندہ رہ کر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ بعد میں ایک اور صاحبزادہ کالا دیو شریف میں تولد ہوئے جنکا اسم گرامی محمد عبدالواحد تجویز کیا گیا۔ صوفی محمد سعید مرحوم ولد صوبیدار سلطان محمد مرحوم کالا دیو والے دربار عالیہ چچیاں شریف خبر لیکر قبلہ حضرت مائی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشخبری سنائی۔ راقم الحروف بھی حضرت قبلہ مائی صاحبہ کی خدمت دربار عالیہ چچیاں شریف پہنچا تا کہ اگر کوئی پیغام قبلہ حضرت مائی صاحبہ کا ہو تو وہ قبلہ حضرت جی صاحب کو پہنچایا جائے تو یہ خوشخبری صاحبزادہ محمد

marfat.com

عبدالواحد صاحب کی لیکر بمقام پنیالی قبلہ حضرت جی صاحب کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی اس وقت اِن کے پاس اُستاد حاجی محمد حسن صاحب رجور والے موجود تھے صاحبزادہ محمد عبدالواحد صاحب کی تاریخ پیدائش پیش خدمت ہے۔ ۴ ستمبر ۱۹۵۷ء مطابق ۹ صفر ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۰ بھادوں ۲۰۱۴ بکرم بروز بدھ بوقت صبح۔ آگے چل کر آپ کی دوسری شادی کا احوال قارئین اکرام کو پیش کیا جائیگا۔ آپ کی زندگی کئی مراحل سے عبارت ہے بچپن میں آپ کو گھڑ سواری کا از حد شوق تھا ایک دفعہ آپ نے ذکر فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم کی موجودگی میں ہم نے گھوڑی کھولی اور مکان کے جانب مغرب ایک برساتی نالہ میں لے جا کر سوار ہو کر گھوڑی کو دوڑانا شروع کیا اور جانب جنوب جا رہے تھے اچانک گھوڑی اور ہم اس نالہ میں گر گئے اور ہمارے پیٹ میں چوٹ آئی۔ ہمارا سانس بمشکل چل رہا تھا سانس لینا بہت دشوار پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے اور جب گھوڑی کو دیکھا تو وہ بھی ہمارے پاس کھڑی تھی جب تھوڑی صحت بحال ہوئی تو اُٹھ کر گھوڑی کی لگام پکڑ کر گھر کی جانب چل پڑے گھر پہنچ کر گھوڑی کو اس کے مقام پر باندھ کر چارپائی پر لیٹ گئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ میرپور سکول جا رہے تھے کہ آگے آگے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اور چند رفقاء آپ کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ آپ کے ساتھ گھوڑی بھی تھی۔ آپس میں باتیں ہو رہی تھیں۔ آپ کو میرپور کچھ کام تھا یعنی تاریخ کچہری میں تھی قبلہ حضرت جی صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت قبلہ عالم پیدل چل رہے ہیں گھوڑی بھی ساتھ ہے آپ نے حضرت قبلہ عالم کو فرمایا کہ ہمیں دیر ہو گئی ہے ہم گھوڑی لے کر جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا لے جاؤ اور صوفی محمد زمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ دینہ مہتہ والے

marfat.com

سائیں ظہور احمد صاحب کے والد بھی آپ کے ساتھ تھے ان کو فرمایا کہ ان کو سکول چھوڑ کر فلاں جگہ گھوڑی لے آنا قبلہ حضرت جی صاحب اسی وقت گھوڑی پر سوار ہو کر چل پڑھے تھوڑی دور جا کر جب قبلہ حضرت جی صاحب حضرت قبلہ عالم کی بظاہر نظروں سے اوجھل ہوئے تو صوفی محمد زمان صاحب کو بھی، گھوڑی پر بٹھا کر گھوڑی کو دوڑانا شروع کر دیا۔ میر پور کے قریب جانب شمال مغرب ایک برساتی نالہ کھڈ گذرتا تھا جب برساتی نالے کے وسط میں جہاں پانی معمولی گذر رہا تھا پہنچے تو گھوڑی چار پاؤں سمیت ریت میں دھنس گئی اور ساتھ ہی گر گئی صوفی محمد زمان صاحب اور قبلہ حضرت جی صاحب بھی گرے آپ کے کپڑے بھیگ گئے اور کتابیں بھی تھوڑی دور گریں بعد میں جناب قبلہ عالم بمعہ اپنے رفقاء وہاں پہنچے کسی صاحب نے کہا حضور صاحبزادہ صاحب شاید گر گئے ہیں آپ نے کوئی توجہ نہ کی اور نہ آپ کھڑے ہوئے آپ میر پور کی طرف چلے گئے۔ جبکہ حضرت جی صاحب تھوڑی دیر کھڑے رہ کر یعنی اپنی کتابیں وغیرہ سنبھال کر واپس گھر تشریف لے آئے اور صوفی محمد زمان صاحب گھوڑی لیکر آپ کے پاس چلے گئے۔ ایک دفعہ قبلہ حضرت جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں بچپن سے ہی گھڑ سواری کا بہت شوق تھا اور تعمیرات مسجد کا آپ نے جابر سے جابر گھوڑی پر سواری کی اور تعمیرات کا اب پتہ چلتا ہے کہ جو مسجدیں آپ تعمیر کرا چکے ہیں ہر مسجد کا نقشہ الگ تھلگ ہے۔ ایک مسجد دوسری مسجد سے مختلف ساخت پر تعمیر ہو رہی ہے۔ سبحان اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ ملکا عطا کیا ہوا ہے بڑے بڑے کاریگر اس چیز کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

marfat.com

آپکا نور فراست سے حالات معلوم کرنا

راقم الحروف کو آپ نے ۱۹۴۱ء کے ماہ اپریل میں دربار عالیہ چھچیاں شریف طلب کیا اور حکم دیا کہ علاقہ چکوال کے جانب جنوب ایک گاؤں سدوال میں کچھ دن اللہ اللہ کرو مسجد میں قیام کرنا یا ملحقہ حجرہ میں۔ چند ضروری ہدایات بھی دیں کچھ مولوی صاحبان کے حالات بیان فرمائے اور روزہ ۲۴ گھنٹہ کا لگاتار رکھنے کا حکم فرمایا یعنی افطاری کے وقت کھانے پینے کی ہدایت تھی سحری نہیں کرنی تھی زیادہ باتیں کرنے سے بھی گریز کرنا فرمایا جب وہاں پہنچا تو حافظ غلام حسین صاحب بڑے خلیق پرہیزگار بزرگ موجود تھے اُنہوں نے میری آمد کی وجہ پوچھی تو میں نے ان کو بتلایا کہ یہاں آپ کی مسجد شریف میں کچھ عرصہ قیام کرنے کی خاطر یہاں آیا ہوں اُنہوں نے کہا بسم اللہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ یہاں چند دن قیام کریں گے۔ میرے کھانے کا بندوبست بھی اُنہوں نے کیا۔ جب مجھے دو تین ماہ ہو گئے موسم گرما عروج پر تھا تو رات کو مجھے جس وقت پانی کی طلب ہوتی پانی نوش کرلیا کرتا۔ حافظ غلام حسین صاحب کے چچازاد بھائی حافظ محمد ضیاء الدین اکثر میرے پاس عشاء کی نماز کے بعد بیٹھ جاتے اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے کرتے دس گیارہ بجے رات کے ہو جاتے پھر میں اپنی ڈیوٹی پوری کرنے پر لگ جاتا رات کو جاگنا پڑھتا تھا کیونکہ میری حالت معتکف والی تھی تو میں نے قبلہ حضرت جی صاحب کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں مجھے سردردی کی شکایت تھی حالانکہ مذکورہ بالا دونوں باتیں میں نے آپ کو تحریر نہیں کی تھیں۔ جس کے جواب میں قبلہ حضرت جی صاحب نے بذ واپسی جواب جو تحریر فرمایا وہ قارئین کرام کے لئے حرف بہ حرف تحریر کر رہا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

اس وقت آپ کی نور بصیرت کا یہ حال تھا اب آپ کا مقام کتنا بلند ہوگا۔

marfat.com

مکتوب اوّل

بروز جمعة المبارك

محبّ رفیق برادر طریقت جی دائم ظلکم

السلام علیکم ورحمة اللہ۔اس جگہ خیریت ہے۔آپ کی خیریت بدرگاہ ایزد نیک مطلوب القلوب ہے۔خط ملا احوال سے اگاہی ہوئی۔تعویذ مطلوبہ ارسال ہے۔ کسی چیز میں چسپاں کر کے گلے میں ڈالیں باقی سورہ فاتحہ شریف جو صبح سنت کے بعد ۴۱ دفعہ پڑھتے ہو وہ کسی وقت دم کر کے پی لیویں چاہے روزہ افطار کے وقت چاہے سحر کے وقت۔اور ہمت نہ ہاریں درود شریف کوشش کے ساتھ پورا کریں اور پانی نوش کرنے سے قدرے پرہیز کریں۔ذکر شریف کی کوشش کریں ختمات شریف بھی خاص قلبی توجہ کے ساتھ پڑھیں۔مولا کریم رحم کریگا۔

گفتگو بغیر مطلب فضول ہے۔اس بات کا آپ کو بار بار تاکید کیا گیا تھا لیکن آپ نے مکمل طور عمل نہیں کیا۔آپ اپنے مقصد کو مدِنظر رکھ کر مولا کریم کی یاد میں مشغول ہویں۔کہ کوئی دم بھی غفلت سے نہ گذرے۔عمل جو ہو بے ریا ہو۔پیشوائی تصور ہر وقت آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہیے۔روضہ اقدس پر میرے لئے بھی التجاء کریں۔آپ کے گھر ہر قسم کی خریت ہے مولوی محمد زمان، بابا صاحب، فقیر محمد ہردو، میاں فضل الٰہی سب سے السلام علیکم۔

مائی صاحبہ سے دُعا سلام قبول ہووے۔حافظ صاحبانوں کو اسلام علیکم عرض کریں، حافظ صاحب ضیاء الدین صاحب کو اسلام علیکم قبول ہووے۔خط تحریر کریں تو انکا احوال ضرور تحریر کریں تاکید ہے مہدی خاں کا احوال تحریر کریں۔کہ قصیدہ شریف

marfat.com

شروع کیا ہے یا کہ نہیں۔ تاکید ہے۔ موت کو ہر وقت حاضر جاننا چاہے دنیا فانی چیز ہے جو شخص دنیا میں نامزد ہونا چاہتا ہے۔ وہ آخرت کا لطف نہیں اُٹھا سکتا۔ چاہے کہ ہمہ تن خدا کی محبت میں محو ہو جاوے تا کہ سب کی محبت سے غافل اور خدا قدوس کی محبت میں شامل ہوئے حضرت خاقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

پس از سی سال محقق شد زایں معنی با خاقانی

کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملکے سلیمانی

حقیقت میں درویش تو بادشاہوں کے مقابلہ میں بدر جہا بہتر ہیں۔ لیکن اصل چیز ہو مصنوعی نہ ہو۔ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سلطنت چھوڑ کر درویشی اختیار کی غور کی بات ہے کوئی راز ہی ہے۔ جو کہ بادشاہی کو پس پشت کر کے درویشی اختیار کی۔ نفس و شیطان بھی انسان کے مخالف ہیں لیکن جو اصلی خدا کے ہو جائیں۔ اُن پر اِن کی سلطنت نہیں ہو سکتی۔ شیطان نے کہا تھا کہ میں بھی آدمی کے سانس نکلنے تک ساتھ رہوں گا۔ خداوند کریم نے اپنی عزت کے قسم کھائی مرنے تک بھی اگر کوئی توبہ کرے گا میں اس کی توبہ قبول کرلوں گا۔ لیکن انسان خدا کے دروازے حاضر ہو جاوے خداوند کریم آپ کو اس عاجز کو سنت نبوی ﷺ کی پیروی نصیب کرے اور خاتمہ بالخیر با ایمان کر کے خاندان نقشبندیہ مجددیہ میں داخل فرمائے طفیل مجدد علیہ الرحمۃ و آقا نامدار سرور کائنات ﷺ کے وسیلہ سے مہربانی فرمائے آمین ثم آمین۔

قرآن شریف کے متعلق ضرور تحریر فرماویں کہ کونسا سپارہ شروع ہے اور درود شریف شروع کئے ہوئے کتنے دن گذر گے ہیں۔ اپنی قلبی حالات سے ضرور آگاہ فرماویں تاکید ہے والسلام

راقم الحروف بید الفقیر محمد صادق چچیاں شریف

یہ خط مبارک ۲ اگست ۱۹۴۱ء میں آپ نے مجھے سدوال علاقہ چکوال میں تحریر فرمایا تھا اب میں تمام مکتوبات شریف جو وقتاً فوقتاً آپ نے مجھے مختلف مقامات پر تحریر فرمائے ہیں۔ وہ قارئین اکرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ملاحظہ فرمالیں۔ یہ مکتوبات شریف ضمناً پہلے تحریر کیا آپ کی نور بصیرت کے حوالہ سے تحریر کیا گیا ہے اس کے پہلے جو مکتوبہ ہیں وہ بھی تحریر کر رہا ہوں۔ اگر کوئی کتاب تصوف کی حافظ صاحب سے ملے تو ضرور بشرطِ فرصت مطالعہ کریں تاکید ہے مکتوبات شریف یا جواہر علویہ۔ یا مقاصد السالکین نہایت اعلیٰ کتاب ہے۔ ان کتابوں سے اگر کوئی دستیاب ہو سکے تو ضرور مطالعہ کریں۔ اگر اور کوئی بزرگان سلف کے حالات ہوں تو ضرور مطالعہ کریں۔ یا حالات مشائخ مجددیہ تصنیف جناب للہ شریف والوں کی ہے اگر ملے تو ضرور دیکھیں کہ کس طرح بزرگان سلف نے اپنی زندگیاں بسر کی ہیں اور کیا کیا دنیا میں کیا۔ اور کس طرح مجاہدے کئے اور مشاہدے ہوئے والسلام۔

مکتوب شریف دوسرا

برادر طریقت فیض عالم جی سلمہ الرحمٰن

از جانب بید الفقیر محمد صادق۔ وعلیکم اسلام علیکم۔ والسلام علیکم رحمۃ اللہ علیہ بندہ تادم خیریت ہے۔ آپ کی خیریت کا ہمیشہ نیک انتظار ہوں۔ عنایت نامہ موصول ہوا۔ حالات سے آگاہی ہوئی خانقاہ عالی جو شمال کی طرف ہے اس پر تلاوت قرآن مجید شروع کریں۔ اور دل کو مطمئن رکھیں تاکہ دائمی ملکہ حاصل ہو جائے خوب حوصلہ افزائی سے کام کریں باقی ہر قسم کی خیریت ہے۔ اپنی خیریت کا پورا مکمل حالات سے آگاہی کی جاوے۔ اور اس روسیاہ کیلئے بھی بارگاہ عالی میں التجاء کریں کہ اپنے نیک

marfat.com

بندوں میں شمار کرے اپنے تمام خیالات دنیاوی دور کر کے اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوویں تا کہ قلبی صفائی حاصل ہو جاوے جو شخص یہ چاہے کہ مجھے دنیا میں کوئی جانے۔ وہ آخرت کا مزہ نہیں اُٹھا سکتا۔ جو عبادت مجاہدہ کرے خالص للہ کرے جس میں دوئی کا دخل نہ ہو حافظ صاحبانوں کو السلام علیکم عرض کریں بابا صاحب فقیر محمد دان ستار محمد و شیر باز سب سے اسلام قبول ہو۔

خط پہلا مجھے سدوال ملا تھا کیونکہ آپ نے ایک خانقاہ پر مجھے تلاوت کرنے کو فرمایا تھا۔ اشارۃً فرمایا تھا مگر جب میں سدوال پہنچا تو وہاں پر تین اطراف مشرق شمال اور مغرب بزرگوں کے مزارات تھے بندہ نے بذریعہ خط آپ کی خدمت میں عرض کیا جسکا جواب مذکورہ بالا آپ نے دیا۔ یہ خط اپریل مئی ۱۹۴۱ء کا ہے۔

الراقم الحروف درویش محمد صادق

مکتوب شریف تیسرا

برادر طریقت فیض عالم جی سلمہ الرحمٰن

از جانب حقیر درویش محمد صادق سے اسلام علیکم بندہ بخریت ہے اُمید ہے کہ آپ بھی بخریت ہونگے اشتیاق نامہ موصول ہوا۔ احوال کلی سے آگاہی ہوئی روضہ شریف کا چنائی کا کام ختم ہے اب پلستر کا کام شروع ہے انشاءاللہ عنقریب ہی ختم ہو جائے گا۔ مسجد شریف بھی انشاء الہ العزیز جلد تیار ہو جائیگی۔ کام شروع ہے مستری صاحب محمد ابراہیم جو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کڑتی والوں کی مسجد کا کام کیا تھا وہ ہی یہاں ہیں۔ دو مستری ان کے ساتھ اس جگہ کے ہیں اور دو مستری اسی جگہ کے مسجد شریف کا کام کرتے ہیں۔ باقی ہر قسم سے خیریت ہے آپ کے گھر بھی ہر قسم خیریت ہے گا ہے

marfat.com

گا ہے اپنی خیریت کا پتہ تحریر کردیا کریں اگر دن کو زیادہ پیاس کی شدت ہو تو سحر کے وقت دو چار گھونٹ پانی نوش کرلیویں روٹی کھانے سے قبل ایک دفعہ الحمد شریف تین دفعہ آیت الکرسی شریف تین دفعہ چار قل پڑھ کر ایک دفعہ مندرجہ ذیل دُعا پڑھ کر پھونک دیویں اور روٹی تناول کریں دُعا مذکورہ یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. لاَ حَوْلاَ وَ لاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِى الْعَظِيْمِ. وَصَلّٰى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔

قبلہ حضرت کوڑتی والے تشریف لائے ان کی جانب سے السلام علیکم مائی صاحبہ راضی خوشی ہیں مولوی صاحب محمد زمان وفقیر محمد دان و دیگر سنگیاں سے اسلام علیکم حافظ صاحب جی کو میری جانب سے السلام علیکم عرض کریں۔

الراقم الحروف درویش محمد صادق از چیچیاں

مکتوب شریف چوتھا

محبّ بے ریا با صدق وصفا سلامت باشد

السلام علیکم۔نوازش نامہ آپ کا وصول ہوا احوال سے اگاہی ہوئی ابھی زمین فروخت نہیں ہوئی۔صرف حصہ داران نے اپنی چارجوئی کی ہے کہ مذکورہ زمین کا فروخت کرنے کا حق ان زمینداروں کا نہ تھا جنہوں نے میرے والد بزرگوار کو مذکورہ زمین بیع نامہ کردیا تھا۔دیکھئے کیا ہوتا ہے۔آپ کے برادر نور عالم کی مقدمہ والی مثل انتقال کراکر سب جج کے پاس لے گئے ہیں۔اب شہادت ان سے دوبارہ لیں گے پھر ان کی جانب سے صفائی کی شہادت ہوگی۔مکان کا فیصلہ منصف نے کیا ہے۔اب اپیل سب جج یا شیشم (یعنی شیشن جج) کے آگے ہوگی ابھی دائر نہیں ہوئی۔بابا صاحب

marfat.com

کو اب صحت ہے۔ قابلِ کاروفتار نہیں ہمشیرہ صاحبہ بھی صحت یاب ہیں۔ کام وغیرہ سب ہو گیا ہے مولوی صاحب بھی اب آ گئے ہیں۔ سائیں محمد اشرف بھی مقیم ہیں۔ عنقریب گھر جانے والے ہیں۔ سائیں صاحب وحیات علی و مولوی صاحب سے اسلام علیکم قبول ہوئے۔ بابا صاحب فقیر محمد پہاڑی اب سخت بیمار ہیں۔ ان کو آج ڈاکٹر کے پاس لے جانے کا خیال ہے۔ حافظ صاحبان کو اسلام علیکم عرض کر دیویں۔

صوفی فیض عالم و ہر دو فقیر محمد مولوی صاحب سے اسلام علیکم قبول ہو جاوے

فدوی محمد صادق از چچیاں

خط میں دیر اس واسطے ہو گئی ہے کہ باولی شریف سے واپس آ کر تحریر کیا گیا ہے۔ یہ خط بھی ۱۸ نومبر ۱۹۴۱ء کا ہے یہ بھی سدوال میں تحریر فرمایا تھا۔

مکتوب شریف پانچواں

مکرمی صوفی صاحب سلمہ اللہ حبہٗ وشوقہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ خیریت نامہ موصول ہو کر کاشف حالات وافیہ ہوا۔ الحمد للہ عدیم الفرصتی میں منزل کی توقف ہی کریں تجوید تفسیر ہی میں کوشش کریں چھوٹی عزیزاں بمعہ والدہ کالا دیو بابو صاحب کے ہاں بغرض تعلیم مقیم ہیں اور گا ہے گا ہے اور احباب خبر گیری کیلئے جاتے رہتے ہیں اس لئے خیال تھا کہ کوئی مکان علیحدہ رہائش کیلئے بنوایا جائے تا کہ ان کو دِقت نہ ہو وہ تو نہیں کہتے مگر اپنا خیال ہے۔ دو شہتیر اور ۵ ے عدد بالے یہاں سے بھیجے گئے ہیں اور دیگر عمارت کا نہ تو کام شروع ہے اور نہ ہی جگہ کی مکمل تجویز کی گئی ہے۔ کہ کونسی جگہ مکان ہوگا۔ یہ سب چیزیں زیر تجویز ہیں وہ تو اپنی حویلی میں جگہ دیتے ہیں اور زمین بھی کہتے ہیں کہ ؛نالو دیکھئے کیا ہوتا ہے ابھی

marfat.com

کچھ بھی نہیں صرف تجویز ہی ہے جو کہ تحریر ہے دیگر ہر قسم سے خیریت ہے عزیزم محبوب قدرے علیل ہی رہتا ہے بابا صاحب بعارضہ ضیق النفس اور بخار سے معذور رہتے ہیں۔ مشتاق جہلم بند کے سلسلہ میں ملازم ہو گیا ہے بابو صاحب کے ہاں رہائش ہے اور 90 روپے ماہوار تنخواہ پر ولیداد گھر چلا گیا ہے پرائیویٹ بی۔ اے کی تیاری کر رہا ہے۔

رزاق ٹیسٹ میں رہ جانے کے سبب سے گھر ہی گیا ہوا ہے حنیف مقیم ہے ماموں صاحب ان دنوں پہاڑی علاقہ میں گئے ہوئے ہیں۔ صوفی محمد حسن صاحب کی شادی ہو گئی ہے۔ فقیر کل پرسوں ہی واپس آیا ہے۔ پنیام والا مقدمہ شروع ہی ہے آپ کو غالباً خبریں پہنچتی ہی ہوں گی۔ صحن کے آگے جو کہ جگہ خریدی گئی تھی دیوار بنائی گئی ہے اور وہاں بھرائی کا کام پچھلے دنوں شروع رہا تقریباً سائنلہ کوٹلی چمیڑی ہر جگہ کے احباب آتے رہے ہیں۔ اور بخریت ہیں سائیں محمد اشرف تو وہیں رہے ہیں بابا گلاب صاحب دیگر احباب طریقت محمد زمان و جملہ سنگیاں طریقت سے سلام مسنون صوفی صاحب جندروٹوی بیمار ہی شنید ہے افیون کا استعمال کرتے ہیں تو قدرے افاقہ ان کو ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ نشہ کے طور پر ان کو قدرے آرام ہوتا ہوگا۔ لیکن بیماری کا ان کو کوئی افاقہ نہیں خدا کی رضا سنگیوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ والسلام حال پرسان احباب باغ علی و سرور خان سب کو سلام مسنون فقیر محمد صادق چچھوی۔

marfat.com

مکتوب شریف چھٹا

مکرمی صوفی صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ حج کے متعلق معلومات ہوئے اور دیگر حالات سے واقفیت حاصل ہوئی الحمد للہ فقیر تیسری رمضان المبارک سے لیکر آج ۲۷ رمضان المبارک ہے کالا دیو میں ہی مقیم ہے اور یہاں حافظ صاحبدین قرآن مجید سنا رہے تھے اور گذشتہ شب کو انہوں نے ختم کر دیا ہے اور غالباً انشاء اللہ عید کے بعد غریب خانہ پر جاؤں گا۔ آج کچھ چند یوم ہوئے ہیں آپ کے والد صاحب آئے تھے اور تعویذ لیکر اسی دن ہی واپس چلے گئے تھے کیونکہ ولایت قدرے علیل تھی اور آپ کے ہاں خدا عزوجل نے فرزند عطا کیا ہے مولا کریم درازی عمر عطا کرے اور سعید بنائے امین ثم امین۔ دیگر ہر قسم سے خریت ہے کالا دیو میں ابھی تک کام وغیرہ شروع نہیں کیا۔ خیال تو ہے کہ پہلے کوئی مسجد شریف تیار کی جائے والعلم عند اللہ۔ اور صوفی صاحب آئے ہوئے تھے بیمار ہی ہیں اور صوفی حیات علی کے ہمراہ سیالکوٹ روانہ کیا گیا ہے اور عبد العزیز کے پاس زیر علاج ہیں خدا رحم ہی کرے کمزور ہو گئے ہیں اور افیون کے عادی ہو چکے ہیں ایک اور افسوناک خبر ہے کہ مولوی فضل احمد صاحب کھیوڑے والے تقدیر الٰہی سے رمضان شریف سے کچھ یوم قبل فوت ہو گئے ہیں تحریری خبر ہے کہ پاکپتن مولوی صاحب دفن کئے گئے ہیں نامعلوم وہاں ہی فوت ہوئے ہیں یا یہاں سے لے گئے ہیں۔ واللہ اعلم اس جگہ کے ارباب طریقت مشتاق احمد بابو محمد رفیق صاحب صوفی حیات علی سب سے السلام علیکم فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق چیچوی۔

حال کالا دیو ۲۷ رمضان المبارک بروز بدھ

تاریخ وفات مولوی فضل احمد کھیوڑہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۶ء

marfat.com

مکتوب شریف ساتواں

صوفی صاحب زاداللہ تعالیٰ حبہ' وشوقہ'

السلام علیکم بوجہ عدیم الفرصتی جواب نہ دے سکا ختم شریف قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی برکت سے گذشتہ سالوں سے بہتر ہوا ہے۔ مقررین کے علاوہ مولانا محمد عمر صاحب اچھروی نے بھی تین گھنٹہ رات کو بیان فرمایا اور مفتی صاحب لائلپوری ۲۷ تاریخ صبح درس دیا مجمع آگے کی نسبت زیادہ تھا اور انشاء اللہ بخیر و خوبی کام ہوا۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جن احبابوں کی حاضری نہ تھی ان کی کمی ضرور تھی کیونکہ اپنی اپنی جگہیں ہوتی ہیں حضرت صوفی صاحب جندروٹوی بدستور سابق بیمار ہی ہیں بلکہ زیادہ علیل ہیں حالات نازک بنے جاتے ہیں خدا تعالیٰ مہربانی فرمانویں فقیر بھی نہ جا سکا کیونکہ کالا دیو مسجد شریف کی بنیادوں کا کام شروع ہے حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی کے دست مبارک سے۔

مکتوب شریف آٹھواں

صوفی صاحب سلم ابکم القوی

بجاہ حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ وسلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ خیریت نامہ موصول ہو کر کاشف حالات وافیہ ہوا الحمد للہ احبابوں نے یاد فرمایا فقیر مشکور و ممنون ہے۔ اوقات خمسہ پابندی صلوٰۃ اور دیگر اوراد حسبِ معمول جاری رکھیں صحت فرصت غنیمت جا کر وقت کی قدر کریں زندگی کا بھروسہ نہیں فقیر ان دنوں اگھار درس میں مقیم ہے۔ جہلم والی مسجد شریف کا کام عشرہ ڈیڑھ عشرہ سے شروع ہے۔ حاجی محمد اشرف صاحب دیگر احباب کام کرانے کیلئے گئے

marfat.com

ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے فی الحال سائنلہ والی مسجد کا کام شروع نہیں ہوا عنقریب شروع ہو جائیگا۔ دیگر ہر قسم سے خیریت ہے۔

فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق چچوی حال درس تعلیم القرآن اگہار۔

مکتوب شریف نواں

مکرمی صوفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ واپسی نامہ موصول ہو کر کاشف حالات واقیہ ہوا۔ الحمد للہ صوفی حبیب اللہ سائیں محمد اشرف صاحب وغیرہ کے کارڈ آچکے ہیں۔ کہ ۲۳ تاریخ کراچی پہنچ جانویں مذکورہ بالا تاریخ پر حاجی کیمپ میں ان کی تلاش کریں اور ملاقات بھی کریں اور سلام و پیغام لیویں حافظ فروز الدین واپس آ گیا تھا۔ اب ایک خط محمد خان کے نام بھی ولی داد نے روانہ کیا ہے اور آپ کو بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ دونوں آپس میں مشورہ کر کے کسی آفس کے کلرک یا اور کوئی شخص جو کہ آفس کے آفیسر سے واقفیت رکھتا ہو میل جول کر کے کوشش کریں کہ چوہدری نادر علی کا کام ہو جاوے۔ حیلہ ہے ورنہ رضائے مولا ہمہ اولیٰ اگلے سال سہی اگر زندگی ہو تو۔ اگر کسی قسم کی اُمید لگے تو فوراً اطلاع دیویں تاکہ صوفی حبیب اللہ کے ہمراہ ان کو بھی بھیج دیا جائے۔ دیگر نام کے بابت تاخیر اس وجہ سے ہوئی آج کل کے دور میں نام گھر والوں نے تجویز کئے ہوتے ہیں اور اکثر پسند بھی نہیں کرتے میرا خیال تھا جو نام آپ کی ہمشیراں یا دیگر گھر والے مقرر کریں گے اسی پر دُعا خیر کی جائیگی۔ آپ کی ارادت ہے اپنا اپنا عقائد ہوا کرتا ہے۔ گھر کے چار ہوں یا پانچ ہوں اپنے اپنے خیالات علیحدہ ہوتے ہیں خیر آپ کی تاکیدی تحریر پر اُنہوں نے مکمل طور پر نام نہ رکھا اور دریافت پر اب محمد امین نام تجویز

marfat.com

کیا گیا ہے۔ اللہ عزوجل قبول فرمائے۔ اور اسم با مسمیٰ بنائے امین ثم امین۔ اس جگہ کے ارباب طریقت راضی ہیں۔ بابا صاحب قدرے علیل ہی رہتے ہیں حال پرسان احباب کو سلام مسنون صوفی محمد حسن صاحب آئے ہوئے ہیں ان سے سلام مسنون فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق چچوی فی الحال سائیں محمد اشرف صاحب بابا گلاب حافظ صاحبدین صاحب سائیں سدائی صاحب بھائی بوستان صوفی محمد اعظم کالا دیو رہتے ہیں مکان کی تعمیر کا کام شروع ہے تعمیر سے کچھ اور نہ مراد لیویں۔ بند کا سلسلہ اگر ہوا تو پھر دیکھا جائیگا۔ یہ کاٹھ وغیرہ چلا گیا تھا اور چھوٹی کلثوم خدیجہ بھی وہاں تھیں اور کبھی ان کی والدہ کو بھی رہنا پڑھتا ہے اور گاہے گاہے اور بھی سنگیاں طریقت آتے جاتے اس لئے خیال تھا کہ تھوڑی جگہ علیحدہ ہو جائے تو بہتر ہے آگے جو مولا کریم سو منظور ہو وہی ہوگا والسلام۔ آپ کے گھر ہر قسم سے خیریت سنی جاتی ہے۔ آپ کے والد صاحب لاہور گئے ہوئے ہیں۔ 9-6-56۔

مکتوب شریف دسواں

صوفی صاحب جی

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ خریت نامے یکے بعد دیگرے موصول ہو کر کاشفِ حالات وافیہ ہوئے۔ الحمدللہ فقیر پانچ یوم ہوئے غریب خانہ پر پہنچا۔ تاجپور ایک رات گذار کر ہی آیا ہوں۔ ہر قسم سے خریت ہے عزیزم عبدالمجید ایک بیٹھک تعمیر کرا رہا ہے جو کہ دیرینہ مکان کے جنوب جگہ تھی اور عنقریب ہی کوئٹہ چلا جائے گا کیونکہ حاضری میں تاخیر ہو رہی ہے اور ایک جلسہ جو کہ ۳ و ۴ مارچ اتوار، سوموار سے کوٹلی ہوگا۔ جو کہ احباب طریقت کی کوشش سے ہی تجویز ہوا ہے دوسرا ۱۲ اشعبان حضرت قبلہ رحمۃ اللہ

marfat.com

علیہ کا عرس مبارک حاجی صاحب کریں گے۔ اور فقیر کو بار بار تاکیدی طور پر بلاتے ہیں اور غالباً ان ہی دنوں واپس جانا پڑے۔ آنے کے متعلق سوچ لیں مقدمہ بھی زور شور سے شروع ہے۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ایسا نہ ہو کہ لینے کے دینے پڑھ جائیں۔ قبل ازیں مائی صاحبہ جی بہت ہی بیمار رہے ہیں۔ اب صحت یاب ہیں۔ حاضرین مجلس واحباب اہل طریقت کو سلام مسنون۔

فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق چچوی 25-2-57

مکتوب شریف گیارھواں

صوفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ کل ہی بیگ اور دس روپیہ جو کہ ختم شریف کیلئے ارسال کئے ہیں کسی کی دستی ملے ہیں دیگر ہر قسم سے فضل تعالیٰ خریت ہے۔ ختم شریف انشاء اللہ العزیز 9 مئی بروز ہفتہ ہوگا۔ اگر سین نہ ہوئی ہو۔ اور خاص مجبوری نہ ہو اور کرایہ وغیرہ کا انتظام ہو سکے تو اس نادر موقعہ کو ہاتھوں سے نہ جانے دیں اگر جمعہ والے روز بھی سوار ہو جائیں تو انشاء اللہ دُعا کے وقت پہنچ سکتے ہیں کیونکہ آپ کی جگہ تو خالی ہی ہوگی اور بواپسی اگر طلباؤں کی جگہ ہوئی تو وہ بھی ہمراہ لیتے جانا قسمت کی بات ہے اور احبابوں کی زیارت ہوگی اگر امر مانع ہو تو پھر نہ آنا اور 9 مئی وہاں پڑھتے پڑھاتے وقت گذار دینا والسلام علیکم فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق چچوی۔

یہ خط آپ نے مجھے کراچی میں تحریر فرمایا تھا۔

marfat.com

مکتوب شریف بارھواں

صوفی صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خط ملا احوال سے مطلع ہوا۔ شنید ہے کہ لسٹ میں بھی میرپورنام آگیا ہے۔ بابا صاحب کاشکریہ ہے اللہ تعالیٰ کا اب مولا کریم نیک سبب بنادے ماسٹر علی داد صاحب کا لڑکا چھوٹا بڑا عقلمند اور دانا تھا تقدیر الٰہی سے اچانک ہی دو یوم بیمار ہو کر فوت ہو گیا ہے دیگر ہر قسم سے خریت ہے۔ اب اگر تاریخ مینہ بلانے کی پتہ ہو تو تحریر فرماویں ساتھ ہی یہ بھی لکھیں کہ حاجیوں کا جہاز کوئی گیا ہے یا نہیں جملہ احباب طریقت کو سلام مسنون اب جسے چاہیں بتلا سکتے ہیں۔

مکتوب شریف تیرھواں

مکرمی صوفی صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ بوجہ عدیم الفرصتی جواب نہ لکھ سکا ناراضگی نہ فرمانویں فقیر کی طبع قدرے علیل ہی رہتی ہے کبھی اچھی بھی ہو ہی جاتی ہے۔ الحمد للہ علی کل حال۔ آپ کے گھر کے حالات ناگفتہ بہ ہیں جو کہ غالباً آپ کے گوش گذار ہوتے رہتے ہوں گے۔ فقیر تحریر کرنا تو پسند نہیں کرتا۔ سرنگ بننے کے بابت یا حج یا انگلینڈ جانے ہر طرح آپ کو اجازت ہے جو بہتر جانیں کریں۔ حج کے بابت جو کہ آپ نے تجویز پیش کی ہے شرعاً کسی سُنی عالم سے مسئلہ دریافت کرلیویں۔ حال پرسان احباب کو سلام مسنون۔

مذکورہ بالا خط تیرہویں خط کے جواب میں قبلہ حضرت جی صاحب نے لکھا ہے میں نے تین باتوں میں سے ایک بات پر عمل کرنے کو لکھا تھا جس کا جواب مذکورہ

marfat.com

بالا آپ نے دیا تھا۔

فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق چیچوی از کالا دیو متصل جہلم

مکتوب شریف چودھواں

یہ خط قبلہ حضرت جی صاحب نے ۱۹۵۸ء میں جب میں حج سے فارغ ہوا تو جہاز پر تحریر فرمایا تھا۔

مکرمی صوفی صاحب جی سلم ابکم القوی اسلام علیکم خط ملا احوال سے مطلع ہوا۔ الحمدللہ آپ کو مولا عزوجل نے اپنے خانہ کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ آپ کی قسمت کا کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ اچانک کیسا سبب اس مقدس جگہ کی زیارت کیلئے بنا دنیا کے مجدد غوث ابدال تڑپتے ہیں اب دُعا ہے کہ مولا عزوجل آپ کو صحیح معنوں میں حاجی بنائے اور نیک کاموں کی توفیق عطا کرے اور بُرے کاموں سے بچائے۔ آپ بھی احتیاط رکھیں ایسا نہ ہو کہ جیسا لوگ عام بیان کرتے ہیں کہ حاجی بن کر برائیوں پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ ایسا کرنے سے اوروں نیک لوگوں پر بھی دھبہ لگتا ہے۔ کوشش کریں دیگر حال پرسان احباب کو اسلام مسنون حج کی مبارک ہو۔ حضرت مائی صاحبہ جی حاجی محمد اشرف صاحب و دیگر احباب سن کر پھولے نہیں سماتے۔ ہے بھی قابل فخر بات لوگ کتنا خرچ کرتے ہیں تکلیف اُٹھاتے ہیں پھر بھی ناکام رہتے ہیں۔ اس نعمت عظمیٰ کا قدر دانی کریں بہتر آپ کو کارِ خیر کام شرکت کی دعوت ہے کہ اپنی کمائی ہوئی تنخواہ میں سے جتنے روپے ہوں اتنے پیسے فی روپیہ کے حساب سے درس اگھار صوفی محمد حسن صاحب کے نام پر ہر ماہ یا دوسرے ماہ جو کچھ ہو ارسال کر دیا کریں یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ اور عاقبت کیلئے پونجی جمع ہوگی وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔ نوٹ یہ پابندی جب نوکری ہے وہ جب ختم ہو جاوے پھر پابندی نہیں۔

marfat.com

مکتوب شریف پندرھواں

مکرمی صوفی صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ دو عدد خط موصول ہو کر کاشف حالات وافیہ ہوئے۔ الحمدللہ۔ گھر سے تو اکثر خطوط آپ کو ملتے ہی ہوں گے۔ تفصیل کی ضرورت نہیں۔ بفضل ایزدی فی الحال ہر قسم سے خریت ہے قبل ازیں آپ کے والد صاحب علیل رہے اور آپ کا فرزند بھی مگر انشاء اللہ صحت یاب ہیں۔ شنید ہے کہ عزیزم عبدالمجید کی طبع قدرے ناساز ہے یعنی معمولی گھبراہٹ سی ہے اللہ رحم کرے۔ سائیں حاجی صاحب یکم رمضان المبارک سے کالا دیو ڈیرہ پر معتکف ہیں۔ غالباً عیدالفطر کے بعد ہی فارغ ہوں گے۔ ان سے سلام مسنون اور آپ کو بار بار یہی مشورہ دیتے ہیں کہ دیر ہو جائے مگر اسی جہاز پر سین کرنا کہ جس پر حج ہو جائے۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ حاجی صاحبان جو کہ درخواستیں اور روپے روانہ کر چکے ہیں۔ جو کہ اس فقیر کے معرفت ہی ہوا ہے۔ بابا علی بخش صاحب بابا نادر تھپال والے، صوفی سید محمد صاحب، ماسٹر علی داد صاحب ایک اور شاہ صاحب کوٹلی رہتے ہیں مہاجر ہیں پتہ کر کے تحریر فرماویں۔ کہ کام ہوا یا کہ نہیں ماسٹر صاحب اور صوفی سید محمد صاحب کا کہیں پر اظہار نہ کرنا جب تک کہ ان کو بلایا نہ جائے۔ میرے کہنے پر تیار ہوئے ہیں ورنہ مالی استطاعت تو ان کی ناگفتہ بہ ہے۔ اللہ رحم کرے گا۔ قرضہ وغیرہ کچھ برداشت کر کے ہی جائیں گے۔ دیگر ہر قسم سے خریت ہے بھائی پہلوان صاحب اگر موجود ہوں تو اسلام علیکم کہہ دیویں۔ اس جگہ کے ارباب طریقت سے سلام مسنون فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق۔

۸ رمضان المبارک بروز ہفتہ

marfat.com

نوٹ: حاجی حبیب اللہ صاحب کے آپ نے کتنے روپے دینے ہیں تحریر فرماویں اگر ہوسکا تو کسی سے لے دیکر ان کو دے دیئے جائے گے۔ ایک تو انکا لڑکا عبدالخالق سخت علیل ہے بلکہ اب ہی محمد بشیر تھپال والا انہوں نے روانہ کیا ہے۔ بیہوش ہے خدا جانے کیا حشر ہو۔ دوسرا بے زبانی بھی ہوتی ہے۔ میرے ساتھ بھی ایک دفعہ اُنہوں نے ذکر کیا ہے کہ انکا وعدہ تھا اگر فیصلہ ہمارا ان کے ساتھ ہوا تو روپے رکھے گے۔ ورنہ واپس کر دینگے۔ اب نہ ہی رقم ادھر دی بلکہ مکان کی تعمیر وغیرہ یا ساتھ لیکر چلے گئے ہیں۔ جو بھی بات کرنی ہو سوچ کر کرنی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ فرداً وعدہ خلافی پر اور ندامت اُٹھانی پڑے۔

مکتوب شریف سولھواں

صوفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ واپسی نامہ موصول ہو کر حالات سے اگاہ ہوا۔ بابا علی بخش صاحب کا نام لسٹ نہ ہونے کا کیا سبب ہے۔ یا تو فارم غلط طریقہ پر پُر کئے گئے ہیں یا تاریخ معینہ سے بعد درخواست پہنچی ہے۔ دریافت فرما کر معلم سے مکمل پتہ کر کے تحریر فرماویں۔ اگر خدا کی مہربانی سے کام ہو جاوے تو ان کو بھی دیگر حاجیوں کے ہمراہ روانہ کیا جائے ورنہ کرایہ آنے جانے خرچہ کافی ہوگا۔ قرضہ ہی برداشت کرینگے۔ دیگر ہر قسم سے خریت ہے عبدالخالق کے متعلق شنید ہے کہ گیس دریاں ہر قسم سے موت کا سامان اُنہوں نے کرلیا تھا مگر اب قدرے قلیل صحت یاب ہے۔ بھائی پہلوان صاحب کو اسلام علیکم کہہ دیویں آپ بھی بیکار بیٹھے ہوئے ہیں کیا کہوں حتی المقدور ان کی مدد کریں کیونکہ وہ کبھی باہر گئے نہیں قرضہ وغیرہ اگر مل سکے تو ان کو خرچہ

marfat.com

کیلئے دے دیویں ایسا نہ ہو کہ مجبور ہوں اور دلیری دیویں۔ خدا رحم کرے گا۔ حال پرسان اصحاب کو اسلام علیکم۔ حاجی صاحبان کس تاریخ تک بلائے جائیں گے ختم شریف ۲۷ بیساکھ غالباً 9 مئی ہوگا تجویز ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ جو صاحبان موجود نہیں ان کی جگہیں خالی ہونگی۔ اچھا رضائے الہی والسلام

محمد صادق چچیاں بدھوار ۹ رمضان المبارک

خط لکھنے کے بعد جان محمد بابا علی بخش کا لڑکا آیا اور کارڈ حج بکنگ آفس کراچی کا آیا ہوا دیا۔ جس میں تحریر ہے بلکہ کارڈ ہی ارسال ہے دیکھ لیویں نمبر 55 درج ہے۔ غالباً نام کا مغالطہ ہوگا کیونکہ فارم پُر کرنے کے وقت نام اللہ بخش لکھا گیا ہے۔ جو کہ کارڈ دیکھنے سے ظاہر ہوگا۔ آپ نمبر 55 اور نام اللہ بخش ولد قادر بخش کا کتاب میں تلاش کروایں اور پتہ کر کے کارڈ ارسال کریں جو جواب وہاں سے ملے تحریر فرماویں۔ ہمیں تو اندیشہ پڑ گیا ہے کیونکہ بڑی کوشش کی گئی ہے والسلام۔

نوٹ : اس قسم کے تو کارڈ تمام حاجیوں کو درخواست پہنچنے اور رجسٹر نمبر وغیرہ لکھے ہوئے ہوتے ہیں کہیں کچھ تحریر ہوتا ہے۔

مکتوب شریف ستارھواں

مکرمی صوفی صاحب سلم ابکم القوی بجاہ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ چند عدد ملفوف موصول ہو کر کاشف حالات وافیہ ہوئے بوجہ عدیم الفرصتی جواب نہ دیا گیا۔ الحمد للہ آپ احبابوں کو محبت دامنگیر رہتی ہے اور یاد دیں نہیں بھولتیں فقیر مشکور ممنون ہے اور اجر مولا کریم کے دربار میں ہے کیونکہ الاعمال بانیات احقر ان دنوں ملہ کا مونکے متصل شیخوپوہ ناروال لاہور سے ہوتا ہوا

marfat.com

غالباً تین یوم ہوئے کالا دیو آیا اور صوفی محمد حسن صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ صوفی صاحب کا کراچی سے خط آیا ہوا ہے۔ اب یہ چند سطور محرر ارسال ہیں میرے اس مذکورہ سفر جانے سے قبل آپ کی ہمشیرہ نور بیگم یہاں تشریف لائیں اور راولپنڈی بھائی محمد عالم صاحب کے ہاں گئیں اور اُنہوں نے کہا کہ بھائی فیض عالم کو خط تحریر کرو اور یہ باتیں لکھو کہ جو سائیں صاحب گھر چھوڑ کر گئے تھے وہ اسی طرح مقیم ہیں اور آپ کی اہلیہ اور فاطمہ کو وہی دیرینہ تکلیفیں جو کہ جنات وغیرہ کی تھیں ہوئیں۔ اور سائیں صاحب مذکور نے نکال دیں بلکہ ۲۶۔۲۷ ڈیرے گھر سے اُنہوں نے نکالے ہیں اور آپ کی اہلیہ کے جنات نے کہا کہ میں چلا جاؤں گا مگر یہ قرآن مجید سائیں صاحب سے نئے سرے سے پڑھے اور صحت کرے اس لئے وہ پہاڑ والد کی بیماری کا سن کر گئی اور جلدی ہی واپس آ گئی ہیں۔

جدوجہد کے بعد نکالا گیا یکے بعد دیگرے حالات درست ہیں اور چیزیں جن کا ڈیرہ گھر دیرینہ تھا وہ سائیں صاحب نے نکال دیا ہے مبلغ یکصد روپیہ نذرانہ کے طور پر دیا گیا مگر سائیں صاحب سخت ناراض ہوئے۔ اُنہوں نے کہا یہ میری ہمشیرہ ہیں آپ روٹی سے روکتے ہیں کہ نہ کھاؤں پھر ہم خاموش ہو گئے اور واپس لے لیا اور مخلوقات کا عام ہجوم رہتا ہے اکثر مریض آتے ہیں۔ شفایاب ہو کر جاتے ہیں۔ بلکہ سائیں صاحب فرماتے ہیں کہ دِق کے مریض کو ہفتہ دوائی کھانے سے آرام ہو جاتا ہے دو دو کانیں بھی ڈڈیال چل رہی ہیں کشفِ قلوب بھی ہیں۔ کئی دفعہ ہماری پوشیدہ راز کی بات چیت اُنہوں نے ظاہر کر دی اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں کسی کے حکم سے آیا ہوں اپنی مرضی سے نہیں آیا اور وہ کہتے ہیں کہ اپنے بزرگوں کے خط آتے ہیں اور

marfat.com

وہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس درخت کے سایہ میں آپ بیٹھے ہیں وہ بہت اچھا درخت ہے اور بڑی بڑی نصیحتیں تحریر کرتے ہیں کہ کسی جلالیت سے کسی کو تکلیف نہ پہنچانا بلکہ مخلوق کو فیض پہنچانے کیلئے آپ کو بھیجا گیا ہے۔ اس قسم کے اکثر خطوط اپنے بزرگوں کے واپس ڈڈیال سے آکر سناتے ہیں۔ آج یوں تحریر ہے آج یوں تحریر ہے۔ واللہ اعلم اور بر سر مطلب وہ یہ کہ اس نے کہا کہ میں نے ہزاروں روپے نقد اور رقم خرچ کر کے اپنی مانگ کو ایف۔ اے کرایا۔ اب شادی کرنے کو تیاری تھی مگر کسی وجہ سے میرا دل ٹوٹ گیا ہے اگر میں چاؤں تو میرے پاس ایسا فن جنات ہے راتوں رات ہی چارپائی پر یہاں آجاوے مگر مجھے غرض نہیں میں کوئی اچھا شریف نیک انسان کا طالب ہوں۔ ایک جوگی نام مجھے یاد نہیں کی معرفت والد صاحب سے پوچھا اپنی لڑکی مجھے دیدو۔ مہربانی فرماؤ اُنہوں نے کہا کہ میرے پاس کوئی زائد لڑکی نہیں ہے۔ شادی شدہ ہیں اور ایک جو باہندی ہوئی ہے۔ اس نے کہا۔ یہ میرے اختیار ہے وہ ولایت چلا جاوے تو میں فارغ کرالونگا۔ میرے اوپر مہربانی فرمائیں آپ کی ہمشیرہ جس کے بابت یہ ذکر ہے وہ کہتی ہے اگر میری قسمت میں شاید ہی بزرگ ہوں تو خاموش رہوں اور نفی میں جواب دیا جائے اور شاید یہ کیا کر دیں۔ اب راتوں نیند نہیں آتی اور تکلیف ہے اور شاید کیا کیا تکلیفیں دیویں۔ یہ میں نے آپ کی بڑی بہن کی زبانی باتیں جو کہ تحریر کی گئی ہیں۔ لہذا جواب سے اسی جگہ یا میرپور چچیاں کے پتہ پر دیویں وہ گھر سے کسی آدمی کی زبانی لکھانے سے گریز کرتے ہیں جواب نشر نہ ہو۔ نوٹ: یہ بھی بات رہ گئی ہے وہ اکسیری بھی ہیں یعنی سونا بناتے ہیں گھر میں گنگا ہے آگے سوچ لیں اس جگہ ارباب طریقت صوفی صاحب و دیگر طلباء سے سلام مسنون۔

فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق از کالا دیو شریف

marfat.com

یہ خط آپ کا دوسرے غلام کے نام پر آپ نے تحریر فرمایا

برادر طریقت زاداللہ تعالیٰ حبہٗ وشوقہٗ

بجاہ حبیبہ ﷺ ہدیہ سلام مسنون

دوعدد مکتوب وصول ہو کر کاشفِ حالات وافیہ ہوئے بوجہ عدیم الفرصتی جواباً تاخیر رہی معمولات اور منصبی امور کی مشغولی سے فقیر خوش ہے خوش نصیب ہے وہ شخص جو باقی رہنے والے امور کی فانی ہونے والے امور پر ترجیح دے، سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس اپنے سایہ میں پناہ دیگا۔ جس نے اللہ کی عبادت میں نشوونما پائی ہو۔ تا آخر حدیث۔ آپ کی رائے سے مکمل اتفاق ہے والسلام فقیر لاشیئ محمد صادق بروز شنبہ

آپ کی ایک اور قلمی تحریر

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيْبِ فِي الْيُتُمِ۔

گیارہ مرتبہ درود شریف اوّل و آخر درمیان مذکورہ بالا وظیفہ پڑھ کر ہاتھ پر پھونک مارے ہاتھ سینے پر ملکر کتاب یا قرآن پڑھے۔

مکتوب شریف اٹھارھواں

مکرمی صوفی صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ واپسی نامہ موصول ہو کر کاشفِ حالات وافیہ ہوا بڑی مسرت کی بات ہے کہ مولا عزوجل آپ کو بیت اللہ شریف کی زیارت سے نوازیں۔ اگر حاضری نصیب ہو تو اس احقر کیلئے دین و دنیا کی بہتری کی التجاء کریں۔ حضرت قبلہ والدہ محترمہ جی کو قدرے افاقہ ہے مگر قابل رفتار نہیں ہیں لیل ونہار چارپائی پر ہی سوار رہتے ہیں تاحال گاہے گاہے دورہ بھی ہو جاتا ہے مولا کریم ہمارے سروں پر سایہ قائم

marfat.com

رکھے۔قبل ازیں حالات بہت نازک رہے ہیں گھر کے حالات سے آپ کو آگاہ کرتے ہی ہوں گے۔شنید ہے کہ آپ کے والد صاحب نے پڑوسیوں کا پانی بند کیا ہوا ہے کہتے ہیں جتنا کام کیا ہے اُتنا پانی پی چکے ہیں۔اب اور جگہ سے پانی بھرلو۔آپ کی والدہ صاحبہ کے بابت سنا ہے کہ چوہدری مصطفیٰ کو کہا کہ متنازعہ لوگوں کو کہو کہ پانی بھرا کریں جب کہہ کر واپس آئے تو آپ کے والد صاحب سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا کہ آپ کے گھر سے اس لئے ہمارے پاس آئے تھے تو والد صاحب نے کہا۔اس لئے آئے تو جوتے مارو ہمیں کوئی غرض نہیں کہ کسی کو کہیں کہ پانی بھرو۔ہم نے بند نہیں کیا۔ محمد جی کا سنا ہے کہ والدہ اور ہمشیروں نے ان کو بھیجا کہ پانی بھرو۔اچھی بات نہیں بعض ہندو کنویں کھدواتے ہیں مسلم غیر مسلم سب پانی پیتے ہیں مگر اُنہوں نے جواب دیا کہ جنہوں نے منع کیا وہ کہتے نہیں۔صرف دیگر افراد کہتے ہیں کل پھر وہ منع کردیں اس لئے بہتر ہے ہمیں نہ کہو۔والد صاحب نے سنا اور ناراض ہوئے۔کہ شریک کو کیوں بھیجا۔یہ کچھ خانہ جنگیاں ہیں۔جہاں تک مجھے معلومات ہے دیگر ہر قسم سے خیریت ہے۔قبلہ حضرت بابا صوفی صاحب جندروٹ والے ختم شریف سے یہیں مقیم رہے کل کوٹلی لاری پر چلے گئے ہیں اب قدرے صحت یاب ہیں۔مکمل تو صحت یاب نہیں ہیں۔جہلم کچھ حجروں کا تعمیری کام شروع ہے۔حاجی محمد اشرف صاحب بھائی فتح محمد چوکیدار مستری عطا محمد حافظ صاحب یہ تمام آدمی کام کرتے ہیں۔فقیر بوجہ علالت مائی صاحبہ جانہ سکا۔کیونکہ حالات نازک تھے بارش ابھی تک پہاڑی علاقوں میں بھی نہیں ہوئی نہ ہی مکئی کی بجائی ہوئی ہے اللہ رحم فرمائے حال پرسان احباب کو سلام مسنون فقیر محمد صادق از چیچیاں شریف ۲۴ جون منگل وار جہلم مسجد کیلئے بھی اینٹ بیس

marfat.com

پچیس ہزار لائی گئی۔ غالباً فضل شامل حال رہا تو گرمیوں کے اختتام پر کام شروع کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ ڈیم کا کام بھی شروع ہے اور بھی گڑ بڑ ہے جو کہ اخباروں کے ذریعہ آپ کو معلومات ہوتے ہوں گے۔ آج ہی ہمشیرہ صاحبہ دونوں یعنی بابو رفیق صاحب کی والدہ اور ماسی بیمار پرسی کیلئے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک حجرہ کی لادی ہو چکی ہو گی۔ اور دوسرے کا ابھی تک کام شروع نہیں ہوا اور خریت ہے اگر حاجی صاحبانوں سے ملاقات ہووے اسلام علیکم کہہ دیویں اور ہر ایک کے گھر میں تا تحریر ہذا خیر و عافیت ہے مولا عزوجل آپ کو بامراد کرے باعافیت واپس لائے اور اپنی یاد سے شادر کھے۔

یہ خط بھی آپ کا قلمی کسی دوسرے سنگی کو تحریر فرمایا

عزیزم صوفی صاحب سلم بکم القوی بجامہ ﷺ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ارسال کردہ دستی رقعہ عبدالکریم وصول ہو کر قدرے حالات سے اگاہی ہوا جن باتوں کے متعلق تحریر کیا ہے حاجی صاحب مشورہ کرلیں صبر واستقلال سے کام لیں بہتر ہو گا۔ خاص چیزوں سے عوام کو اگاہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور اس کی خوشنودی کیلئے کام کریں اور ایسے معاملات کی پرواہ نہ کریں ہر کام میں توکل علی اللہ اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے روح پر فتوح کی طرف توجہ رکھیں اور امداد کے طالب رہیں۔ یہ جملہ کام اللہ کے فضل اور ان کی نگاہِ کرم سے ہونگے۔ اور ہو رہے ہیں ورنہ ہم مسکینوں کی مجال کہ ایسے بڑے اہم کاموں میں پڑھیں۔ اخلاص ونفاق ہر چیز سے مولا کریم اگاہ ہیں مولا عزوجل کے فضل سے حضور بھی ملاحظہ فرمار ہے ہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ دیگر مستریوں کے بابت کوئی

marfat.com

تفصیل نہیں کہ کتنے کام کررہے ہیں اور کتنے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ حال پرسان احباب کو سلام مسنون۔

فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق حال رجور منگلوار

غالباً یہ خط کسی مسجد کی تعمیری اوقات میں لکھا گیا ہے یا قبلہ عالم حضور خواجہ محمد سلطان عالم کے مزار مبارکہ کے بارہ میں تحریر ہے واللہ اعلم۔

مکتوب شریف انیسواں

حضرت قبلہ عالی مقام نے ایک مکتوب میں دوعدد نسخے اپنے دست مبارک سے مجھے تحریر فرمائے تھے ملاحظہ فرمائیں۔

نسخہ برائے قوت باہ بفرمان حضرت مولوی فقیر اللہ صاحب بکوٹوی

ھوالشافی

پارہ ایک تولہ، نوشادر ایک تولہ، گندھک آملے سار ایک تولہ، قلعی ایک تولہ۔

ترکیب: اوّل پارہ لنگری میں ڈال کر قلعی ملا کر کھرل کریں بعد نوشادر آمیزش کر کے گندھک آملے سار ملا کر ہر چار اشیاء کو خوب پیس کر یک جان کر لیوے ایک شیشی سفید رنگ والی جس کی نصف تک دوائی بھر جاوے اور کیچڑ میں روئی ملا کر شیشی پر لیپ کریں اور منہ شیشی کا کھلا رکھیں دوتین اثار کوئلہ کسی برتن میں ڈال کر شیشی درمیان رکھ دیویں اور آگ لگائیں پنکھہ سے ہوا دیتا جانویں دھواں شیشی سے نکلنا جب صاف بند ہو جاوے تو شیشی نکال لیویں دوائی تیار ہے۔ گرمی والیکو تین چاول کے مقدار مکھن میں اور سردی والیکو کھنڈ لال میں دیویں پانچ یوم دیگر پانچ یوم ناغہ کریں پھر پانچ یوم دیگر پانچ یوم ناغہ کریں پھر پانچ دن دیگر پانچ یوم ناغہ کریں انشاءاللہ مجرب ہے۔

marfat.com

ھوالشافی

طالمکھانہ دوتولہ، تخم لاجونتی دوتولہ، ست استبنول دوتولہ، موصلی سفید دوتولہ، موسلی سیاہ دوتولہ، بہمن سرخ دوتولہ، بہمن سفید دوتولہ، ثعلب مصری دوتولہ، تودری سفید دوتولہ، تودری سیاہ دوتولہ، سمندرسوک دوتولہ، کالفی مصری ڈیڑھ پاؤ، جملہ ادویات کو خستہ کر کے یعنی علیحدہ علیحدہ رگڑ کر ایک پاؤ مکھن کڑائی میں ڈال کر کالغی مصری ڈالیں جب خوب قوام تیار ہو جاوے پھر مذکورہ ادویات کوفتہ شدہ ڈال کر رکھ دیویں ادویات قوام نیچے اتار کر ڈالیں۔

خوراک ایک تولہ صبح جریان کیلئے اخری علاج ہے انشاء اللہ جملہ مکتوب یہاں تک آپ کے دست مبارک کے قلمی ہیں۔ ان کے آگے جو مکتوب آپ نے ارسال کرائے وہ غالباً پروفیسر صاحب اکبر داد کے قلمی ہیں یا کسی دوسرے احباب نے بحکم قبلہ حضرت صاحب تحریر کئے ہیں اگلے صفہ پر ملاحظہ کریں۔

مکتوب شریف بیسواں

جامع مسجد شریف اگھار

۱۸ دسمبر ۱۹۸۵ء

بخدمت حاجی فیض عالم صاحب

اسلام علیکم

آپ نے سوکیال کا پتہ کرنے کیلئے کافی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔ اس کتاب میں سوکیال نام لکھا ہے یہ کتاب عالمگیر کے عہد میں لکھی گئی تھی بعض جگہوں کے نام وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں ممکن ہے اب کوئی اور نام ہو یا

marfat.com

کچھ مختلف تلفظ ہو گیا ہو اس زمانے میں پوٹھوار راولپنڈی تک کا علاقہ تھا۔ کھوٹہ کی طرف ممکن ہے کوئی ایسا مقام ہو۔ جانے کی ضرورت نہیں۔ ویسے آدمی ملتے رہتے ہیں ان سے معلومات کریں۔ ممکن اس طرف کوئی مقام ہو۔ فقط

والسلام حسب فرمانِ عالی

مکتوب شریف اکیسواں

جامع مسجد اگھار

۱۹ مئی ۱۹۸۶ء

بخدمت حاجی صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ مشکلات آسان فرمائے اور نیکی کی توفیق دے۔ ہم آپ کی بہتری کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ اعتکاف ضرور کریں اور دوران اعتکاف وہی کچھ پڑھیں جو پہلے پڑھتے تھے۔ فقط

والسلام حسب فرمانِ عالی

مکتوب بائیسواں

جامع مسجد شریف اگھار
۱۴ مئی ۱۹۸۷ء

بخدمت حاجی صاحب سلام مسنون

آپ کو اعتکاف کی اجازت ہے اور اس سے پہلے جو کچھ پڑھتے ہیں اعتکاف کے دوران وہی پڑھیں اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے۔ فقط

والسلام حسب فرمانِ عالی

marfat.com

مکتوب شریف تیئسواں

جامع مسجد شریف اگھار

۲۹ مارچ ۱۹۸۸ء

بخدمت حاجی صاحب سلام مسنون

آپ کی معلومات میں اگر وہ لوگ بھی کچھ تعاون کریں اگر مالی تعاون نہ بھی ہو کام کاج میں مدد کریں تو اس مسجد کی تعمیر کے بارہ میں سوچا جاوے۔

فقط

والسلام حسب فرمان عالی

یہ خط سوہاوہ ڈھوک چوہدریاں والی مسجد کے بارہ میں ہے وہاں مسجد کے ملحقہ سائیں غلام محمد صاحب کا مزار مبارک بھی ہے سائیں صاحب مذکور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ مگر وہاں مسجد کے متولی دوسرے مسلک کے ہیں۔ اُنہوں نے انکار کر دیا تھا کہ ہم یہ کام خود کریں گے۔ مگر تا حال وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ میں نے وہاں رمضان المبارک میں نمازیں بھی پڑھائی اور آخری عشرہ میں اعتکاف بھی کیا تھا۔

مکتوب شریف چوبیسواں

جامع مسجد شریف اگھار

۲۶ اپریل ۱۹۸۹ء

بخدمت حاجی فیض عالم صاحب

اسلام علیکم

marfat.com

آپ کا خط ملا۔ آپ حسب سابق جو کچھ اعتکاف میں پڑھتے ہیں وہی کچھ پڑھیں۔ ہم دُعا گو ہیں۔

والسلام حسب فرمان عالی

مکتوب شریف پچیسواں

جامع مسجد شریف اگھار

۳ مئی ۱۹۹۲ء

بخدمت حاجی صاحب وعلیکم اسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط ملا معلوم ہوا کہ آپ کی صحت ناساز ہے اور صحت کے بارے میں تشویش ہے لہذا کبھی کبھی اپنی صحت کے بارے میں مطلع کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سلسلہ عالی کی برکت سے آپ کو صحت وتندرستی عطا فرمائے۔

زمین کے معاملہ میں ہم کوئی شعور نہیں رکھتے البتہ آپ حضرت قبلہ ماموں صاحب مدظلہ العالی سے مشورہ کرلیں۔ ویسے بھی ان کی صحت وعمر کے پیش نظر مزید پریشانیوں میں مبتلا کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ نوٹ وہاں نرخ وباؤ کا بھی بخوبی علم ہے۔

فقط واسلام الکرام

بحکم قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی

مکتوب شریف چھبیسواں

یہ خط دربار شریف سے حافظ محمد منظر مسعود صاحب نے بحکم حاجی پیر صاحب تحریر فرمایا تھا۔

marfat.com

مکرمی جناب حاجی صاحب اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' آپ کا مکتوب گرامی ملکر کاشف حالات ہوا۔ اور خوشی ہوئی یہاں پر خریت ہے قبلہ حضرت مائی صاحبہ دامت برکاتہ' کی صحت مبارکہ ٹھیک ہے باقی اندرون خانہ میں بھی خریت ہے قبلہ حاجی پیر صاحب باخریت ہیں۔ قبلہ عالم دامت برکاتہم العالیہ اگھار قیام بمع طلباء کرام چتر پڑی چلے گئے ہیں۔ ہمارے اسباق جاری ہیں۔

فقط واسلام بحکم قبلہ حاجی پیر صاحب

محمد منظر مسعود 19-9-82

یہ خط اور اگلا خط دونوں تبرکاً درج کئے گئے ہیں۔

مکتوب شریف ستائیسواں

سٹلایٹ ٹاؤن راولپنڈی

۲۰ جولائی ۱۹۹۱ء

محترمی حاجی صاحب سلام مسنون

۱۵ جولائی کا لکھا ہوا خط ملا خوشی ہوئی کہ آپ نے حضرت قبلہ عالم کے حالات لکھ کر حضرت جی صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

مزید خوشی ہوئی کہ حضرت جی صاحب اور صاجبزادگان کے بارے میں بھی کچھ لکھ رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ نے وہ احتیاط برتی ہوگی جو اس دربار کی خصوصیت ہے یعنی واقعات سچ ہوں اور ہر قسم کے مبالغے سے خالی واسلام منظور الحق صدیقی۔

اس خط میں مجھے صدیقی صاحب نے واقعات کا مبالغے سے پاک ہونے

marfat.com

کی جو وصیت فرمائی ہے میں انشاء اللہ ہر ممکن عمل پیرا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں مولا کریم سے دُعا ہے کہ میری اس کوشش میں میری مدد فرمائے اور صحیح واقعات لکھنے کی توفیق عطا فرمائے امین ثم امین وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

مکتوب شریف اٹھائیسواں

جامع الفردوس اگھار کوٹلی آزاد کشمیر

مکرمی و محترمی حاجی فیض عالم صاحب ساکن تاجپور ڈڈیال سلام مسنون۔
کئی محب اور ساتھی ان دنوں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور داغ مفارقت دے گئے مثلاً حاجی مرزا حکم داد خان آف جھنڈا، ملک محمد اکبر خان آف ڈھیری نالہ، خدا معلوم آج کس کا ہے اور کل کس کا۔ وقت بھی تیزی سے گزر رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے یہ قرب قیامت کی علامات سے ہے حضرت ابو ہریرہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں قیامت کے قریب وقت تیزی سے گذرتا معلوم ہوگا لوگ زیادہ وقت دنیاوی عیش و عشرت میں گذاریں گے اور اللہ کی طرف سے اپنی ذمہ داریاں اور مذہبی فرائض کو بھول جائیں گے نیکیاں کم تر ہو جائیں گی۔ خود غرضی مایوسی معاشرے پر چھا جائیگی۔ اس کے نتیجہ میں ابتلائیں رنج والم زیادتی سے ظاہر ہوں گے اور بہت زیادہ الحرج ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ الحرج کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ قتال اور بے حساب قتال (بخاری شریف) یہ حدیث مبارکہ موجودہ دور کی پوری عکاسی کرتی ہے۔ خیال پیدا ہوا کہ چند مخلصین اور محبین جو موجود ہیں ان کے کوائف محفوظ کر لئے جائیں۔ یہ کوائف ہمارے باہمی تعلق اور رابطے کا ذریعہ ہونگے۔ اور آنے والی نسلوں کیلئے بھی ایک خوشگوار یادگاری ورثہ ہوں گے۔ انشاء اللہ اس لئے

marfat.com

مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے متعلق درج کوائف مختصراً مہیا کریں تا کہ ریکارڈ میں محفوظ کئے جاسکیں۔

نام معہ ولدیت	جائے ولادت موجودہ سکونت
تاریخ پیدائش	تعلیم اور شغل
تحریک اور تاریخ بیعت	اسباق سلسلہ بتدریج حاصل شدہ

اپنے مشاہدات تجربات تاثرات اور وارادات مختصراً بیان کریں۔

دیگر ضروری معلومات جو ضروری سمجھیں

فقط والسلام

marfat.com

حضرت خواجہ محمد صادق مدظلہ العالی کے خطوط کا عکس

۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن

برادر طریقت عزیزی عالم صاحب

[illegible] السلام علیکم بندہ بخیریت ہے

امید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے [illegible]

احوال کمال سے آگاہی ہوئی۔ روضہ شریف کا [illegible] کا کام

ختم ہے اب پلستر کا کام شروع ہے ان شاء اللہ

عنقریب یہ بھی ختم ہو جائیگا۔ مسجد شریف بھی ان شاء اللہ العزیز

جلد تیار ہو جائیگی کام شروع ہے۔ مستری محمد ابراہیم جو قبلہ عالم رحمۃ اللہ

گولڑوی کے وقت میں مسجد کا کام کیا تھا وہ [illegible] ہیں دو مستری [illegible] اس جگہ کے

ہیں — اور دو مستری اس جگہ کے مسجد شریف کا کام کر رہے ہیں

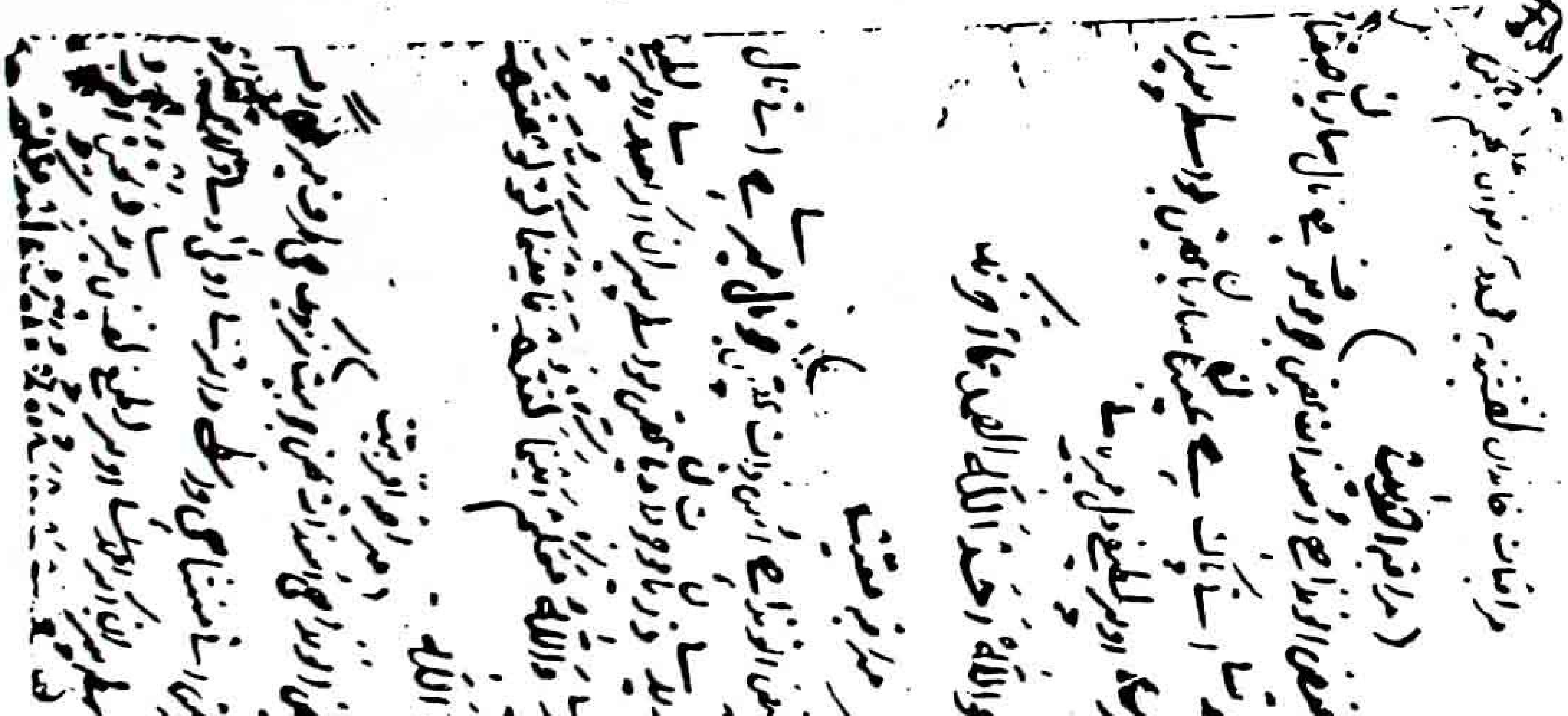

marfat.com

[illegible]

marfat.com

مکرمی [illegible] صاحب [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible] نامہ موصول ہو کر [illegible]

[illegible] الحمد للہ [illegible]

[illegible] کوشش [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

marfat.com

مکرمی صوفی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ
دو عدد خط موصول ہوئے
بیت الطہارت تیار ہو
گئے ہیں ... لفضلہٖ
لفضل ایزدی اچھا ہو ...
قبل ازیں ایک والا نامہ
ارسال ہو چکا ہے ...
... جمیع ...
... صوفی صاحب ...
سائیں ... صاحب ... رمضان ...

حالات ... بفضلہٖ ... ہیں ... عمارت عبد الغفور نے بھی فارغ ہو گئے ان سے سلام مسنون
اور دیگر بار بار ہیں شکریہ دیتے ہیں کہ ... ہو گئے ہیں مگر اسی جگہ پر ... کرنا ہو جس پر
مجھ ... زندگی گزاری ... ہیں - حاجی صاحب ... درخواست ... روانہ کر چکے ہیں
جو اس ... سے ... بی ... بابا علی بخش صاحب بابا عبد الرحمان والے صوفی سید محمد صاحب ماسٹر علی داد صاحب
اور شاہ صاحب ... ہیں - ... زیادہ دینی ... مام ... یاد ... ہیں
ماسٹر صاحب اور صوفی سید محمد صاحب ... اظہار ... کرنا ... ان کو ... بلایا ... جائے
... ہیں ورنہ ... سے ... کر ... گیا ... سرگشت
... دیتے ... شاہ ... بھائی میران صاحب ... سلام علیکم ... دیں
... سے سلام مسنون ... اہل طالب محمد صادق

۸ رمضان المبارک ... یوم جمعہ

... حاجی حبیب اللہ صاحب نے اپنے لئے ... دینے ہیں
... اگر ... لے ... دینے ...
... عمارت ... اسی سمت ... فضل
والا ... دو ... بیت ... ہو دوسرا ... زبانی
... بھی ... اس ... صاحب ... والدہ ... فیصلہ ہمارا ... علیکم

... والدہ ...
... پر ... احمد ... سے

نسخہ برائے قوت باہ [illegible]

هو الشافی

[illegible]

marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والسلام ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

marfat.com

۱۸۶
۹۲

مکرمی صوفی صاحب سلمہ ربہ القوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ نوازش نامہ مورخہ ذی الحجہ لیلۃ القدر موصول

ہوا ۔ آپ کا ... زیارت فرمایا اپنی قسمت کا خوب شمار دلکش

روحانی میں ... اس لطف سے حج کی زیارت ... دنیا میں ...

محروم رہا ۔ ... میں رب دعا ہوں کہ اللہ عزوجل آپ کو صحیح معنی

میں حاجی بنائے اور نیک کاموں کی توفیق عطا کرے اور برے کاموں

سے بچائے ۔ آپ کی احتیاط دیکھی ۔ ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا کہ خوب عام ہے کہ

حاجی ... زیادہ ... میں ... اور

... دھندلا ... شوق کی ... دیگر حالات ...

[illegible] ... حج کی مبارک ... [illegible]

والسلام

ودیگر احباب سے ... سلام ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... صوفی محمد حسن

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... اور ...

تمام احباب ... [illegible]

خاص ... اقبال ... [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

[illegible]

الحمد لله

[illegible]

اللهم صلّ على سيدنا محمد النبي الامي الطاهر الزكي صلاة تحل بها العقد وتفك بها الكرب صلاة [illegible]

[illegible] رضا ولحقه اداء وعلى آله وصحبه وبارك وسلم [illegible] يا من بيده مقاليد

السموات والارض ويا من بيده مفاتيح السموات والارض ويا من بيده خزائن السموات والارض [illegible]

يا الله خزائن السموات والارض كلها برحمتك يا ارحم الراحمين

marfat.com

سلمہ الرحمٰن

برادر بلند مرتبت فیض عالم صاحب

از جانب بندہ الحقیر محمد صادق ۔ وعلیکم السلام ۔ علیکم السلام ورحمۃ اللہ ۔

بندہ نادم بخیریت ہے آپکی خیریت کا ہمیشہ نیک منتظر رہتا ہوں ۔

عنایت نامہ موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی ۔ خدا کرے عالی جوش عالی کی طرف

رجوع پیدا ہو ۔ قرآن مجید شروع کر دیا ۔ اور دل کو مطمئن رکھیں بلکہ والحمد حصہ حاصل ہو جائے

خوب جو ملا ہے اس سے کام کریں باقی پریشانیاں صحبت سے امید خیریت

حالانکہ مکمل حالات سے آگاہی کی جاوے گی بندہ زیر روسیاہ کے لیے بھی

بارگاہ عالی میں التجا کریں کہ مولا کریم اپنے نیک بندوں میں شمار کر لے

آپ نے تمام خیالات دنیاوی دور کر کے اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوں تا کہ تجلی

خدا حاصل ہو جائے ۔ جو شخص یہ چاہے کہ صحبت خدا میں کوئی بیٹھے وہ آخرت تک

مرہ نیک الفقاء سکہ ۔ جو عبادت حج ادا کرے خالص اللہ کے حسین

محمد فاضل زید ۔ حافظ عبداللہ الحکیم ...

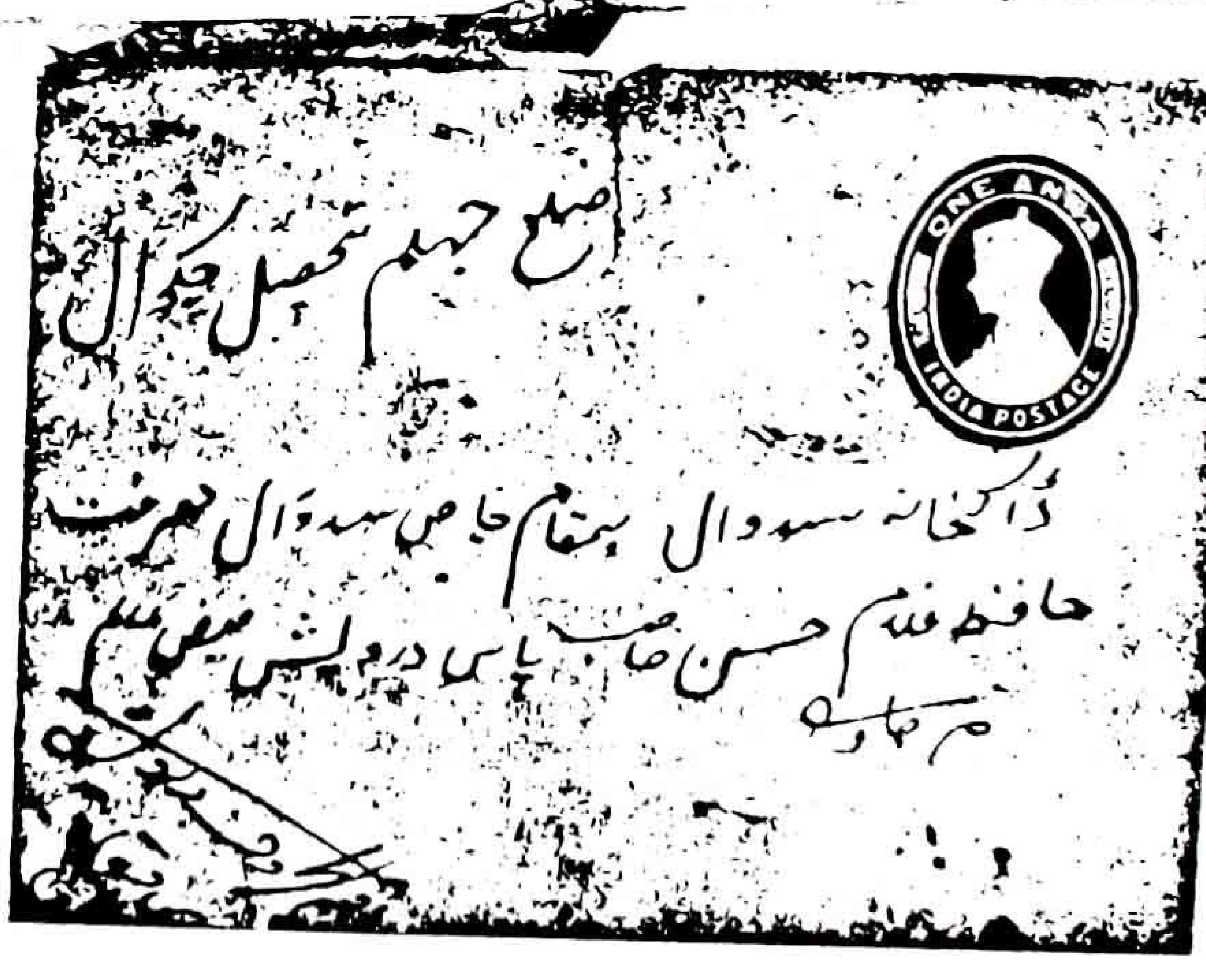

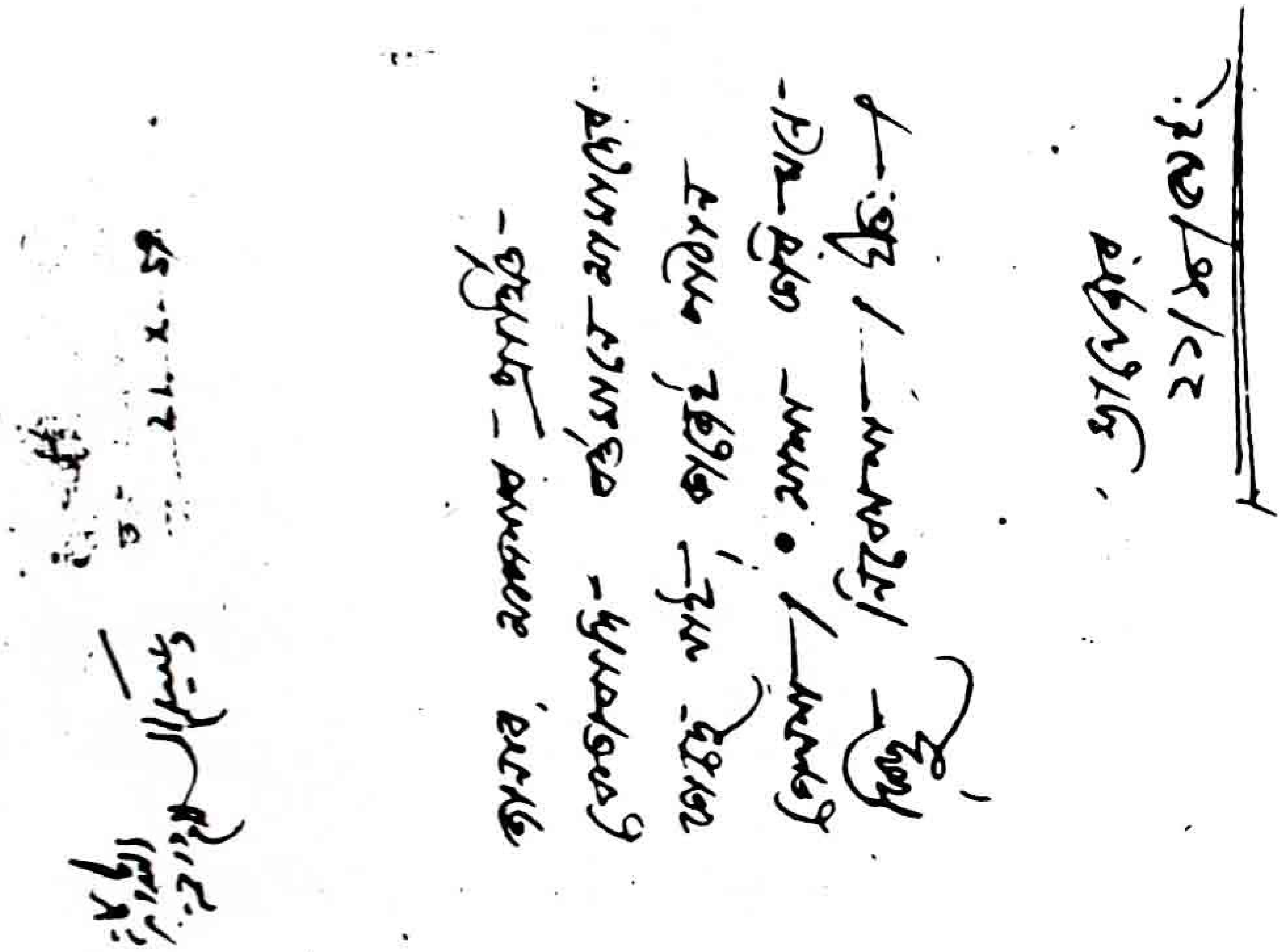

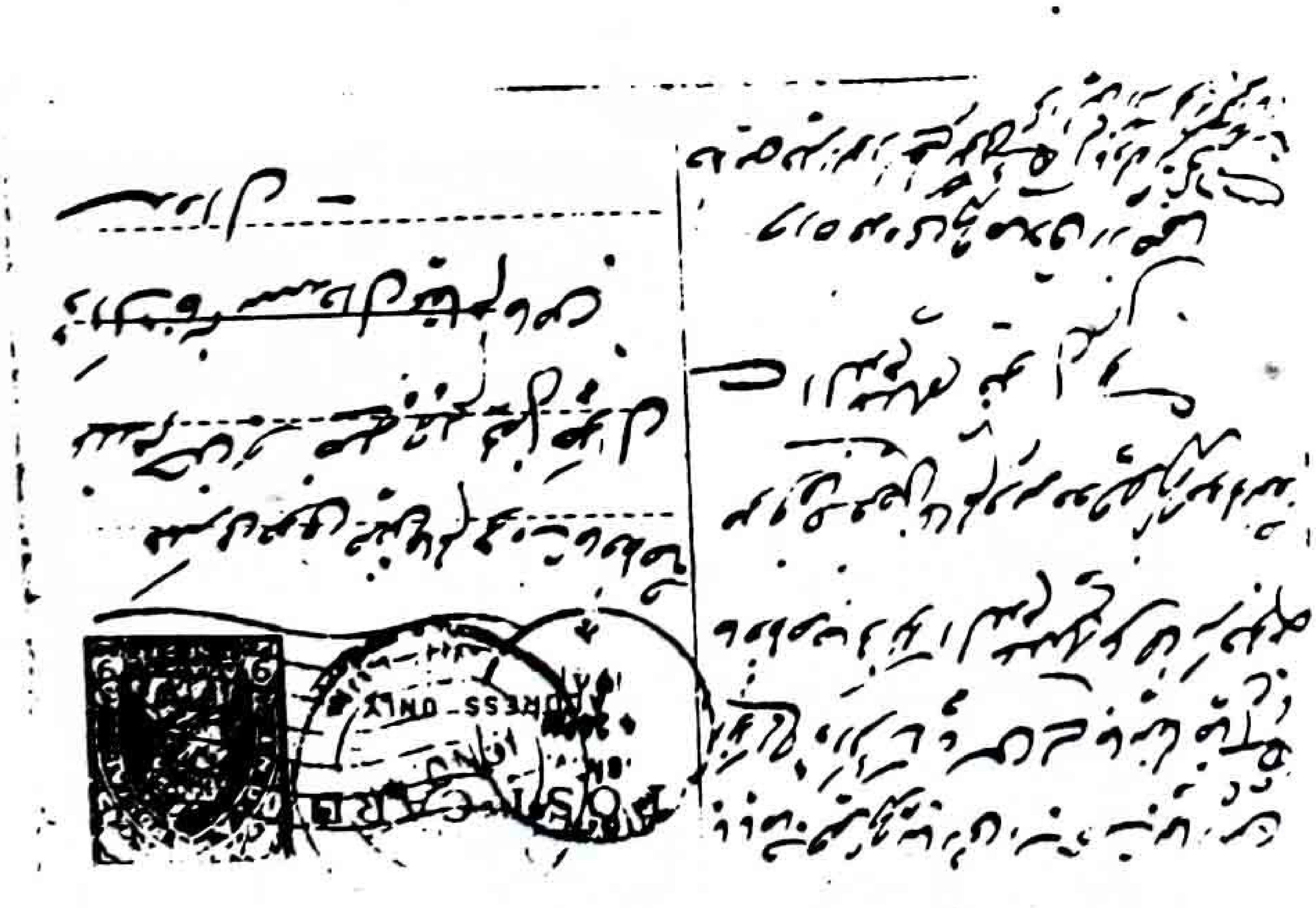

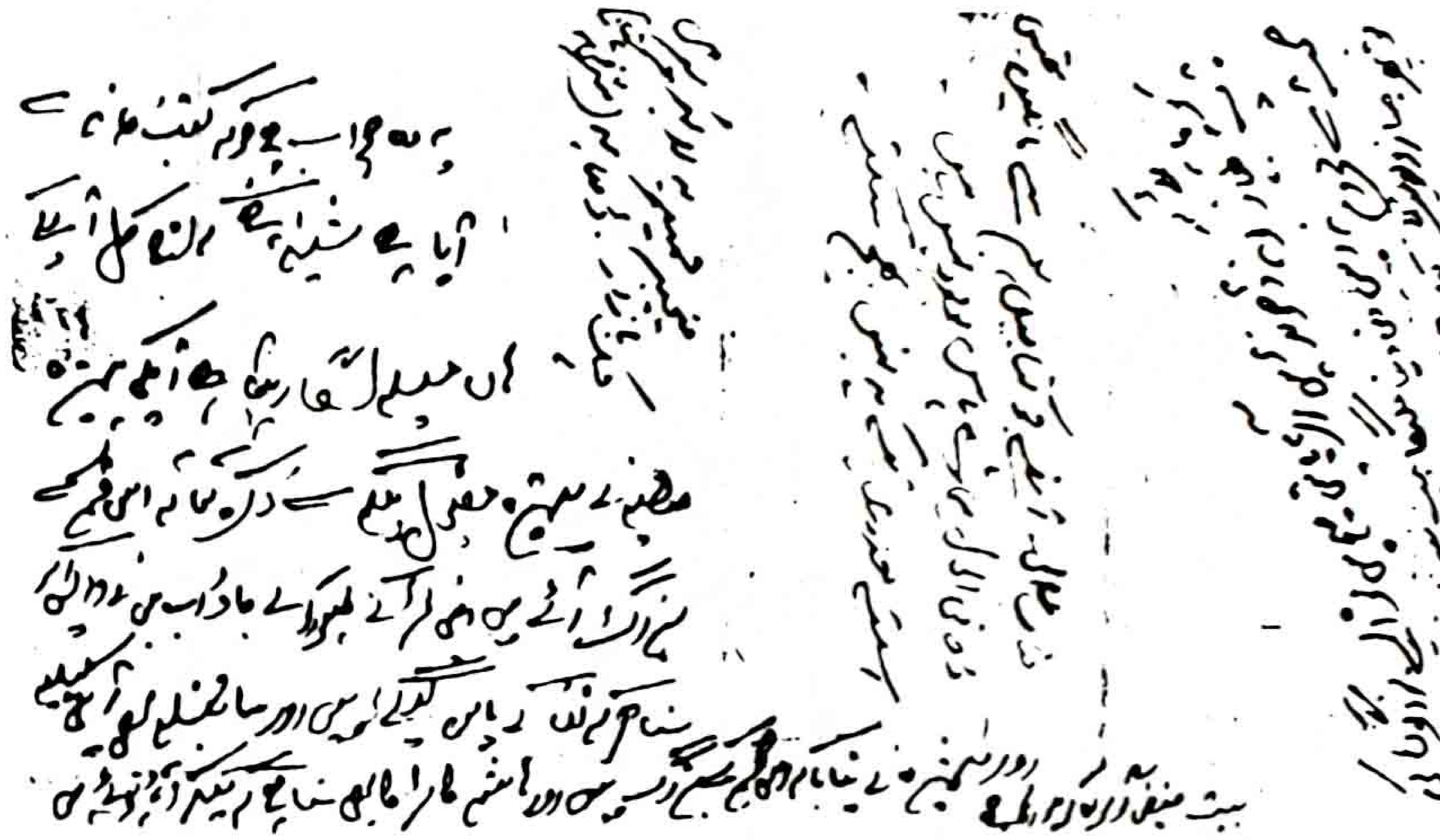

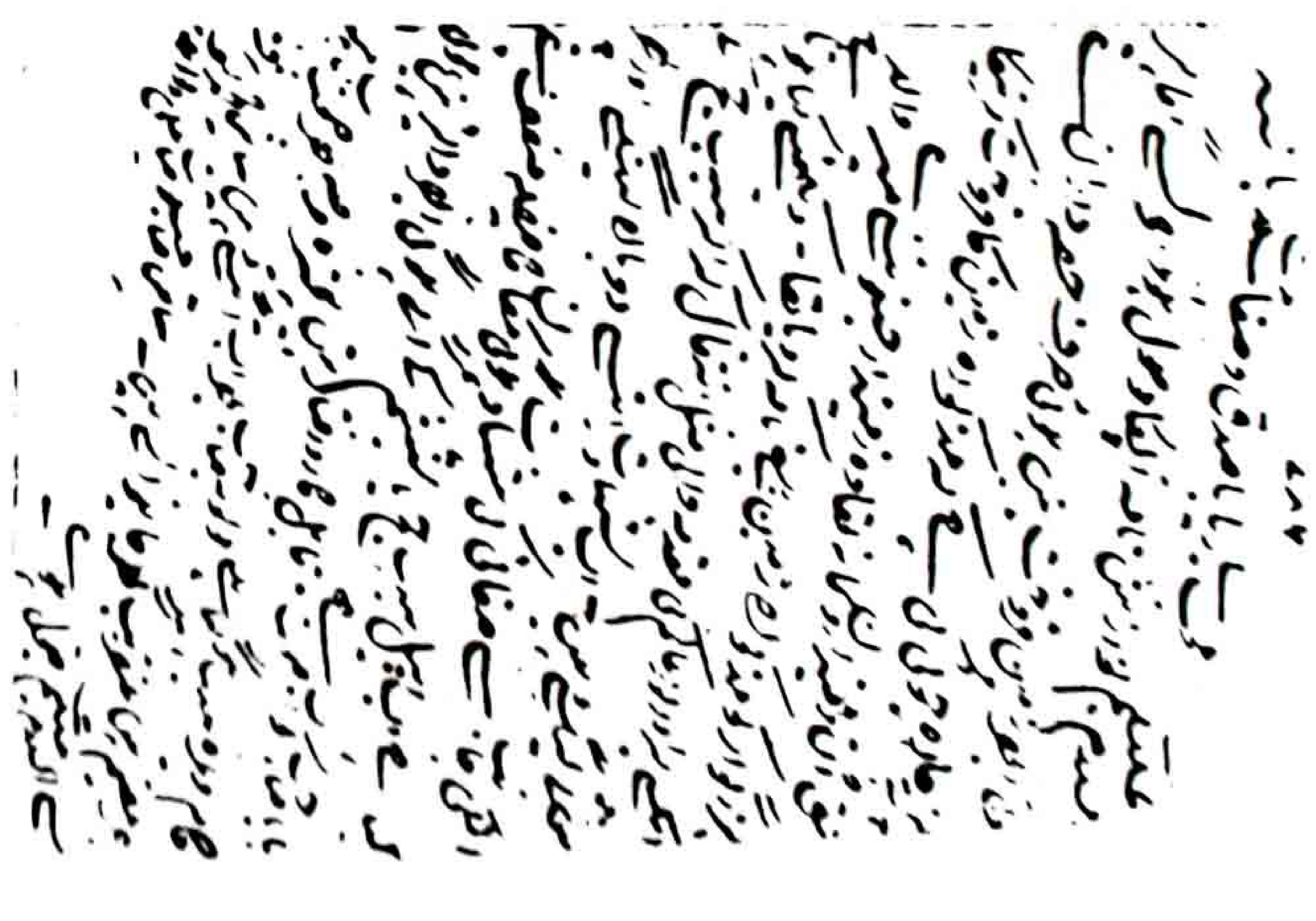

[illegible]

المتوفیٰ

تاریخ وفات مولوی فضل اللہ صاحب کمیرڑہ 9 اپریل 1956ء 26 =
28 شعبان 2012 بکرمی بروز سوموار بعد از نماز ظہر

حالانکہ یوم قبل فوت ہو گئے ہیں تو یہ جرح کرے پاکپتن مولوی صاحب دفن
کیے گئے ہیں نامعلوم وہ ان میں فوت ہوئے ہیں یا یہاں سے لے گئے ہیں واللہ اعلم
اس جگہ سے ارباب طریقت مشتاق احمد بابو محمد رفیق صاحب مولوی حیات علی
سب کو السلام علیکم فقیر خادم اہل طریقت محمد صادق چیچوی
حال قادر ۷ رمضان المبارک بروز بدھ

۴۸۶
۹۲

صوفی صاحب سلمہ ربہ القوی

بجاہ حبیبہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible] وصول [illegible] منکشف

ہوا الحمد للہ [illegible] یاد فرمایا [illegible] مشکور

ہوں [illegible] صلوٰۃ و درود [illegible]

حسب معمول جاری رکھیں [illegible] فرصت غنیمت جانیں

وقت کی قدر کریں زندگی کا بھروسہ نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

marfat.com

۹۲ / ۱۸۶

صوفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کل میں نے ایک و دس روپے [illegible] بفضل تعالیٰ

اور رسالہ آئے ہیں [illegible] دیکھ [illegible]

جمعہ [illegible] انشاء اللہ العزیز ۹ مئی [illegible]

[illegible] اور خاص مجبوری [illegible]

ماہ [illegible] دوں [illegible] وہاں کون ہے

[illegible] اگر جمعہ [illegible] انشاء اللہ

[illegible] ماحول [illegible]

اور [illegible] وہ بھی ہمراہ لیتے جاتا [illegible]

[illegible] زیارت [illegible]

[illegible]

۹۳ — ۱۸۶

صوفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

[illegible]

[illegible] بابا صاحب [illegible] تعالیٰ

[illegible]

[illegible]

دور دنیا [illegible] بیمار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible]

[illegible]

مختلف حالات مختلف اوقات میں

بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تین چار دفعہ ہمراہ ئی قبلہ حضرت جی صاحب سرہند شریف دیگر سنگیان طریقت عرس مبارک حضرت مجدد الف ثانی جو ۲۶۔۲۷ ماہ صفر میں ہوتا ہے حاضر ہوا۔ وہاں کا نظارہ جو ایک دفعہ دیکھ لے اس کی تڑپ دیکھنے کی کبھی مٹتی نہیں۔ مسجد شریف کے قریب ایک جگہ ایسی ہے جہاں زائرین نفل پڑھتے ہیں تو حج کا ثواب ملتا ہے مسجد شریف کے اندر ایک شعر لکھا ہوا جو بطور تبرک لکھ رہا ہوں۔

گردریں عالم بجوئی منظر خُلدِ بریں
مسجدِ حضرتِ مجدد راہ بہ چشمِ دل ببیں

اس وقت غریبی کا دور تھا ہم لوگ تھوڑا تھوڑا سرمایہ جمع کرتے پھر عرس مبارک پر حاضری دیتے جب سے انڈیا پاکستان بنا پھر ویزہ سسٹم ہوگیا تو ذرا جانا مشکل ہوگیا ہے۔

ایک دفعہ ہماری ملاقات بیگار شریف والے بزرگوں عبدالرحمٰن صاحب سے ہوئی وہ خالص مجددی تھے موسیٰ زہی والوں کے غلاموں میں تھے ان کی ملاقات حضرت خواجہ محمد معصوم فرزند مجدد الف ثانی کی مسجد شریف میں ہوئی عمر رسیدہ آدمی تھے بمعہ اپنے فرزند اور غلام عرس میں شرکت کیلئے گئے تھے ملاقات کے بعد ہم خواجہ سیف الدین صاحب کے مسجد میں قیام تھا واپس آگئے ان بزرگوں کو رات کے وقت غشی کا دورہ پڑا اسی حالت میں ان کو گھر واپس لایا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اور اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

marfat.com

راقم الحروف کا اپنا ایک واقعہ

یہ واقعہ راقم الحروف کو ۱۹۸۹ء میں پیش آیا۔ بندہ اپنے گھر سے بمعہ اپنی ایک بچی اور ایک بھانجی حضور کی خدمت اگھار شریف حاضر ہوا دو دن قیام کے بعد اجازت لیکر سلیوس پہنچا وہاں کے قیام کے بعد پھر واپس تریاں کے قریب تیسری بچی کے گھر رجور کوئی پہنچے دو دن قیام کے بعد گھر تیاری کی جب تریاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ ڈرائیوروں نے پہیہ جام ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس کی وجہ معلوم کی تو پتہ چلا کے حکومت آزاد کشمیر نے ایک قانون نافذ کیا ہے۔ اگر ڈرائیور سے ایکسیڈنٹ ہو کر بندہ مر جائے تو ڈرائیور ورثا کو دولاکھ روپیہ جرمانہ ادا کرے اس حکم کے خلاف ہڑتال کی گئی ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ اس دن ہم واپس رجور بچی کے گھر چلے گئے تیسرے دن جہلم ضلع کچہری میں بندہ کی تاریخ تھی بہت پریشانی ہوئی۔ دوسرے دن پھر تریاں پہنچے تو وہی حال تھا میں پریشان تھا کچھ دیر انتظار کیا اسی اثناء میں حاجی فضلداد چمیاری والے اور راجہ عبدالرحمٰن رٹہ والے جناب قاضی محمد رفیق اور ایک طالب علم محمد ادریس ولد حاجی زمان علی اپنی گاڑی میں پہنچے اور مسجد شریف میں چلے گئے بندہ ان کی ملاقات کیلئے پہنچا وہ راولپنڈی جا رہے تھے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک آدمی کی گاڑی میں گنجائش ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضرت جی صاحب کی کرم نوازی سے جگہ کا بندوبست ہو گیا۔ بچیوں کو واپس گھر بھیج دیا خود حاجی صاحب کی گاڑی میں سوار ہو گیا۔ جب یہ قافلہ اگھار شریف سے چلا تو قبلہ حضرت جی صاحب نے کچھ مسجدوں کے درویشوں کیلئے کچھ تبرک دیئے تریاں دینے کے بعد کیری مسجد میں پھر راجہ بازار مسجد شریف میں تبرک دیکر حاجی آباد مسجد شریف میں تبرک دیئے اس

marfat.com

کے بعد قاضی محمد رفیق صاحب نے انکشاف کیا کہ جب ہم اگھار شریف سے روانہ ہونے لگے تو قبلہ حضرت جی صاحب نے ہمیں یعنی مجھے پانچ عدد تبرک الگ دیئے اور ارشاد گرامی فرمایا کہ یہ تبرک حاجی آباد کی مسجد شریف سے گذر کر تقسیم کر لینا حالانکہ گاڑی میں اس وقت ہم چار آدمی تھے میں حیران تھا یہ پانچواں تبرک کس کیلئے ہے۔ جب تم آئے تو پتہ چلا کہ یہ تبرک تمہارے لئے اور قاضی صاحب نے وہ تبرک مجھے دے دیا۔ حضور نے میری پریشانی بھی دور کردی تبرک بھی ارسال کیا اور میں اپنی منزل مقصود پر یعنی جہلم بھی تاریخ پر پہنچ گیا۔

جس کو بلانا ہوتا اس کو بلا لیتے ہیں اپنے قدموں میں
یہ ادنیٰ کرشمہ ہے ولی کی کرامت کا

آپ کا کشف قبور کا واقعہ

بندہ کو چکوال میں جب سات آٹھ ماہ گذشتہ ہوئے تو آپ نے بذریعہ خط سدوال سے واپس بلالیا۔ دربار شریف سے چند دنوں بعد قبلہ حضرت جی صاحب عازمِ علاقہ سائنلہ وکوٹلی ہوئے بندہ بھی حضور کی ہمراہی میں عازم سفر تھا علاقہ سائنلہ یعنی رجور چنڈ ہاسروعہ وغیرہ میں ہمارا چند دن قیام رہا وہاں سے علاقہ سدونتی یعنی کلہ میں پہنچے وہاں کے قیام کے بعد کوٹلی سے ہوتے ہوئے علاقہ نکیال کھڈ گوجراں صوفی لعل دین صاحب کے ہاں قیام کیا دو تین دن قیام کے بعد جس دن ہم رخصت ہو کر جندروٹ کی طرف روانہ ہوئے تو ہم قبلہ حضرت جی صاحب کے ہمراہی دو آدمی تھے ایک تو میں تھا اور ایک ہمارے ساتھی صوفی عبدالحکیم مولوی عبدالستار صاحب کے والد محترم چنڈ ہاوالے تھے۔ بندہ کا روزہ جو سدوال سے شروع کیا ہوا تھا بدستور روزہ تھا

marfat.com

سائیں عبدالحکیم صاحب نے ناشتہ کیا قبلہ حضرت جی صاحب نے ارشاد گرامی فرمایا کہ ہمیں بھوک نہیں ہم نہیں کھائیں گے۔ بابا لعل دین صاحب کے گھر والی بڑی نیک اور پارسا بی بی تھیں اور سنگیوں کی خدمت گذار اُنہوں نے مجھے ایک روٹی پکا کر دی اور کہا جہاں پر آپ کو یعنی قبلہ حضرت جی صاحب کو کھانے کی طلب ہو وہاں آپ قبلہ حضرت جی صاحب کو یہ روٹی کھلانا۔ میں نے آپ کی روٹی اپنے پاس محفوظ کر لی اور کھڈ گجراں سے چل پڑے سفر کرتے ہوئے ایک جگہ نماز ظہر کا وقت ہوا تو نماز باجماعت ادا کی اس جگہ کا نام تھاں تھا۔ نماز ظہر کی فراغت کے بعد پھر سفر شروع ہو گیا۔ آپ گھوڑی پر سوار تھے آپ کے آگے آگے صوفی عبدالحکیم صاحب تھے اور بندہ گھوڑی کے پیچھے کچھ فاصلہ پر چل رہا تھا جب چکڑالی پہنچے چکڑالی زیادہ مشہور اس لئے تھی کہ وہاں ایک مستری دیسی رائفل بنانے کا بہت ماسٹر تھا۔ چکڑالی کے جانب مشرق جو راستہ شمالاً جنوباً گذرتا تھا عین راستہ کے ساتھ جانب مغرب ایک بزرگوں کا مزار شریف تھا اور وہ بن والی خانقاء کے نام سے مشہور تھی قبلہ حضرت جی صاحب نے گھوڑی پر ہی سے مزار شریف پر فاتحہ خوانی کی اور بیس پچیس قدم آگے نکل گئے۔ جب میں مزار شریف کے سامنے آیا تو فاتحہ خوانی کر کے مزار شریف سے دس پندرہ قدم آگے چلا تو دیکھتا ہوں کہ قبلہ حضرت جی صاحب گھوڑی سے نیچے اُتر کر واپس تشریف لا رہے جب ہم دونوں آمنے سامنے ہوئے تو بندہ نے حضور سے پوچھا حضور واپس کیوں آ گئے ہیں جب ہماری نظروں کا ٹکراؤ ہوا تو آپ کے چہرہ انور پر اتنی جلالیت تھی کہ میں فوراً کوئی بات کئے راستہ سے ہٹ گیا۔ جب میں مزار شریف سے گذرا بلکہ اس سے قبل بوجہ روزہ اور سفر میری حالت ناگفتہ بہ تھی مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا

marfat.com

چل رہا ہوں بیٹھا ہوا ہوں زمین پر ہوں یا آسمان پر۔ کیونکہ لگاتار مجھے ۲۴ گھنٹہ کا روزہ رکھتے ہوئے نو دس ماہ ہو گئے تھے پھر سفر بھی تھا آمدم برسر مطلب جب قبلہ حضرت جی صاحب میرے پاس سے گذرے تو آپ سیدھے مزار شریف پر جا کر جانب مغرب بیٹھ کر مراقبہ شروع کر دیا۔ میں کھڑا صوفی عبدالحکیم صاحب کو دیکھ رہا تھا کبھی قبلہ حضرت جی صاحب کو اتنے میں صوفی صاحب گھوڑی پکڑے ہوئے واپس میرے پاس آ گئے تو میں نے ان سے پوچھا صوفی صاحب قبلہ حضرت جی صاحب واپس کیوں آ گئے ہیں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ آپ گھوڑی سے اُترے اور مجھے کہا گھوڑی پکڑ و اور واپس چل دیئے۔ صوفی صاحب نے مجھ سے ایسا ہی پوچھا تو میں نے کہا ہو سکتا ہے میں اس مزار شریف کے قریب سے گذرا ہوں تو کوئی میرے سے غلطی ہو گئی ہو۔ جب آپ کو صاحب مزار نے واپس بلایا اتنے میں آپ نے اپنے چہرۂ مبارک سے چادر اُٹھائی اور مجھے فرمایا ادھر آؤ یہ آواز سن کر تو میری جان نکل گئی ڈر یہ تھا کہ شاید غلطی کی سزا ملے اس لئے قصداً مزار شریف کے جانب مشرق بیٹھا قبلہ حضرت جی صاحب نے فرمایا کہ وہ روٹی کدھر ہے جو میرے لئے تم لایا ہے وہ میں نے کھول کر آپ کو دی آپ نے روٹی لیکر فرمایا تمہارے پاس گُڑ بھی ہے اس وقت پشاوری گُڑ مشہور ہوتا تھا فرمایا چار گُڑ کی ٹکیہ ہمیں دے دو آپ کیلئے روٹی صرف ایک ہی تھی روٹی لیکر مزار شریف کے عین وسط میں رکھی اور چار ٹکیہ گُڑ روٹی کے درمیان روٹی کے اوپر رکھ کر مزار شریف کو دیکھنا شروع کیا تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد آپ نے روٹی اُٹھائی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دو ٹکیہ گُڑ ایک حصہ پر اور دو ٹکیہ گُڑ دوسرے حصہ پر رکھ کر مزار شریف پر روٹی کے دونوں ٹکڑے رکھ دیئے اور پھر آپ مزار شریف کی طرف دیکھنے لگے پھر آپ نے ایک

marfat.com

ٹکڑاروٹی کا یعنی نصف حصہ اور دو ٹکیہ گھڑ مجھے دے کر فرمایا یہ تم کھاؤ میں ۔نے اسی وقت حکم کی بجا آوری میں مزار شریف پر ہی روٹی کھانا شروع کردی دوسرے حصہ کو آپ نے پھر دو حصہ میں تقسیم کیا 1/2 حصہ صوفی صاحب کو اور گھڑ کی دو ٹکیہ بھی عنایت کیں اور باقی روٹی کا 1/2 حصہ فرمایا یہ ہمارے لئے رکھ لو۔ یہ واقعہ ظہر کی نماز کے بعد کا ہے۔ میں نے اس شعر پر عمل کیا۔ شعر یہ ہے:

بمعہ سجادہ رنگین کن گرت پیرے مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود زے رسمِ راہ اد منزل ہا

(ترجمہ پنجابی) وچہ شراب ڈبو مصلیٰ جے ہادی فرمائے کیونکہ واقف کار قدیمی غلطی کدے نہ کھاوے۔

میں نے یہ نہ کہا کہ حضور اب تھوڑا وقت رہ گیا ہے افطاری کے وقت روزہ افطار کرونگا۔ بلکہ اسی وقت حکم بجالا کر روٹی کھالی۔ اس واقعہ سے میں نے خود یہ اندازہ لگایا کہ جب میں صاحب مزار کے پاس سے فاتحہ خوانی کر کے گذرا تو صاحب مزار نے میری حالت دیکھ کر حضور کو بلا کر میرا روزہ ختم کرایا یہ واقعہ ۱۹۴۲ء کے شروع کا ہے۔ مزار شریف سے پھر آگے سفر شروع ہو گیا راستہ میں آپ صرف راستہ کی نشاندہی فرماتے رہے جب نماز عصر کیلئے گھوڑی سے نیچے اُترے تو آپ نے تبسم فرما کر فرمایا آج تو آپ کی عید تھی مگر ہم سفر میں ہیں کل عید کر لینا خدا کی شان جب روزہ ختم ہوا تو اب مجھے دو ٹائم کھانا کھانا پڑا جس سے مجھے پیچس کی شکایت شروع ہو گئی مگر چند دن بعد پھر حالت معمول پر آ گئی کیونکہ کافی عرصہ سے لگاتار روزے رکھ رہا تھا۔

marfat.com

دوسرا واقعہ کشفِ قبور

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ راقم بھی قبلہ حضرت جی صاحب کے ہمراہ علاقہ جندروٹ نکیال کھڈ وغیرہ کے دورہ کے بعد براستہ کوٹلی علاقہ سائنلہ بمقام سیالیاں حاجی صاحب سید محمد کے گھر آ کر قیام کیا صبح براستہ ڈڈیال واپسی کا پروگرام تھا حاجی صاحب کے گھر رات کو علاقہ کے کافی سنگی حاضر ہو کر شرفِ ملاقات سے مستفیض ہوئے۔آپ نے بعد نماز عشاء تمام سنگیوں کو الوداع کرنے پر فرمایا کہ ہم صبح دربار عالیہ کیلئے روانہ ہو جائیں گے۔کوئی سنگی صبح ملاقات کیلئے نہ آئے حاجی صاحب کو فرمایا کہ صبح صبح ناشتہ تیار کرنا تاکہ صبح نماز کے بعد ناشتہ کر کے ہم روانہ ہو جائیں گے۔نماز تہجد سے فارغ ہو کر ہر ایک اپنے اپنے اوراد میں مشغول تھے جب صبح کی نماز سنت ادا کی قبلہ حضرت صاحب نے سنت نماز ادا کی تو بعد میں آپ کی طبیعت میں تبدیلی آچکی تھی۔فرض نماز با جماعت ادا کر کے جب گھر میں واپس آئے تو کھانا لایا گیا سب سے پہلے قبلہ حضرت جی صاحب کے سامنے کھانا رکھا گیا تو ہم لوگوں کیلئے حاجی صاحب کھانا لانے گئے تو قبلہ حضرت جی صاحب نے پہلا نوالہ منہ میں ڈالا آپ اس نوالے کو حلق کے نیچے اُتار نہیں سکے آخر آپ نے وہ نوالا منہ سے نکال کر پھینک دیا۔آپ کے چہرہ مبارک پر جلالیت کے آثار نمایاں تھے حاجی صاحب کو فرمایا کھانا اُٹھالو اور باقی سنگیوں کو کھانا لا کر دو۔ہم سب پریشان تھے یا اللہ یہ کیا معاملہ ہے ہم میں اتنی جرأت بھی نہ تھی کہ پوچھ سکیں آخر ہمارے لئے کھانا آ گیا ہم نے اپنی طبیعت کے مطابق کھانا تناول کیا جب تیاری ہوئی تو آپ نے جو آپ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے ان میں راقم سائیں بہادر علی والد قاری بشیر احمد صاحب کالا دیو۔صوفی عبدالحکیم تھے

marfat.com

آپ نے ہمیں حکم دیا کہ اگر تم لوگ دربار شریف جانا چاہو تو جا سکتے ہو کیونکہ عرس مبارک حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا بالکل نزدیک تھا صرف ایک ہفتہ باقی تھا ہم تینوں نے انکار کیا کہ ہم آپ کے ساتھ جائیں گے۔ آپ نے اس وقت فرمایا کہ ہم ناوناں والی مزار پر جائیں گے۔ یہ مزار شریف تحصیل سہنسہ کے مغرب قلعہ پرنڈ اور پوٹھہ کے قریب جانب جنوب مغرب ایک پہاڑی عبور کر کے اس کے دامن میں واقع ہے اب ہم چاروں کے علاوہ حاجی سید محمد مرحوم اور چوہدری شاہولی سروعہ والے بھی ہمراہ ہو گئے۔ جب ہم ناوناں والی مزار شریف پر پہنچے تو ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا نماز سے فارغ ہو کر آپ مزار شریف پر جا کر مراقب ہو گئے تو اس کے بعد فارغ ہوئے تو حکم دیا کہ آج رات یہاں قیام کرنا ہے آپ کے حکم کے مطابق وہاں قیام کیا گیا جو صاحب مزار کے متولی تھے اُنہوں نے ایک مکان ہمیں دیا آپ نے کلمہ طیبہ کا حکم دیا اب مجھے صحیح یاد نہیں رہا سوا لاکھ پڑا تھا یا ۷۵ ہزار۔ موسم سرما تھا پوہ کا مہینہ پوری رات لگا کر ہم نے کلمہ طیبہ اور سورہ یٰسین سورہ ملک وغیرہ جو آپ نے حکم دیا پڑھ کر صبح کی نماز سے پہلے ختم کر لئے صبح کی نماز جا کر مزار شریف پر پڑھی اور اس کے بعد ایصال ثواب کر کے آپ پھر مراقب ہوئے تو بعد فراغت آپ نے فرمایا اب درکالی شریف چلنا ہے وہاں سے سفر پھر شروع ہو گیا۔ درکالی شریف علاقہ پوٹھوار میں واقع ہے کلر سیداں کے جنوب میں واقع ہے ناوناں والی مزار سے چل کر جب سالگراں پہنچے تو وہاں ایک نمبردار محمد خان نامی صوفی شاہولی صاحب کے دیرینہ دوست تھے ان کے ہاں رات بسر کی صبح سالگراں کے جانب مغرب دریائے جہلم بہتا ہے وہاں سے بذریعہ کشتی دریا عبور کیا وہاں سے چلتے ہوئے اگلی رات سدہ گاؤں میں بسر کی نماز تہجد کیلئے سائیں

marfat.com

بہادر علی جب اُٹھے رات اندھیری تھی اس وقت بجلی کا اتنا انتظام نہیں تھا جتنا آج کل ہے لوگ سرسوں کا تیل یا مٹی کا تیل جلایا کرتے تھے مسجدوں میں اکثر سرسوں کا تیل جلا کرتا تھا اندھیرے کی وجہ سے سائیں بہادر علی گرے اور انہیں چوٹیں بھی آئیں۔ بس سائیں صاحب مرحوم کا عتاب ہم پر نازل ہو گیا۔ سائیں صاحب موصوف کی طبیعت بہت جلالی تھی وہ کسی کو نہیں بخشتے تھے دوسرے دن صبح بارش شروع تھی قبلہ حضرت جی صاحب گھوڑی پر سوار ہم چار آدمی آپ کے ہمراہ تھے کیونکہ حاجی سید محمد صاحب کو مزار ناوناں والی سے واپس کر دیا تھا۔ سدہ گاؤں سے چل کر نماز ظہر کے تھوڑا پہلے درکالی شریف میاں حاجی صاحب کے مزار شریف پر پہنچ کر فاتحہ خوانی کی آپ نے فرمایا چلو بندہ نے حضرت قبلہ جی سے عرض کی حضور نماز ظہر یہاں ادا کر کے چلیں گے۔ تو آپ نے ارشاد گرامی فرمایا کہ تم یہاں نماز پڑھو اور ہمارے ساتھ آ کر مل جانا ہم آگے نماز ادا کرینگے پھر ہم نے میاں صاحب کے گاؤں کی حدود سے باہر آ کر نماز ادا کی بارش بدستور شروع تھی ہمارے کپڑے بھیگے ہوئے تھے اور سفر جاری تھا آپ نے فرمایا اب سوئی حافظاں گاؤں میں چلنا ہے یہ گاؤں بیول علاقہ گوجر خان کے جانب شمال میں واقع ہے جب ہم سوئی چیمیاں میں پہنچے تو عصر کا ٹائم ہو گیا۔ وہاں پر ایک مائی کے ہاں قیام کیا صبح نماز اشراق کے بعد پھر سفر شروع کیا اس دن بارش رات کو تھم گئی تھی۔ ہم سوئی حافظاں مزار شریف پر پہنچے فاتحہ خوانی کی آپ جب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حکم دیا کہ پہلے دس سیپارے کلمہ طیبہ پندرہ بیس ہزار اور سورہ ملک وغیرہ پڑھیں ہم نے حکم کی تعمیل کی دوپہر کا کھانا وہاں مسجد میں مقیم لوگوں نے لا کر دیا پہلے پانچ سیپارے میں نے پڑھے اور دوسرے پانچ سیپارے قبلہ حضرت جی صاحب نے

marfat.com

پڑھے باقی دوسرے صاحبان نے تلاوت یعنی ورد کیا نماز ظہر کے پہلے فارغ ہوئے نماز ظہر ادا کی تو مزار شریف پر ایصال ثواب کیلئے حاضری دی جب وہاں سے فارغ ہوئے تو آپ کی طبیعت بشاش تھی آپ نے فرمایا اب جس راستہ سے چاہو اب دربار شریف چلیں گے آپ کا دورہ قبور ختم ہوگیا تھا۔ جب مزار شریف سے روانہ ہو کر تھوڑا فاصلہ طے کیا تھا کہ راستہ میں ایک صاحب ہماری جانب چلے آرہے تھے جب قریب پہنچے تو پہچان لیا یہ صوفی فضلدین صاحب عرف سائیں فضلاں تھے اور بیول شہر کے جانب مغرب تھوڑے فاصلہ پر انکا گاؤں تھا۔ بصد اصرار وہ اپنے گھر لے گئے رات وہاں بسر کی صبح براستہ بیول روانگی ہوئی جب ہم پنڈوڑی پہنچے تو وہاں ایک مجذوب سائیں مرچو لقب کے رہتے تھے آپ نے ہم کو حکم دیا تم سب جاؤ سائیں مرچو صاحب کی زیارت کر کے آؤ ہم چاروں سائیں صاحب کی زیارت کیلئے چلے گئے اور ان کی زیارت نصیب ہوئی ۔سائیں صاحب نے ہماری چائے سے تواضع کی اور ارشاد گرامی فرمایا۔ ہوجاؤ بکرے وانگ حلال۔ ہوجاؤ عاشق وانگ بلال۔ یہ سائیں صاحب کا ارشاد تھا کہ بکرے وانگ حلال ہونا اور حضرت. بلال کی طرح عاشق ہونا اپنے پیر پر سیکھو گے تب جا کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔آج کل جب پنڈوڑی میں سائیں مرچو صاحب کا عرس یعنی میلہ بڑی شان وشوکت سے ہوتا ہے۔ پنڈوڑی سے چل کر اوپر پہاڑی علاقہ ہل بھگام تک آتا ہے ایک میل چل کر ایک جگہ سے سڑک سے ہٹ کر شارٹ راستہ تھا بندہ نے حضور سے عرض کی حضور آپ اجازت دیں تو ہم یہ شارٹ رستہ سے آگے آپ کا انتظار کرینگے۔آپ سڑک کے راستہ سے آجائیں۔ ہمیں دو میل کا فاصلہ کم ہوجائیگا۔آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں اور سائیں عبدالحکیم۔

marfat.com

سائیں بہادر علی چھوٹے راستے پر ہو لئے قبلہ حضرت جی صاحب اور بھائی شاہولی صاحب سڑک پر روانہ ہو گئے لیکن قبلہ حضرت جی صاحب کوئی ایک دو میل فاصلہ طے کر کے ایک دوسری سڑک ایک گاؤں کو جاتی تھی اس پر چل پڑے جب ہم مطلوبہ جگہ پر جہاں سڑک آ کر ملتی تھی پہنچے تو انتظار کرنے لگے مگر آپ کا نام ونشان تک نہ تھا کیونکہ آپ نے وہ راستہ ہی چھوڑ دیا بندہ کو شک ہوا ہو سکتا ہے گھوڑی گری ہو ایک ڈیڑھ میل پیچھے چلا گیا مگر مایوسی ہوئی پھر واپس اپنے ہمراہیوں کے پاس پہنچا وہ بھی پریشان تھے۔ آخر ہم مایوسی کے عالم میں آگے چل پڑے وقفہ کافی ہو گیا تھا آپ اس گاؤں میں پہنچ کر پھر اصلی سڑک پر آ گئے جب ہم گاؤں کے قریب سے گذر رہے تھے تو ایک آدمی ملا اس نے کہا کہ دو آدمی آگے جا رہے ہیں ایک بزرگ گھوڑی پر تھے اُنہوں نے کہا کہ ہل پتن یعنی گھاٹ پر آ جاؤ پھر اتنا سننا تھا کہ ہم بھی تیز قدم کبھی دوڑتے بھی تھے ہل گھاٹ پر پہنچے تو معلوم ہوا کشتی تیار تھی آپ گھاٹ عبور کر گئے ان ملاح کو آپ نے فرمایا کہ ہمارے تین آدمی آ رہے ہیں اِن کو پار اتار دینا۔ اُنہوں نے ہمیں پاکستان سے علاقہ کشمیر میں اُتارا ہم کو یہ معلوم نہ تھا آپ کس طرف تشریف لے گئے ہیں کیونکہ عصر کا ٹائم تھا۔ ہم بٹلی پہنچے ہمیں یہ یقین تھا کہ آپ بٹلی میں رونق افروز ہونگے وہاں سے جب ہم نے دریافت کیا تو جواب ملا آپ تو علاقہ سائنلہ کی طرف گئے ہوئے ہیں۔ اِن کو صورت حال بتائی تو اُنہوں نے کہا آپ بے فکر ہو جائیں ہم ڈھونڈ لینگے۔ شام ہو چکی تھی ہم وہاں سے چل پڑے پھر ہم پوٹھہ آ گئے وہاں پر اس وقت سائیں حسن صاحب زلفاں والے اور سائیں حسن صاحب دوسرے عرف بابا سائیں حسن سدائی موجود تھے اُنہوں نے کہا آپ لوگ آرام کریں ہم صبح ڈھونڈ لینگے۔ صبح کی نماز

marfat.com

بعد ہر دو صاحبان بٹلی چلے گئے۔ اور بارہ بجے ہماری ملاقات پھر قبلہ حضرت جی صاحب سے ہوئی تو آپ نے تبسم فرما کر فرمایا دو میل فاصلہ کم کا پتہ چلا۔ اس کے بعد ہم لوگ دربار عالیہ چچیاں شریف پہنچے قبلہ مائی صاحبہ کی خدمت میں پہنچ کر شرف ملاقات سے مشرف ہوئے وہ رات جدائی والی آپ ایک دوسری جگہ قیام پذیر رہے جس کی بنا پر دوسرے دن ملاقات نصیب ہوئی رات بڑی بے چینی سے گذری۔

ایک اور سفر کا واقعہ گمشدہ آدمی کا واپس آنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بندہ ناچیز قبلہ حضرت جی صاحب کے ساتھ علاقہ تھکیالہ میں سفر کر رہے تھے دوپہر کا وقت تھا کافی سنگی ہمارے ساتھ گردونواح کے چل رہے تھے۔ چاول والی زمینوں سے گذر رہے تھے کہ اچانک ایک جانب سے ایک عورت سر سے دوپٹہ اُتارے ہاتھ میں پکڑے شور مچاتے اور بھاگتے ہوئے آرہی تھی۔ ہم نے سمجھا کہ شاید پاگل ہے جو شور مچا رہی ہے جب ہمارے قریب پہنچی تو میں قبلہ حضرت جی کے سامنے آگیا۔ اور وہ کہہ رہی تھی حضرت جی میں آپ کو جانے نہیں دونگی۔ جب تک میرا گمشدہ بچہ گھر نہیں آجاتا وہ کافی عرصہ ہوا فوج میں ملازم ہوا تھا۔ عورتوں کی فطرت ہے کہ وہ جلد ہی جذباتی ہو جاتی ہیں۔ صوفی صاحب بابا فوجدار خان مرحوم بھی ہمارے ساتھ تھے اُنہوں نے اس عورت کو ڈانٹ بھی دی۔ آپ نے وہیں کڑکتی دھوپ میں فرمایا اس عورت کے حق میں سب دُعا کرو تا کہ اس کا گمشدہ بچہ واپس آوے ہم سب نے بیک وقت دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے۔ آپ نے دُعا فرمائی اور ہم امین کہتے رہے۔ دُعا ختم ہوئی پھر سفر شروع ہوا تو کسی صاحب نے عرض کی حضور یہاں ایک آدمی قصص المحسنین کتاب پہاڑی لہجہ میں بہت اچھی طرز پر پڑھتا ہے اگر

marfat.com

آپ سُننا چاہیں تو آپ نے فرمایا ضرور سنیں گے۔ وہاں ایک جگہ پانی کا چشمہ بھی تھا اور بہت گھنے سایہ دار درخت بھی۔ درختوں کے نیچے کچھ ٹائم آرام کیا اور اس شخص کو بلا کر اس سے قصص المحسنین کتاب سنی واقعی ہی اس شخص نے بڑی خوش الحانی سے پہاڑی طرز پر کتاب سنائی وہ مائی جس کا ذکر ہے اس کا نام شاہدہ بیگم ڈبسی سے قریب اوپر والا کوٹ میں رہتی تھی اور اس کے بچے کا نام شیر محمد تھا۔ خدا کی شان۔

اولیا راہ ہست قدرت از الہہ

تیر جستہ بازگر داند زہ راہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو اتنی طاقت عطا کی ہوتی ہے کہ وہ قدرت کے ہاتھ سے چھوٹے ہوئے تیر کو واپس لا سکتے ہیں ایک ہفتہ بعد اس مائی کا بچہ واپس گھر پہنچ گیا۔ ہمیں معلوم نہ ہو سکا اور نہ اس سے ملاقات ہوئی کہ وہ کس جگہ پر تھا اور کس طرح واپس گھر پہنچا۔ وما علینا الا البلاغ۔

دوسرا واقعہ بھی گمشدہ کا واپس گھر آنا

راقم الحروف کے بڑے بھائی نور عالم کی زبانی کا ذکر ہے کہتے کہ میں صرف اکیلا آپ کے ساتھ تھا۔ ہم مرید کے سے ہوتے ہوئے ملا گاؤں پہنچے یہ گاؤں صوفی محمد نذیر صاحب اور صوفی خوشی محمد حجام کا ہے یہ خوشی محمد جو عرس مبارک پر ہمیشہ چاول پکاتے ہیں ہمارا قیام صوفی محمد نذیر صاحب مرحوم کے گھر تھا صوفی صاحب کی والدہ ماجدہ بہت پرہیز گار تھیں ایک دن مائی صاحبہ نے عرض کی حضور میرا بچہ محمد نصیر باہر ملازم ہے ایک تو وہ عرصہ چار پانچ سال سے گھر نہیں آیا نہ خط کا جواب دیتا ہے ہم کئی خطوط بھی لکھ چکے ہیں آپ دُعا فرماویں تا کہ بچہ گھر آ جاوے۔ آپ نے دُعا فرمائی جب ہم

marfat.com

وہاں سے رخصت ہوئے تو صوفی صاحب محمد نذیر ہمارے ہمراہ ہم کو بس پر بٹھانے کیلئے ایمن آباد موڑ تک آئے یہ ایمن آباد گوجرانوالہ اور کامونکے درمیان میں ہے۔

ایمن آباد سے ہمیں بس پر صوفی محمد نذیر بٹھا کر گھر پہنچے تو محمد نصیر گھر پہنچ چکا تھا بعد میں صوفی صاحب نے ہمیں دربار عالیہ خط لکھا کہ محمد نصیر گھر پہنچ چکا تھا ہم آپ کو ایمن آباد سے رخصت کر کے گھر پہنچے تو وہ موجود تھا سبحان اللہ۔

ایک لاعلاج آدمی کا علاج

ایک لڑکا جس کا نام محمد زمان سگوال نزد ڈڈیال کا رہنے والا آپ کی خدمت میں پنیالی حاضر ہوا سگوال موہڑہ کنیال ڈڈیال کے قریب ہے۔ اس وقت آپ پر ملاقات کی کوئی پابندی نہ تھی مجلس بھی ہوا کرتی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیسے آنا ہوا تو اس نے عرض کی حضور میں بیمار ہوں اور راولپنڈی، لاہور کے بڑے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا ہے۔ باپ میرا امریکہ میں ہے پیسے کی کمی نہیں مگر مایوس نہیں ہوا۔ اب ڈاکٹروں سے منہ موڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اب آپ میرا علاج کریں گے۔ آپ نے فرمایا بھائی ہم نہ تو ڈاکٹر ہیں نہ بزرگ۔ آپ موہڑہ شریف حضرت بابا محمد قاسم صاحب کے پاس چلے جائیں وہ اللہ والے بزرگ بھی ہیں اور ان کے پاس حکیم و ڈاکٹر بھی آتے ہیں وہاں آپکا بہتر علاج ہوگا۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤ گے۔ اس اللہ کے بندے نے جواب دیا حضور میں نہ اب کسی ڈاکٹر کے پاس جاؤں گا نہ بابا صاحب کے پاس میں یہاں آگیا ہوں یہاں سے ٹھیک ہو کر جاؤں گا۔ یا پھر گھر والے میری لاش لے جائیں گے۔ اسی دوران بندہ بھی حضور کی ملاقات کیلئے پنیالی پہنچا شرف ملاقات کے بعد اس کا سارا واقعہ بیان فرمایا جب روٹی کا ٹائم ہوا

marfat.com

روٹی آئی ہمارے علاقہ میں لسی کی کڑی بڑی مشہور ہے بندہ نے دیکھا کہ پلیٹ میں لسی کی کڑی موجود ہے قبلہ حضرت جی نے اپنے ہاتھ مبارک سے مکئی کی روٹی توڑ توڑ کر کڑی کی پلیٹ میں ڈال کر دی اور مریض نے وہ روٹی کھائی اللہ کی شان مریض روز بروز صحت یاب ہونا شروع ہو گیا اور مکمل صحت یاب ہو کر اپنے گھر واپس چلا آیا۔ سبحانہ اللہ۔ اللہ والوں کی نگاہِ کرم کا کیا کہنا۔

ابتدا میں آپ کے سفر اکثر راتوں میں ہوتے تھے

آپ ابتدائی سلوک میں رات کا سفر تسکین قلبی یا کسی حکم کے تحت کرتے تھے یا بطور وظیفہ ہوا کرتا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے میں بھی چھوٹا تھا سکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا رات کو والد محترم کے ساتھ سویا کرتا تھا سردیوں کا موسم تھا قبلہ حضرت جی صاحب نے نا معلوم کونسا ٹائم تھا بند دروازہ پر آہستگی سے دستک دی والدہ محترمہ نے پوچھا کون۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا والد محترم بھی جاگ گئے مگر آپ اسلئے نہ بولے کہ ہندو راج تھا اور ایک ہندو نے ہمارے والد محترم کے خلاف مقدمہ درج کرایا ہوا تھا۔ آپ سمجھے کوئی پیادہ سرکاری آ گیا ہے۔ کچھ وقفہ کے بعد آپ نے پھر معمولی دستک دی والدہ محترمہ نے پھر پوچھا کون آپ پھر خاموش ہو گئے۔ آپ کے ہمراہ سائیں حسن عرف بابا سدائی اور بابا شیر باز بٹلی والے تھے اُنہوں نے آہستہ سے کہا حضور ہم بولیں آپ نے منع کیا۔ پھر تیسری دفعہ آپ نے دستک دی تو والدہ محترمہ نے کہا کہ اگر کچھ بولو گے نہیں تو میں کچھ کہہ ڈالونگی۔ آپ نے ہنس کر فرمایا چاچی جی دروازہ کھولو تب جلدی سے والد صاحب والدہ محترمہ نے اُٹھ کر دروازہ کھولا۔ آپ اندر تشریف لائے میں بھی چارپائی سے نیچے اتر گیا آپ ہماری ایک جائے نماز لکڑی کی بنی ہوئی پر نماز

marfat.com

عشاء میں مشغول ہوئے اور دوسرے دونوں صاحبان نے بھی نماز ادا کی والد صاحب نے چارپائی پر بستر لگانے کی کوشش کی آپ نے منع فرمایا نہیں آپ ذکر شریف میں مشغول ہو گئے دوران وظیفہ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی تین چار ضربات زمین پر چھڑی سے لگائیں آپ نے فرمایا ان دونوں صاحبان کو زمین پر بستر لگا دو۔ آپ اسی جائے نماز پر دراز ہو گئے۔ میں چارپائی پر سو گیا مگر نا معلوم آپ کس وقت اُٹھ کر سفر پر روانہ ہو گئے۔ صبح جب میں نے اُٹھ کر دیکھا تو آپ موجود نہ تھے۔

ایک مجذوب سے آپ کا مقابلہ

ایک دفعہ آپ علاقہ چھوچھ بڑجن گاؤں سے گذر رہے تھے وہاں ایک مجذوب رہا کرتے تھے ان کا آبائی گاؤں تھا بابا سائیں حسن سدائی اور بابا شیر باز آپ کے ہمراہ تھے۔ گاؤں کے قریب قبلہ حضرت جی صاحب کا اور مجذوب کا ٹکراؤ ہو گیا۔ دونوں نے اپنا اپنا زور آزمایا کوئی بھی ہار ماننے کو تیار نہ تھا۔ آخر مجذوب صاحب ہار کر آپ کو چھوڑ کر گھر کی طرف بھاگ گیا آپ بھی بعد میں وہاں سے اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوئے مجذوب کی والدہ کہتی تھی کہ اِن بزرگوں نے میرے بیٹے کی فقیری چھین لی ہے۔

ایک ننگے مجذوب کو کمر کی چادر پہنانا

ایک دفعہ قبلہ حضرت جی صاحب بہ ہمراہی اسی راقم الحروف ہمارے گھر تشریف لائے رات قیام کرنے کے بعد صبح پھر گھر سے روانہ ہوئے ہمارے ہمراہ بڑے بھائی نور عالم بھی روانہ ہوئے رٹہ سے ہوتے ہوئے جب علاقہ حاجی غلام مصطفیٰ صاحب کے ٹھارا میں پہنچے تو وہاں ایک ننگا مجذوب رہتے تھے۔ آپ کو بچپن

marfat.com

میں فالج ہوا تھا جس سے ایک ٹانگ اور ایک ہاتھ آپ کا فالج زدہ تھا لنگڑا کر چلتے تھے بدن پر کوئی کپڑا نہیں تھا جب ہم ان کے گھر پہنچے تا نگا صاحب کی والدہ محترمہ موجود تھیں قبلہ حضرت جی صاحب اور ہم دونوں مائی صاحبہ کے پاس بیٹھ گئے۔ سائیں صاحب موصوف گھر سے باہر ایک طرف کھڑے آوازے لگا رہے تھے۔ قبلہ حضرت جی صاحب نے مائی صاحبہ سے پوچھا سائیں صاحب کب سے بدن پر کپڑا نہیں لیتے سائیں صاحب کی عمر تقریباً ساٹھ ستر سال کے لگ بھگ تھی مائی صاحبہ نے کہا پیدائشی کپڑا نہیں لیتے اتنے میں سائیں صاحب بھی اپنے مکان کی طرف آرہے تھے مائی صاحبہ نے کہا بیٹا یہ پیر صاحب ہیں تو آپ نے اپنی مادری زبان میں کہا اماں یہ پیر بہت سخت ہیں یعنی بہت جابر ہیں۔ آپ نے مائی صاحبہ کو کہا کوئی چادر دے دو مائی صاحبہ نے اندر سے ایک چادر دی تو حضور نے بھائی نور عالم کو حکم دیا کہ یہ چادر سائیں صاحب کے کمر کے ساتھ لپیٹو بھائی نور عالم نے حکم کی تعمیل کی چادر سائیں صاحب کے کمر کے گرد لپیٹ دی۔ اس کے بعد ہم تینوں بمعہ قبلہ حضرت جی صاحب علاقہ سائینلہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ شام کے بعد سونے سے پہلے سائیں صاحب نے والدہ صاحبہ کو بولا چادر کھولو چادر کھلا کر آپ سو گئے۔ صبح جب بیدار ہوئے تو والدہ صاحبہ کو بولا ماں چادر باندھو پیر صاحب ماریں گے۔ آپ کا یہ معمول تازندگی قائم رہا۔ آخر آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پاکپتن شریف کا واقعہ

صاحبزادہ ابو طاہر محمد نقشبند صاحب نے ذکر کیا۔ قبلہ حضرت جی صاحب ایک دفعہ ہمارے گھر تشریف لائے دوران قیام آپ نے ایک دن فرمایا نقشبند چلو بابا

marfat.com

صاحب فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر فاتحہ خوانی کر کے آئیں گے۔ جب دربار شریف کے صدر گیٹ پر ہم دونوں پہنچے آپ وہاں پر کتابوں کی دو کانوں پر گھومنے پھرنے لگے اس کے بعد آپ نے فرمایا چلو نقشبند صاحب واپس چلتے ہیں۔ میں حیران ہوا کہ ہم نے مزار شریف پر حاضری نہیں دی اور حضور فرماتے ہیں چلو واپس چلتے ہیں۔ ہم واپس گھر آگئے دوسرے دن پھر آپ نے ارشاد گرامی فرمایا چلو نقشبند فاتحہ خوانی کیلئے مزار شریف پر چلتے ہیں دوسرے دن جب ہم مزار شریف پر پہنچے تو وہاں کے کنجی بردار ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ اُنہوں نے بہشتی دروازہ کھولا اور عرض کی حضور تشریف لے جائیں۔ وہاں ایک مجذوب تھا اُنہوں نے برملا کہا۔

واہ او مائے قربان جاواں جس ایہہ لعل جنیا ایہہ

جن کی بدولت ہم بھی آج ان کے ساتھ بہشتی دروازہ سے گذر رہے ہیں۔ آپ اندر بہشتی دروازہ سے گذر کر بابا صاحب کے پاس پہنچ کر مراقب ہوئے اور فاتحہ پڑھی اس بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے دن ملاقات نہ ہوئی تھی نہ ہوئی دوسرے دن آپ نے فاتحہ پڑھی اور بابا صاحب کے پاس مراقب بھی ہوئے ان رازوں کو وہ راز دار ہی جانیں ہماری ناقص عقلیں ان باتوں کو سمجھنے سے قاصر۔

کبوتر با کبوتر   باز با باز

ناگھانی چیز کا مجھے دکھانا

ابتداء میں آپ کی بیعت اور مجاہدہ کے باب میں میں نے ذکر کیا تھا۔ آپ کو اعتکاف کی حالت میں تکلیف ہوتی تھی تو بندہ نے حضور سے پوچھا تھا کہ آپ کو کس طرح تکلیف ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا بعد میں آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ بندہ بمعہ قبلہ

marfat.com

حضرت جی صاحب علاقہ سائنلہ بمقام سیالہاں حاجی سید محمد صاحب کے گھر مقیم تھے۔ظہر کے بعد ایک سنگی وہاں کے قریب کے باغ علی حضور کے پاس پہنچے اور عرض کی حضور میری ایک بھینس سخت بیمار ہے۔علاقہ میں مال مویشی کی بیماری زوروں پر ہے کوئی علاج کرو آپ نے بندہ کو حکم دیا اور فرمایا تم جاؤ اور مریض مویشی پر سات بار سورہ تغابن سات مقام پر دم کرو منہ ناک آنکھ اور کان پر متعدد بار یعنی ابھی جا کر پھر رات کو پھر صبح دم کر کے واپس آجانا حکم بجالایا گیا۔ایک بار جا کر دم کیا دوسری بار سونے سے پہلے دم کیا۔اس کے بعد رات کو سو گیا نا معلوم رات کا کونسا ٹائم تھا غالباً بارہ بجے کے اوپر ٹائم تھا ہم سب یعنی میں اور گھر والے گہری نیند سوئے ہوئے تھے کہ ان کے کتے نے اچانک بہت زور سے بھونکنا شروع کیا اور دوڑ کر جانب جنوب جاتا اور واپس آتا میری آنکھ کھل گئی۔گھر کے دس بارہ افراد سوئے ہوئے کسی کی آنکھ نہ کھلی میں آسمان کی طرف کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کالے رنگ کی چیز میرے اوپر آگئی ہے اس کے آنے کے بعد میرے بدن میں بالکل حرکت کرنے کی طاقت نہیں رہی۔میں اس کو دیکھ رہا تھا اسکی تھوڑی دیر بعد وہ چیز میرے اوپر سے ہٹی وہ بیمار بھینس زمین پر گری تو باقی جتنا مال مویشی تھا اپنی زبان سے شور شروع کیا اور وہ بھینس تڑپ کر ختم ہوگئی۔دوسرے مال کا شور سن کر گھر والے بھی بیدار ہوئے اور اُٹھ کر بھینس کو دیکھا تو وہ ختم ہو چکی تھی۔صبح جب ان کے گھر سے چل کر میں قبلہ حضرت جی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو رات کا حال آپ نے دریافت فرمایا تو میں نے من وعن تمام حالات بتلائے تو آپ نے فرمایا معلوم ہوا ہے کہ ہمیں کس طرح تکلیف ہوتی تھی۔

marfat.com

آپ کے سفروں کی فہرست طویل ہے مگر چند ایک قارئین کی خدمت میں پیش کرونگا۔

حضرت قبلہ عالم کی رحلت کے چند سال بعد میں آپ کے حالات میں انقلاب شروع ہوگیا۔ تعلیم حاصل کرنا چھوڑ دی کھیتی باڑی میں حصہ لینا شروع کیا اسی اثناء میں آپ کی شادی مبارک بھی ہوگئی اور اکثر اوقات کسی صاحب مزار کے ہاں حاضری بھی دیتے تھے۔ پھر آپ کا مسلسل سلسلہ سفر کا شروع ہوگیا۔ ایک دفعہ ایک سفر میں راقم بھی ہمراہ تھا یہ سفر دربار عالیہ چھچیاں شریف سے شروع ہوا اور سرینگر کے قریب پنجال پہاڑوں تک تھا۔ پنجال پہاڑوں پر موسم گرما میں بھی برف جمی رہتی ہے۔ علاقہ سائنلہ کوٹلی جندروٹ سے ہوتے ہوئے مہنڈر کے علاقہ میں جھجلہ پہنچے۔ ہمارے قافلہ میں قبلہ حضرت جی صاحب، سائیں سردار علی صاحب، صوفی حیات علی صاحب کوٹلی والے تھے۔ پھر جب ہم جھجلہ پہنچے تو وہاں سے صوفی خدا بخش جو آج کل مقبوضہ کشمیر میں ہیں اور امیر باز قبلہ حاجی مولوی بقا محمد صاحب کے دست گرفتہ تھے۔ یہ قافلہ پنجال کی طرف رخت سفر باندھے جا رہا تھا جب سرہن کے مقام پر پہنچے تو گھوڑی صوفی عبدالکریم صاحب کے ہاں چھوڑی کیونکہ آگے سفر خطرناک تھا اور گھوڑی پر سفر کرنا مشکل تھا۔ قبلہ حضرت جی صاحب بھی پا پیادہ ہمارے ساتھ سفر میں چل پڑے ساون بہادوں کا مہینہ تھا اور بارش وقفہ وقفہ سے ہو رہی تھی۔ چلتے چلتے جب ہم رام کوٹ کے قریب پہنچے تو نماز ظہر کا ٹائم ہوگیا تھا۔ ایک مسافر اور بھی ساتھ تھا وہ ہم سے الگ ہو کر اپنی منزل کی طرف جا رہا تھا۔ قبلہ حضرت جی صاحب نے ایک چھپر کے اندر جس میں پن چکی لگی ہوئی تھی نماز با جماعت شروع کی بندہ ابھی تک وضو

marfat.com

سے فارغ نہیں ہوا تھا وہاں ایک بہت بڑا نالہ بہہ رہا تھا یہ نالہ ایک حصہ دریا کوٹلی کا تھا نوری چھنب کے نام سے مشہور تھا۔ نوری چھنب کی جگہ بہت اونچی تھی۔ پانی سوفٹ بلندی سے گرتا تھا جب اس مسافر نے دیکھا کہ پانی بہت زیادہ آرہا ہے اور ہمارے قریب اس نالہ کو عبور کرنے کیلئے لکڑیاں جوڑ کر پل بنایا گیا تھا اس آدمی نے ہمیں آواز دی کہ اوپر سے برساتی پانی نالہ میں آرہا ہے اور پل پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ جائیگا۔ اور تمہارا پار جانا مشکل ہوگا۔ آپ جلدی پار چلے جائیں ورنہ آپ کے لئے پار جانا مشکل ہوگا۔ تو ہم اپنا سامان جلدی سمیٹ کر پار چلے گئے جب پانی وہاں پہنچا تو پل کو بہا کر لے گیا میں نے اوپر رام کوٹ میں جا کر ظہر کی نماز ادا کی۔ رام کوٹ میں چند مکان فاصلے فاصلے پر موجود تھے۔ رام کوٹ کا دوسرا نام پرن گالہ تھا وہاں سے معلوم ہوا کہ رام کوٹ سے لیکر اگلی آبادی کا فاصلہ چار پانچ میل تھا۔ اس لئے ہم نے وہاں ہی قیام کیا۔ کیونکہ آگے گھنا جنگل تھا اگلی آبادی تک بہت دیر ہو سکتی تھی وہ رات ہمارے لئے قیامت بنی۔ جب میں نے نماز ظہر ادا کی تو ایک زہریلی چیز نے کاٹنا شروع کیا۔ جس طرح ہمارے علاقہ میں مچھر کاٹتا ہے اسی طرح اس علاقہ کا مچھر انسانوں کو کاٹتا ہے۔ اِس مچھر اور اس مچھر میں صرف فرق پروں کا ہے۔ ہمارا مچھر پروں والا ہوتا ہے اور وہ مچھر جس کو اس علاقہ میں پسو کہتے ہیں جمپ لگا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے۔ نماز عشاء سے فارغ ہو کر جب ہم تمام قافلہ سونے کیلئے لیٹے اور روشنی بند کی تو مچھر یعنی پسو نے چاروں طرف سے ہمارے اوپر یلغار کی معلوم ایسا ہوا کہ کوئی باریک چیز ہمارے اوپر گر رہی ہے۔ بائیں طرف صوفی حیات علی اور درمیان میں قبلہ حضرت جی صاحب اور دائیں طرف راقم الحروف لیٹا تھا مگر بدن پورے پر پسو چڑ

گئے اور کاٹنا شروع کیا نیند تو اُڑ گئی اور ہم اپنے بدن کو کھوجا رہے تھے اور مچھر یعنی پسو کو ہر جگہ سے پکڑ پکڑ کر مارنا شروع کیا پھر ہم قبلہ حضرت جی صاحب کی طرف متوجہ ہوئے تو اسی طرح پسو قبلہ حضرت جی صاحب کے پورے بدن پر چمڑے ہوئے تھے۔ صوفی حیات علی اور بندہ نے بدن کے ایک حصہ سے وہ سب پسو الگ کئے پھر آپ کا وہ سائیڈ نیچے کی طرف کیا پھر دوسری سائیڈ پر یہ عمل جاری ہو جاتا پوری رات یہ کھیل جاری رہا۔

آپ کے صبر کا یہ عالم تھا کہ پوری رات آپ نے نیند نہیں کی جاگتے رہے مگر ایک بار بھی اپنے ہاتھ سے اپنے بدن کو کھجلا تک نہیں صبح وہاں سے رخصت ہو کر جب سرزمین پنجال پر پہنچے تو وہاں کی زمین بڑی نرم جب پاؤں رکھو تو نیچے معمولی دب جاتی پاؤں اُٹھانے سے پھر اپنی جگہ پر آجاتی۔ گھاس صرف وہاں دو تین انچ اونچی تھی معلوم ایسا ہوتا تھا کہ سبز مخمل بچھا ہوا ہے ہر طرح ہریالی سبزہ اور خوبصورت پہاڑ تھے۔ اس گھاس کی خاص خاصیت یہ تھی وہاں مال مویشی دن کو وہ گھاس کھاتا اور دوسری صبح وہ گھاس پھر برابر ہو جاتا تھا اس گھاس اور جڑی بوٹیاں کو مال مویشی جب کھاتا تھا اس کا یہ اثر ہوتا تھا کہ دودھ کم اور اس سے مکھن زیادہ نکلتا تھا۔ راقم نے ایک دن ایک گلاس لسی استعمال کی پورا دن بھوک نہیں لگی۔ پھر ہم ایک جگہ پیر پنجال پر پہنچے اس جگہ کا نام گریجن تھا اس جگہ حاجی پیر صاحب کے نانا جان حاجی مولوی بقا محمد صاحب کے غلام ٹھہرے ہوئے تھے ان کے ہاں ہمارا قیام ہوا اُنہوں نے حتی المقدور ہماری تواضع کی وہاں پر ایک سائیں صاحب فخر الدین نامی سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ صرف ایک غلام تھا وہاں سے پھر ہماری اگلی منزل لیاڑ ڈھوک تھی۔ وہاں پر ایک مسجد میں قیام

marfat.com

کیا ساری رات آگ جلتی رہتی تھی۔ یہ علاقہ بھی پیر پنجال کا تھا۔ برفانی علاقہ تھا اکثر مقام پر برف جمی ہوئی تھی ایک دن ہم سیر کیلئے وہاں سے نکلے اس علاقہ میں چھوٹے بڑے سات تالاب تھے جنکا نام نندن سر، چنن سر، سکھ سر، بھاگ سر، نیل سر، گم سر، کل ڈچھنی سروں کے نام سے تھے۔ ہم صرف چنن سروں پر نہ جاسکے دوسرے باقی سروں پر گھومے پھرے۔ وہاں ایک پہاڑ کی بہت اونچی چوٹی تھی جس کا نام تتہ کٹیاں تھا۔ اس پر آدمی جانے سے اکثر گریز کرتے تھے۔ کیونکہ مقامی لوگوں کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ اس چوٹی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے کچھ تبرکات موجود ہیں اور وہاں جنات کا قبضہ ہے۔ جب کوئی آدمی اس طرف جائے تو دائیں بائیں سے پتھر گرنے شروع ہوجاتے ہیں۔ آدمی گھبرا کر اس طرف کا رخ نہیں کرتا وہاں یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ کشمیر سے لار شریف کے بزرگ باباجی صاحب لاروی اس مقام تک پہنچے اور دو تین دن وہاں قیام کیا پھر واپس آگئے مگر اُنہوں نے وہاں کا کوئی حالات کسی کو نہیں بتلایا۔ راقم الحروف کو قبلہ حضرت جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ تم اگر وہ جگہ دیکھنا چاہو تو جاسکتے ہو مگر بندہ نے عرض کیا اگر حضور چلیں تو میں تیار ہوں مگر اکیلے میری ہمت نہیں پڑتی پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ایک دن سیر کیلئے گئے تو وہاں جڑی بوٹیاں کا کمال ہمارے چہرے لعل سرخ ہو گئے اور سر دردی بھی شروع ہو گئی جب ہم واپس اپنے مقام پر پہنچے تو میز بانوں نے ہمیں دودھ پلا کر کہا کہ جلدی سو جاؤ تا کہ جڑی بوٹیاں کا اثر زائل ہو جاوے۔ صبح جب ہم سو کر اُٹھے تو سب کی طبیعت ہشاش بشاش تھی۔ وہاں سے واپسی پر ہم نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ براستہ ہرنی فقیر شاہ صاحب کے قیام کیا۔ پھر وہاں سے مہنڈر چھجلہ سے ہوتے ہوئے علاقہ سائنلہ میں پہنچے پچھلے راستہ میں خدا

marfat.com

کی قدرت قبلہ حضرت جی صاحب نماز اشراق کے بعد آرام فرماتے نماز ظہر کے بعد وظائف اور عصر کی نماز کے بعد سفر شروع کرتے اور رات سفر میں گذرتی خدا کی شان باوجود ان گھنے جنگلات میں سفر کرتے ہوئے ہم نے رات کو چوہا تک نہیں دیکھا۔ ان پہاڑوں میں ریچھ اور شیر اکثر مقام پر موجود ہوتے تھے کیونکہ ہمارے قافلہ میں اللہ کا شیر موجود تھا جس کی بنا پر ہمیں رات کو بھی راستہ صاف ملتا تھا۔

ایک اور طویل سفر جس میں پورا ایک سال لگ گیا

یہ واقعہ ۶۵۔۱۹۶۶ کا ہے آپ دربار عالیہ چھچیاں شریف سے رخصت ہو کر راولپنڈی پہنچے آپ کے ہمراہ سائیں محمد اشرف صاحب مرحوم اور حاجی حکمداد صاحب گاڑی ڈرائیور تھے۔ آپ نے ایک مزار شریف پر حاضری دی آپ صدر بازار میں تشریف لائے کچھ سنگیوں سے ملاقات ہوئی ایک سنگی صوفی فیروز دین نارووال والے بھی ایک سپورٹس کی دوکان پر ملازمت صدر بازار میں کرتے تھے۔ آپ نے صوفی صاحب کو کہا۔ کیا صوفی صاحب چند دن یہاں رہنے کیلئے کوئی مکان مل سکتا ہے۔ صوفی صاحب نے عرض کی حضور میں نے اپنی رہائش کیلئے ٹینچ بھاٹہ میں مکان لیا ہوا ہے آپ قیام فرما سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں صدر میں جگہ چاہئے یا کسی مسجد میں جگہ مل جائے تو بہت بہتر ہے صوفی فیروز دین ایک چھوٹی مسجد میں۔ جی۔ ٹی۔ ایس بس اڈہ صدر کے جنوب میں دوسری سڑک پر واقع مسجد میں اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اُنہوں نے اس مسجد شریف کا ذکر کیا۔ کہ اس مسجد کے متولی ایک خان صاحب ہیں اور وہاں وہ کسی کو ٹھہرنے نہیں دیتے قبلہ حضرت جی صاحب نے ارشاد فرمایا چلو وہاں چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے شاید کام بن جائے۔ جب مسجد میں یہ قافلہ

marfat.com

پہنچا تو خان صاحب عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر گھر چلے گئے۔آپ مسجد میں پیش امام صاحب کے پاس بیٹھ گئے۔قبلہ حضرت جی صاحب نے مولوی صاحب سے بات چیت شروع کی اور اپنا مدعا بیان کیا۔مولوی صاحب کہنے لگے خان صاحب کا نام احمد جان ہے اور طبیعت کے بہت سخت آدمی ہیں۔رات کو مسجد میں کسی کو اس لئے نہیں رہنے دیتے کہ اکثر مسجدوں کا سامان چوری ہو جایا کرتا ہے۔آپ آج رات میرے پاس قیام کریں ہو سکتا ہے صبح کوئی سبیل نکل آئے۔صبح کی نماز کے بعد قبلہ حضرت جی صاحب اپنے اسباق میں مشغول تھے خان صاحب نے آپ کو دیکھا اس دوران خان احمد جان آپ کو کئی دفعہ چیک کر چکے مولوی صاحب نے خان صاحب کو آپ کے متعلق بتایا تو خان صاحب نے رہنے کی اجازت دے دی۔کچھ دن گذرنے کے بعد ایک دن قبلہ حضرت جی صاحب کی طبیعت ناساز ہوئی لیکن اس دوران خان صاحب آپ کے گرویدہ ہو چکے تھے۔خان صاحب احمد جان نے کہا حضور آپ کی طبیعت ناساز ہے آپ کو مسجد کا اُوپر والا کمرہ کھول دیتے ہیں آپ اوپر آرام فرمائیں لیکن آپ دوسرے صاحبان کو اوپر مت جانے دیں کیونکہ مسجد کے ملحقہ ہمارا رہائشی مکان ہے نیچے بال بچہ ہوتا ہے آپ نے قبول کر لیا ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کی شان کہ خان احمد جان آپ کے اتنے گرویدہ ہوئے کہ آپ کو دن میں کئی بار دیکھے بغیر چین نہیں آتا۔آپ کی منزل آپ کا شغل رب جانے اور رب کے پیارے جانیں۔اس دوران آپ کا کھانا ملک شیر عالم جو حاجی صوبیدار نیک محمد نکیال والے کے پھوپھی زاد بھائی تھے آنا شروع ہو گیا۔حاجی محمد اشرف صاحب کھانا لانے والے تھے اکثر سنگیوں کا کھانا ملک شیر عالم کے گھر سے آتا بعض اوقات حاجی صاحب بعض سنگیوں کیلئے کھانا ہوٹل

marfat.com

سے لاتے جوں جوں سنگیانِ طریقت کو آپ کے قیام کا معلوم ہوا تو وہاں آپ کی زیارت اور ملاقات کیلئے حاضری دیتے راقم الحروف بھی ایک دو دفعہ حاضر ہوا۔ آپ نے پورے نو ماہ خان صاحب کی مسجد شریف میں قیام فرمایا۔ اس دوران چند ایک واقعات رونما ہوئے۔ آپ اس عرصہ میں کن کن مزارات پر حاضری دیتے رہے یہ صرف آپ کی ذات سے وابستہ ہے۔

نمبر۲۔ آپ کے سسر صاحب حاجی بقا محمد صاحب پر یہ امتحانی منزل بھی یہاں ہی وقوع پذیر ہوئی۔ جناب حاجی مولوی بقا محمد صاحب پر یہ امتحان شروع ہوا کہ آپ نے عقد ثانی کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور یہ کام آپ کے سپرد کیا۔ آپ کا پیغام لیکر حاجی صاحب چچیاں شریف والدہ ماجدہ ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب کے پاس پہنچے آپ نے قبول فرمایا۔ آپ نے دونوں حضرات کا غائبانہ نکاح اجازت لیکر ایجاب و قبول کرایا جو فریقین نے قبول کیا۔ جب آپ اس فریضہ سے فارغ ہو کر اپنے گھر پہنچے تو گھر والوں نے شکوہ کیا کہ آپ نے یہ کام کیوں کیا۔ کوئی باپ اپنی بیٹی پر سوکن لاسکتا ہے۔ قربان جاؤں حاجی مولوی بقا محمد رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر گھر والوں کو کیسا پیارا جواب دیا۔ آپ نے فرمایا ایک طرف میرا پیر خانہ اور پیر۔ دوسری طرف میری اولاد تھی مگر میں نے پیر کی ذات کو مقدم سمجھا۔ اور اولاد کو پیچھے کیا۔ یہ میرا امتحان تھا۔ اللہ کی مہربانی سے میں اس امتحان میں پاس ہو گیا۔ قبل اسکے بھی کئی امتحان آئے مگر میں اللہ کی مہربانی اور اپنے پیر کی نظر کرم سے ہر امتحان میں پاس ہوتا رہا۔ یہاں پر ایک بات میں عرض کروں۔ کہ بڑے سے بڑا صوفی زاہد پرہیزگار بھی ڈگمگا جاتا مگر حاجی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا۔ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔

marfat.com

نمبر۳۔ تیسرا واقعہ ایک دن خان صاحب احمد جان نے عرض کی کہ آپ ایک دفعہ میرے آبائی گاؤں پشاور چلیں تاکہ میری برادری کے لوگ بھی آپ کی زیارت اور قدم بوسی سے مشرف ہوسکیں۔ آپ نے ان کی خواہش پوری کی اسی دوران آپ ایک دفعہ کوہاٹ بھی تشریف لے گئے۔ پورے نو ماہ بعد آپ راولپنڈی سے روانہ ہوکر لاہور راوی روڈ قصور پورہ جامع مسجد لال میں رونق افروز ہوئے یہاں آپ نے اکتالیس دن قیام فرمایا۔ صبح شام حضرت داتا صاحب کے مزار اقدس پر حاضری دیتے رہے پھر یہاں سے چل کر آپ نے ملتان روڈ پر پکی ٹھٹھی حافظ صاحب والی مسجد میں اکیس دن گذارے وہاں سے چل کر ایک رت لگے زہی وہاں سے چل کر نوازش آباد میں ۱۰ دن قیام کیا۔ صوفی دین محمد ملتان روڈ کے بعد چل کر پاکپتن شریف اور ملتان سے ہوتے ہوئے واپس نارووال صوفی احمد دین کے گھر رونق افروز ہوئے۔ اس دوران آپ نے کن کن مزارات پر حاضری دی۔ وہ قبلہ حضرت جی صاحب جانتے ہیں ہمارے علم سے باہر ہے پھر جب نارووال سے آپ رخصت ہوکر دربار عالیہ کالا دیو شریف پہنچے تو حساب کیا گیا۔ تو پورا سال ہو چکا تھا جس وقت گھر سے رخصت ہوئے تھے اسی وقت واپس گھر تشریف لائے۔ یہ سفر آپکا سب سے زیادہ طویل سفر ہے۔

بزبانی حاجی محمد زمان صاحب پسر بابا فوجدار خان صاحب

بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم بمعہ صوفی حیات علی گُرتی والے حاجی ماسٹر علی داد صاحب قبلہ حضرت جی کلہ علاقہ پونچھ سے قیام کے بعد براستہ سیاح مزار شریف بابا گودڑی والوں کے مقام پر پہنچے میں نے قرأت کے ساتھ قرآن پاک مولوی

marfat.com

عبدالرحمٰن صاحب سے پڑھا تھا ہر دو صاحبان کو بہت تنگ کرتا تھا۔ انکی غلطیاں بڑی شدومد سے نکالتا تھا اور مجھے فخر بھی بہت تھا کہ میں قرآن پاک بہت اچھی طرح سے پڑھتا ہوں۔ مزار شریف بابا گودڑی والوں کے بعد دُعائے خیر کے فارغ ہو کر ملحقہ قبرستان میں آپ ایک اور مزار شریف پر کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی میں مشغول ہوئے بعد فراغت آپ نے فرمایا چلو بھائی جب ہم سب وہاں سے چل پڑے قبرستان کے باہر ایک اجنبی بابا صاحب مال مویشی چرا رہے تھے قبلہ حضرت جی صاحب نے ان کو بلایا جب وہ قریب پہنچے تو قبلہ حضرت جی صاحب نے فرمایا بابا جی یہ ہمارے قاری صاحب ہیں۔ ان کا قرآن پاک آپ سنیں گے بابا صاحب نے کہا ضرور سنونگا۔ جب میں نے اعوذ پڑھی تو بابا صاحب نے لفظوں کی غلطی کی نشاندہی کی بسم اللہ شریف پر بلکہ ہر جگہ مجھے ٹوکا گیا میں سخت پریشان ہوا اپنے آپ کو بہت اونچا سمجھتا تھا مگر بابا صاحب نے مجھے ایسا زیر کیا کہ ان کے سامنے بول نہیں سکتا تھا اُدھر میں نے دیکھا۔ حاجی ماسٹر علی داد صوفی حیات علی کھل کر ہنس رہے تھے کبھی کبھار قبلہ حضرت جی صاحب بھی تبسم فرما دیتے۔ راستہ بھر میں سخت شرمندہ رہا کہ یا اللہ یہ بابا اجنبی کتنے علم کا مالک ہے جس نے مجھے ہر لفظ پر ٹوکا ہے حالانکہ اس بابا جی کو ہم سے کوئی نہیں جانتا تھا۔ دوران قیام رجور میں ایک دن حضور نے مجھے جُماعت کرانے کا حکم دیا کیونکہ مجھے جماعت کرانے کا بھی بہت شوق تھا خدا کی شان جب میں امامت کیلئے آگے کھڑا ہوا۔ جب فاتحہ شریف پڑھنی شروع کی تو لفظ آگے کے پیچھے پڑھ رہا تھا بڑی مشکل سے کھڑا رہا کیونکہ میرا پورا بدن کانپ رہا تھا آخر بڑی جدوجہد کے بعد نماز پوری کی اس دن میں نے توبہ کی کہ آئندہ کبھی تکبر یا غرور نہیں کروں گا۔ میں اپنی غلطی پر سخت شرمندہ

marfat.com

تھا۔سبحان اللہ اللہ والوں نے کس احسن طریقہ سے میری اصلاح کردی وہ دن اور آج میں جب بھی امامت کا ارادہ کروں تو بدن کانپ جاتا ہے۔ غالباً حاجی صاحب ۹۱ ۱۹۹۲ء میں اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بزبانی حاجی محمد زمان صاحب

حاجی زمان صاحب نے بیان کیا کہ شروع میں میں ایک لڑکی پر فریفتہ ہوگیا ایسا اندھا ہوا کہ قریب بدفعلی کے پہنچ گیا۔آپس میں ہمارے کچھ عہدو پیمان بھی ہوئے اللہ کی شان اسی دوران حضور سے دربار عالیہ چھچیاں شریف ملاقات ہوئی۔آپ نے علیحدہ کرکے اکیلے میں مجھے ہماری پوری کہانی سنائی میں حیران تھا کہ آپ کو ہماری ہر بات معلوم تھی جو آپ نے بیان فرمائی۔جو ہم گوشۂ تنہائی میں عہدو پیمان باندھ چکے تھے۔سب کچھ میرا کچھا بیان فرمایا۔میں اتنا شرمندہ ہوا جس کی انتہا نہیں۔اسی وقت دل میں توبہ کی کہ اس ارادہ سے ہمیشہ باز رہونگا پھر اس پر عمل بھی کیا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور قبلہ حضرت جی صاحب کی نظر کرم کا نتیجہ تھا قریب تھا کی میں گندے کنویں میں گر کر اپنی عاقبت خراب کر بیٹھتا سبحان اللہ والے اپنے غلام کو کس طرح گندگی اور غلاظت سے بچا گئے۔اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے امین ثم امین۔

بزبانی حاجی محمد زمان صاحب پسر بابا فوجدار خان صاحب مرحوم

بیان کیا کہ ایک دفعہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ دربار عالیہ چھچیاں شریف موجودہ چند دن قیام کے بعد والد محترم نے قبلہ حضرت جی صاحب غوث زمان مجدد دین سلطان العارفین خواجہ محمد صادق صاحب سے اجازت طلب کی اور عرض کی حضور

کافی دن ہو گئے ہیں گھر جانے کا ارادہ ہے۔ آج ہی اجازت دیں۔ آپ نے ارشاد گرامی فرمایا کل جمعہ کا دن ہے آپ کل میر پور جمعہ پڑھ کر وہاں سے چلے جانا اگر آج جانا ہے تو تاجپور کے راستہ جو راقم الحروف کا گھر ہے چلے جاؤ وہاں ڈڈیال بہاری سائنلہ رجور کوٹلی کے راستہ پر چلے جاؤ مگر والد محترم نے عرض کی کہ حضور میں براستہ پلاک راجد ہانی ناڑ گلپور کے راستہ آج ہی جانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے کچھ ضروری کام اس راستہ پر ہیں۔ آپ نے پھر منع فرمایا مگر والد محترم بضدر ہے۔ آپ نے اجازت دی اور پھر فرمایا کل ہم بھی آپ کے ساتھ میر پور چلتے اور مزار قبلہ حضرت شیخ فتح اللہ صاحب پر حاضری دیکر اور فاتحہ پڑھ کر آپ جاتے تو اچھا تھا تو والد صاحب نے پھر عرض کی حضور اجازت ہی دیں۔ ایک بیلچہ ہم نے خرید کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا بیلچہ یہاں ہی چھوڑ جاؤ سنگی آتے جاتے ہیں ان کی دستی روانہ کر دیں گے۔ کیونکہ محمد زمان بیمار ہے آپ سے والد صاحب نے فرمایا ہم دو آدمی ہیں۔ اس کو بھی لے جائیں گے۔ آپ نے اجازت دی مگر حقیقت سے آپ واقف تھے جس کی بنا پر والد صاحب کو منع کر رہے تھے پلاک راجد ہانی کے راستہ پر نہ جائیں خدا کی شان جب ہم باپ بیٹے پلاک سے گذر کر راجدھانی کے قریب پہنچے چند آدمی کچھ گدھے لئے ہوئے میر پور کی طرف جا رہے تھے ان میں مرزا سہاتی، حاجی بوستان رولی والوں کا بڑا بھائی چلا آ رہا تھا اس کے کندھے پر کلہاڑی تھی جب ہمارا آمنا سامنا مرزا سہاتی سے ہوا تو اس نے کہا آج مجھے خدا نے موقعہ دیا ہے دل کا ارمان نکالونگا۔ اس نے والد صاحب کی داڑھی مبارک بائیں ہاتھ سے پکڑ کر کلہاڑی کی اُلٹی سائیڈ سے۔ پے در پے وار شروع کر دیئے یعنی مارنا شروع کیا کیونکہ مرزا سہاتی نے کچھ سال پہلے انڈیا میں ہندو مذہب

marfat.com

اختیار کرلیا تھا۔ جس کی بنا پر اس کی بیوی خود بخود متعلقہ ہو چکی تھی والد صاحب نے ان کی بیوی کی مرضی کے مطابق عقد کرلیا تھا اس کی بنا پر مرزا سہاتی مشتعل تھا اس نے والد صاحب کو جب مارنا شروع کیا حالانکہ والد صاحب بھی مضبوط ترین شخصیت کے مالک تھے مگر آپ نے مرزا سہاتی کو ایک انگلی تک نہیں لگائی جب وہ کلہاڑی کا وار کرتا تو والد صاحب زبان سے فرماتے واہ ہو مرد اللہ دیا۔ سچ کر دسیا ہی آسانوں۔ سائیں کوڑہ کسی کا سگا نہیں۔ بار بار آپ یہ کہتے۔ میں بیمار تھا میں نے بیلچہ زمین پر رکھا ایک پتھر اُٹھایا اور کہا خبردار اب اگر تم نے والد صاحب پر وار کیا تو میں پتھر مار کر تمہارا سر توڑ دونگا تب مرزا سہاتی نے والد صاحب کو چھوڑ کر کہا ٹھہر میں تمہاری خبر لیتا ہوں لیکن میرے ہاتھ میں پتھر دیکھ کر بجائے میری طرف آنے کے بیلچہ اُٹھایا اور میر پور کی طرف روانہ ہوگیا۔ میں والد صاحب کی حالت دیکھ کر رو رہا تھا والد صاحب نے مجھے دیکھ کر کہا تو کیوں روتا ہے مرزا سہاتی نے مارا مجھے اور روتا تو ہے۔ اللہ والوں کی ناراضگی کا اثر۔ والد صاحب کو مار بھی پڑی اور بیلچہ بھی گیا۔ اور ہم مرزا سہاتی کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ خدا کی شان ابھی اس نازک حالت سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ بارش برسنی شروع ہوئی اور ساتھ ہی ژالہ باری کے بڑے بڑے موٹے گولے برسنے شروع ہو گئے بڑی مشکل سے ایک گھر میں پہنچے کپڑے بارش سے بھیگ گئے۔ کچھ دنوں بعد مرزا سہاتی کے بدن پر پھوڑے نکلنے شروع ہو گئے جس سے مرزا سہاتی سخت لاچار ہوگیا۔ حاجی بوستان نے بھائی کو کہا تم نے بزرگوں پر ہاتھ اُٹھایا تھا جس کی تم کو یہ سزا ملی ہے۔ پھر حاجی بوستان صاحب اپنے بھائی کو لیکر دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچے اور حضور کے آگے رونا شروع کیا اور معافی مانگی۔ آپ نے مرزا سہاتی کو معاف کیا تب جا کر مرزا

marfat.com

صحت یاب ہوا۔ حضور کا بار بار والد صاحب کو منع فرمانا۔ یہ حکمت تھی کہ اس دن مرزا سہاتی اس راستہ پر آ رہا تھا۔ آپ منع فرما رہے تھے کہ بس پر بٹھا دیں گے یا تاجپور والے راستہ پر چلے جاؤ مگر والد صاحب کو یہ نافرمانی کی سزا ملنی تھی ملی۔

بمہ سجادہ رنگین کن گراہت پیر مغاں گوید

کہ سالک بے خبر نہ بود زے رسمے راہ منزل ہا

ترجمہ: وچہ شراب ڈبو مصلیٰ جے ہادی فرماوے۔ کیونکہ واقف کار قدیمی غلطی کدے نہ کھاوے۔

بزبانی حاجی محمد زمان

بیان کیا کہ یہ واقعہ ۱۹۵۵ء کا ہے میں ان دنوں بیکار تھا میرے چھوٹے بھائی بابو عبدالعزیز صاحب ان دنوں کوئٹہ ملٹری میں ملازم تھے ان کے پاس بغرض ملازمت چلا گیا اُنہوں نے مجھے آفیسر میس میں لگا دیا میرے علاوہ حاجی بوستان رولی والے اور دو چار آدمی اور ہمارے علاقہ کے بھی بابو عبدالعزیز صاحب نے وہاں لگا رکھے تھے۔ کوئی چوکیداری کرتا تھا اور کوئی دفتر میں چپڑاسی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ایک دن میں اور حاجی بوستان صاحب ایک باغ میں گئے وہاں ایک بچوں کے کھیلنے کا گراؤنڈ بھی تھا بارش نہ ہونے کی وجہ سے اس گراؤنڈ میں کافی گرد و غبار تھا حاجی بوستان صاحب کے پاس ایک کمبل تھا۔ ہمارے قریب ایک صاحب آئے ان کے ساتھ ان کی بیوی اور بچے تھے وہ بھی ہماری طرح گھوم پھر رہے تھے علیک سلیک کے بعد اُنہوں نے پوچھا آپ کس سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں میں نے کہا نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ کے ساتھ ہے اُنہوں نے بغیر حاجی بوستان کی اجازت کے ان کے کندھے سے

marfat.com

کمبل اُتار کر اسی گرد وغبار کے اوپر بچھایا اور ہمیں کہا آپ لوگ بھی تشریف رکھیں کچھ تبادلہِ خیال ہو جاوے۔ اُنہوں نے کہا سبحان اللہ کیسے نیک لوگوں سے ملاقات ہوئی ہے دراصل وہ بھی ملٹری آفیسر تھے جو ہم نہیں جانتے تھے۔ مَیں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر اُٹھ کر ڈیرہ پر چلا آیا حاجی صاحب ان کے ساتھ محوِ گفتگو رہے جب میں اپنے بھائی عبدالعزیز کے پاس پہنچا تو میں نے ان صاحب کا تذکرہ کیا کہ وہاں گراؤنڈ میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی تھی حاجی بوستان صاحب ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کی غرض سے بیٹھ گئے میں چلا آیا۔ جب حاجی بوستان صاحب ہمارے پاس ڈیرہ پر پہنچے تو بھائی عبدالعزیز نے حاجی صاحب سے پوچھا آج ان صاحب سے کس قسم کا تبادلہ خیال ہوا تو حاجی صاحب اپنی دیرینہ طبیعت کے مطابق فوراً غصہ میں آ کر مجھے کہا تم نے یہاں آ کر ایسا تذکرہ کیوں کیا۔ تم کو میں یہاں رہنے نہیں دوں گا۔ خدا کی شان دیکھیئے اس دن واقعی ہی میرے ساتھ ایسا ہی ہوا ایک کرنل صاحب وہاں پہنچے اُنہوں نے مجھے دیکھ کر کہا تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ میں نے کہا جناب نوکری کر رہا ہوں اُنہوں نے کہا تم کو یہاں کس نے لگایا ہے میں نے کہا میرا بھائی میس انچارج ہے۔ انہوں نے لگایا ہے انہوں نے کہا میں اس کو نہیں جانتا تم یہاں سے چلے جاؤ اس دن میں چلا آیا مگر دوسرے دن پھر کام پر گیا مگر دوسرے دن بھی اس کرنل نے میرے ساتھ وہی سلوک کیا آخر بھائی عبدالعزیز مجبور ہو گئے۔ کوئٹہ سے مجھے نامراد واپس ہونا پڑا۔ جب بندہ دربارِ عالیہ چھچیاں شریف پہنچا حضور سے ملاقات ہوئی آپ نے تمام حالات دریافت کیئے تو میں نے حاجی بوستان کی وارننگ اور کرنل صاحب کا رویہ عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ حاجی بوستان بھی بغیر کرایہ کے انشاء اللہ یہاں پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ کی

marfat.com

شان میں نے ابھی چند دن ہی دربار شریف قیام کیا تھا کہ حاجی بوستان صاحب بھی دربار عالیہ چھچیاں شریف آوارد ہوئے۔ حضور قبلہ حضرت جی صاحب سے ملاقات ہوئی حاجی صاحب کہنے لگے حضور بڑی پریشانی کے بعد یہاں پہنچا ہوں۔ کوئٹہ والوں نے نوکری سے بھی نکال دیا اور کوئی پیسہ پائی نہیں دیا میرے پاس بھی کوئی پیسہ نہیں تھا ریل گاڑی کا سفر بغیر کرایہ کے کیا کئی جگہ چیکنگ پر پکڑا گیا اُنہوں نے جامہ تلاشی لی مگر میرے پاس کچھ تھا ہی نہیں آخر وہ مجھے گاڑی سے اُتار دیتے میں پھر دوسری گاڑی میں سوار ہو کر یہاں بڑی مشکل سے پہنچا ہوں۔ حضور نے معمولی تبسم فرما کر میری طرف دیکھا مگر زبان مبارک سے کچھ نہیں فرمایا۔ سبحان اللہ جو کچھ حضور نے ارشاد فرمایا وہی حرف بہ حرف اللہ تعالیٰ نے پورا کیا۔

بزبانی حاجی محمد زمان

حاجی محمد زمان صاحب نے بیان کیا کہ میں نے اپنے گھر قمروٹی میں ایک چھوٹی سی پرچون کی دوکان کھولی ہوئی تھی علاقہ کی ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا سامان رکھا ہوا تھا رسکٹ گڑ کا رواج نہیں تھا ہمارے علاقہ میں رسکٹ گڑ کوئی دوکاندار لے کر نہیں جاتا تھا مگر میں ایک دفعہ وہ گڑ لے گیا اس کی اچھی مانگ ہوئی ایک دن جب صبح دوکان پر پہنچا تو دیکھا دوکان کی ایک دیوار ٹوٹی ہوئی تھی جب اندر دیکھا تو دوکان میں کوئی چیز موجود نہ تھی کسی طرح کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ جندروٹ والد صاحب کے پاس تمام ماجرا بیان کیا انہوں نے فرمایا ٹوٹی ہوئی دیوار بنالو پولیس میں کوئی رپٹ درج کرانے کی ضرورت نہیں۔ مگر مجھے چین نہیں آرہا تھا اس کے بعد میں دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچا تمام حالات عرض کیئے۔ قبلہ حضرت جی صاحب نے

marfat.com

فرمایا کسی کے ساتھ تمہاری کوئی دشمنی تھی میں نے عرض کی حضور کسی کے ساتھ میری کوئی دشمنی نہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے قریب الٰہی بخش جو کسٹم آفیسر تھے ان کے کتنے بچے ہیں اور وہ کیا کام کرتے ہیں میں نے عرض کی حضور وہ مزدوری وغیرہ کرتے ہیں ان کے ساتھ تمہارے کوئی دشمنی میں نے عرض کی حضور ان کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔ خدا کی شان حضور کی اس نشاندہی کے بعد جب میں گھر پہنچا تو ہمارے ہاں گاؤں میں ایک شادی شروع تھی وہاں پر وہ گڑ تقسیم کیا گیا۔ مجھے بھی معلوم ہوا۔ اسی دوران الٰہی بخش کی بہو پانی لینے کیلئے چشمہ پر گئی اس کی گود میں بچہ بھی تھا۔ اس کا پاؤں پھسلا اور پانی کا مٹکا بچے پر گرنے سے بچہ جان بحق ہو گیا۔ الٰہی بخش کی بہو واویلا کرتی اور خاوند کو کہتی کہ تم نے جو جرم کیا اس کی سزا ہم کو یہ ملی کہ بچہ فوت ہوا۔ بعد میں وہ عورت میرے پاس آئی اور کہا کہ آپ کی دوکان میرے خاوند اور دیور نے لوٹی تھی سامان اس وقت بھی فلاں غار میں پڑا ہوا ہے۔ جا کر لے لو مگر میں نے والد محترم کی ہدایت پر عمل کیا اور کوئی قدم نہ اُٹھایا۔

محمد کریم ولد محمد عالم کا عرس مبارک کے موقع پر مسجد شریف میں پانی بھرنے کا واقعہ

یہ واقعہ منگلا ڈیم کی تعمیر سے بہت پہلے کا ہے۔ دربار عالیہ چھچیاں شریف عرس مبارک کی تقریب شروع تھی راقم الحروف بھی موجود تھا اور میری ڈیوٹی ایک کمرہ میں لگی ہوئی تھی جہاں فالتو سامان سنگیوں کا سنبھال کر رکھنا تھا۔ اور ان کی طلبی پر واپس کرنا تھا۔ چند سنگی پانی کنویں سے مٹکے بھر بھر کر لا رہے تھے ان میں محمد کریم ولد محمد عالم نگہ رجور والے بھی پانی لا رہے تھے سنگی دوست چھوٹے مٹکے اُٹھا کر لا رہے تھے اور بڑا مٹکا محمد کریم کیلئے چھوڑ دیتے اور محمد کریم بخوشی بڑا مٹکا اُٹھا کر لا رہے تھے محمد کریم ان

دنوں راولپنڈی ملٹری میں ملازم تھے چھٹی لیکر عرس مبارک میں شرکت کیلئے آئے ہوئے تھے۔ مگر حضور نے بھی کئی دفعہ محمد کریم کو بڑے سے بڑا مٹکا اُٹھائے دیکھا آپ کا محمد کریم کو اس حال میں دیکھنا بابرکت ثابت ہوا جب عرس مبارک کی تقریب ختم ہوئی تو محمد کریم صاحب راولپنڈی اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے کم وبیش ایک ہفتہ بعد محمد کریم نے ایک کمبل لیا رات کو یا کسی بھی وقت صرف پاجامہ قمیض اور پی۔ٹی شوز پہنے ہوئے راولپنڈی سے بغیر کسی کی اجازت کے لاہور داتا صاحب کے مزار شریف پر پہنچ گئے۔ ایک ہفتہ وہاں گذار کر پھر کھڑی شریف دمڑی والی سرکار کے حاضری دی۔ اس دوران ملٹری والوں نے گھر پر اطلاع بھیجی کہ محمد کریم گم ہے بابا محمد عالم دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچے اور محمد کریم کی گمشدگی کی اطلاع دی اسی دوران محمد کریم بھی دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچ گئے ملاقات کے بعد جب حضور نے ان سے دریافت حال کیا تو اُنہوں نے کہا جب میں راولپنڈی سے روانہ ہوا تو مجھے کچھ علم نہیں تھا کہ کہاں جارہا ہوں میں سیدھا لاہور داتا صاحب کے دربار پر چلا گیا وہاں ایک ہفتہ گذار کر پھر کھڑی شریف دمڑی والی سرکار کے دربار حاضری دی اور آج یہاں حاضر ہوا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ واپس اپنی ڈیوٹی پر جاؤ۔ اور جو واقعہ گذرا ہے سچ سچ بتا دینا کیونکہ وہاں تمہاری پیشگی ہوگی جب ان کے والد محترم بابا محمد عالم، محمد کریم کو لیکر لائن حاضر ہوئے تو کرنل صاحب کے پاس ان کی پیشگی ہوئی تو محمد کریم نے اوّل سے آخر تک ساری کہانی سچ سچ بتا دی کرنل صاحب کچھ دیر کیلئے سوچ میں پڑ گئے بعد میں کہا جاؤ تم کو معاف کیا۔ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ ملٹری کے قانون بھی سخت ہوتے ہیں چھوٹی سی غلطی پر بھی سزا دیتے ہیں۔ یہ سب حضور کی کرم نوازی تھی کہ باوجود محمد کریم ڈیوٹی سے

marfat.com

بھاگے ہوئے تھے جو ایک ہفتہ سے زیادہ وقفہ تھا مگر ان کو کسی نے کچھ نہ کہا۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقین کامل تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ایک دفعہ راقم الحروف حضور کے ساتھ اکیلا سفر میں تھا علاقہ نکیال کھڈ گجراں بابا صوفی لعل دین کے گھر مقیم تھے موسم سرما تھا اور بارش شروع ہوئی تھمنے کو نہیں آتی تھی ایک ہفتہ ہو گیا تھا ہمارا سفر ابھی جاری تھا مگر بارش متواتر برس رہی تھی۔ سفر ناممکن ہو گیا تھا حضور نے بندہ کو ارشاد فرمایا کہ باہر جا کر جانب شمال شہادت انگشت سے آسمان پر یہ الفاظ لکھو پھر یہی لفظ جانب مغرب پھر جنوب اور اس کے بعد مشرق کی جانب لکھ کر واپس آجاؤ۔ بندہ نے حکم کی تعمیل کی خدا کی شان جب میں نے یہ عمل پورا کیا تو تھوڑی دیر بعد بارش تھم گئی۔ اس کے دو تین گھنٹہ بعد ہم نے پھر اپنا سفر شروع کر دیا۔ ۱۹۸۸۔ ۱۹۸۹ء کا واقعہ ہے کہ بندہ حضور کے پاس گلہار شریف بغرض حاضری حاضر ہوا جب اجازت ملی تو بارش بالکل برسنے والی تھی بندہ گیٹ پر بس کے انتظار میں کھڑا تھا کہ حافظ محمد منظر صاحب میرے پاس آئے اور حضور کا حکم سنایا کہ حضور فرماتے ہیں بارش برستی ہے تو برسنے دو تم کچھ نہ کرنا۔ بندہ نے اکثر اوقات برائے آزمائش وہ عمل کیا ہے اللہ کی مہربانی سے بارش تھم جاتی رہی۔

قبلہ حضرت نانی صاحبہ کی وفات سے ایک دو ہفتہ قبل کا واقعہ

ایک دن قبلہ حضرت جی مائی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے دوران گفتگو قبلہ حضرت جی صاحب نے قبلہ حضرت مائی صاحبہ سے دریافت فرمایا۔ امی جان اگر

marfat.com

نانی صاحبہ کا انتقال ہوا تو آپ روئینگے۔ قبلہ حضرت مائی صاحبہ جی نے فرمایا بیٹا اگر میری والدہ محترمہ کا انتقال ہوا تو ہم ضرور روئینگے۔ آپ نے برملا کیا کہ اگر خداوند تعالیٰ آپ کو رونے کی مہلت ہی نہ دے تو۔ قبلہ حضرت مائی صاحبہ جی نے پھر فرمایا کہ ہم ضرور روئینگے۔ اس کے بعد گفتگو کا موضوع بدل گیا۔

خدا کی شان کوئی ایک ہفتہ یا کم وبیش وقت گذرا ہوگا حالانکہ ہر دو صاحبان حضرت قبلہ نانی صاحبہ اور قبلہ مائی صاحبہ دونوں تندرست تھے کہ اچانک حضرت قبلہ مائی صاحبہ بیمار ہو گئے آپ کو ایک دورہ کی تکلیف ہوتی تھی آپ اکثر اس تکلیف میں ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ بیمار رہتے اور کبھی کبھی آپ پر ایسی غنودگی طاری ہوتی جس سے دو تین دن تک آپ کو ہوش نہیں آتی تھی۔ اس دفعہ بھی جب اس دورہ کا آغاز ہوا تو قبلہ نانی صاحبہ جی روبصحت تھے مگر دوسرے تیسرے دن قبلہ نانی صاحبہ ایسے بیمار ہوئے کہ جانبر نہ ہو سکے اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔ قبلہ حضرت نانی صاحبہ جی کی تدفین سے بھی فراغت ہوگئی مگر قبلہ حضرت مائی صاحبہ کو کوئی ہوش نہ تھا چوتھے پانچویں دن آپ کو ہوش آیا رونا کجا کہ آپ آخری دیدار حضرت نانی صاحبہ کا بھی نہ کر سکے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقومِ عبداللہ بود

حضرت قبلہ مائی صاحبہ جی کے تمام بدن مبارک میں درد کی بھی تکلیف رہتی تھی آپ دس جنوری ۱۹۸۵ء کو دنیا سے رحلت فرما کر ہم سب کو داغ مفارقت دیکر خالقِ حقیقی کے دربار جا پہنچے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

marfat.com

بزبانی بابا فوجدار خان صاحب مرحوم

بابا صاحب فوجدار خان نے بیان کیا کہ ایک دفعہ قبلہ حضرت جی صاحب میرے پاس تشریف لائے آپ نے پونچھ جانے کا ارادہ فرمایا جب ہم وہاں پہنچے تو آپ نے مجھے منع فرمایا کہ ہمارے متعلق کسی کو مت بتائیں کہ یہ وہ ہیں وہاں پر آپ کے کچھ سنگی موجود تھے مگر ان میں سے کوئی بھی آپ کو پہچان نہ سکا۔ اُنہوں نے پوچھا یہ درویش آپ کے ساتھ کون ہیں بابا صاحب نے فرمایا یہ درویش میرپور کے رہنے والے ہیں حالانکہ حضور ان کے سامنے بیٹھے ہوئے اپنے وظائف میں مشغول تھے سبحان اللہ اللہ والے جب کسی جگہ اپنے آپ کو ظاہر نہ کرنا چاہیں تو ان کو کوئی پہچان نہیں سکتا۔ اپنے بھی دھوکہ کھا جاتے ہیں یہی وجہ تھی کہ اس دفعہ اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے آپ کے غلام بھی آپ کو پہچاننے میں دھوکہ کھا گئے۔

بزبانی حاجی سائیں ماسٹر صاحب سروعہ

بیان کیا کہ آج سے تقریباً بیس سال پہلے یعنی ۱۹۷۲۔۷۳ء کا واقعہ ہے قبلہ حضرت جی صاحب ہمارے گھر تشریف لائے کچھ دن قیام کے بعد جب آپ دربار عالیہ کیلئے روانہ ہوئے حسبِ سابق ہم اہل محلہ حضور کو الوداع کی غرض سے آپ کے ہمراہ چلے جس جگہ سے ہمیشہ آپ کو رخصت کرتے تھے اس مقام پر جب پہنچے تو حضور نے کھڑے ہو کر ارشاد گرامی فرمایا۔ ماسٹر صاحب اس جگہ چند دوکانیں اچھی قسم کی تعمیر کرائیں اور اس جگہ کا نام باطلاں تھا کوٹلی سے راولپنڈی جانے والی سڑک کچی بھی گذرتی تھی۔ مستری کا بھی آپ نے خود بندوبست کیا۔ حضور وہاں سے ہمیں الوداع فرما کر دربار عالیہ کالا دیو تشریف لائے جب ہم نے کچھ سامان اکٹھا کیا تو

marfat.com

کالا دیو شریف سے مستری محمد امین کو دو کانوں کی تعمیر کیلئے روانہ کیا جب دو کانیں تعمیر ہوگئیں تو حضور نے پھر ارشاد گرامی فرمایا کہ دو کانوں کے قریب ایک مسجد بھی تعمیر کی جاوے۔ اس کے بعد ہم نے مسجد کی تعمیر شروع کرائی جب مسجد شریف تعمیر ہوگئی تو ایک حافظ صاحب مقرر کئے اور ساتھ ساتھ درس بھی شروع کرایا اس کے بعد آہستہ آہستہ دوسرے لوگوں نے بھی کچھ دوکانیں تعمیر کرانی شروع کر دیں جب مسجد شریف کا کام شروع ہوا تو اس جگہ کا نام لوگوں نے خود تبدیل کر کے حاجی آباد رکھدیا۔ بجائے باطلاں کے آج اس جگہ کا نام سرکاری کاغذات میں حاجی آباد لکھ دیا گیا ہے۔ حضور نے اس مسجد شریف کی تعمیر سے پہلے ارشاد گرامی فرمایا کہ راولپنڈی میں پشاور روڈ پر ایک مسجد راحت ودلرمل کے اندر بنی ہوئی ہے اس کو دیکھ کر اسی طرز کی مسجد تعمیر کی جائے اس وقت ہمارے علاقے میں ایک میراں نامی مستری مسجدوں کا کام حضور کے حکم پر کرتا تھا۔ اس کو ودلرمل راولپنڈی مسجد شریف کو دیکھنے کیلئے روانہ کیا اُس مسجد شریف کو دیکھ کر مستری میراں نے اس مسجد کا کام شروع کر کے پایہ تکمیل تک پہنچایا کچھ عرصہ گذرنے پر جب نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا تو پھر حضور نے ارشاد گرامی فرمایا کہ پہلی مسجد شریف شہید کر کے از سر نو مسجد شریف کی تعمیر کی جائے کیونکہ اس وقت مسجد شریف بغرض ضرورت چھوٹی ہے اب دوسری بار مسجد شریف کی تعمیر شروع ہے جس کا رقبہ ۴۲ مربع فٹ ہے اور مسجد شریف کی تعمیر تا حال تکمیل کے مراحل میں داخل ہے سبحان اللہ جس جگہ رات کو جنگلی جانور گیدڑ وغیرہ بولتے تھے آج اس جگہ بچے قرآن پاک حفظ اور ناظرہ پڑھ رہے ہیں۔ اللہ والوں کی نگاہ میں یہ تاثیر دیکھی کہ انسانوں کی تقدیریں بھی بدل دیتے ہیں۔ حضور کی نگاہِ کرم کا یہ حال ہے کہ جہاں جنگل بیابان تھا

marfat.com

آج اس جگہ اللہ والے اللہ کے بندوں کو آواز دے رہے ہیں آؤ نماز کیلئے آؤ فلاح پانے کیلئے مولا کریم ہمارے حضور کا سایہ ہمارے اوپر ہمیشہ قائم ودائم رکھے اور آپ کے سلسلہ کو تا قیامت اسی طرح روشن رکھے جس کی روشنی میں ہم گنگاروں کو بھی سہارا اور راستہ ملتا رہے۔

اب وہ مسجد شریف مکمل طور پر تیار ہو چکی ہے اس کا تعمیری کام پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے اور درس میں بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

ایک اور واقعہ بزبانی حاجی سائیں ماسٹر صاحب

حاجی سائیں ماسٹر صاحب نے بیان کیا کہ معلمی دور میں جب میں سکول ماسٹر تھا مجھے اپنے محکمہ کے آفیسر چوہدری محمد عالم صاحب میر پوری اے۔ ڈی۔ آئی اور مرزا علی شان ڈی۔ آئی مذاق کیا کرتے تھے کہ تم ماسٹر ہو کر یہ پیری مریدی کے چکر میں پڑ گئے ہو۔ اور جا کر درویشوں میں بیٹھتے ہو وغیرہ وغیرہ میں نے کبھی اپنے آفیسروں کی بات کا نوٹس نہیں لیا اور اپنے کام سے کام یعنی اپنے کام میں مشغول رہا۔ ادھر کوٹلی میں جناب محمد منیر بٹ صاحب کو حاجی علی داد کی رفاقت میں اثر ہوا جناب منیر صاحب بھی ماسٹر علی داد کے ساتھ بھی ایسے مذاق کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی شان او رکرم نوازی اور حضور قبلہ حضرت جی صاحب کی نظر کرم کہ چوہدری محمد عالم صاحب اور جناب محمد منیر بٹ صاحب بے دام غلاموں میں سرفہرست مقام رکھتے ہیں ہر دو صاحبان حج بھی کر چکے ہیں اللہ والوں کی پاک نگاہیں جو کام کرتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل حال ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ جس طرف اُٹھ جائیں برسوں کی بگڑی آناً فاناً میں بن جاتی ہیں۔ انسانی عقل ان کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچتے دیکھ کر حیران رہ

marfat.com

جاتی ہے۔

بزبانی صوفی حسن الدین عاصی ساکن دھمول کوٹلی

صوفی صاحب کا بیان ہے کہ یہ واقعہ ۱۹۶۵ء کا ہے مجھے درد گردہ کی شکایت ہوئی درد کی شدت کے باعث گھر والے کوٹلی سول ہسپتال میں لے گئے ڈاکٹر نے ہسپتال میں داخل کرلیا۔ ڈاکٹر بہت مہربان تھے اُنہوں نے مشورہ دیا کہ آپ کا فوجی ہسپتال۔ ایم۔ ڈی۔ ایس میں داخل کرا کر آپریشن کرائینگے مگر میں نے انکار کردیا اور کہا جب تک قبلہ حضرت جی صاحب آپریشن کی اجازت نہ دیں میں آپریشن نہیں کراؤنگا۔ اس بات سے ڈاکٹر کچھ میرے ساتھ رنجیدہ بھی ہوئے دو دن بعد کچھ افاقہ ہونے پر گھر آ گیا مگر کمزوری بہت زیادہ ہوگئی تھی۔ مگر گھر سے پیدل دربار عالیہ چھچیاں شریف حاضری کی غرض سے روانہ ہوگیا۔ گلہار شریف کراس سے تھوڑا آگے ایک ٹرک مل گیا جو میرپور جا رہا تھا بذریعہ ٹرک سفر طے کر کے جب دربار عالیہ مذکورہ مسجد شریف کے بیرونی باب کبیر پر پہنچا تو تقریباً سوا بارہ بجے کا وقت تھا قبلہ حضرت جی صاحب وضو کے مقام پر کھڑے تھے زیارت وملاقات کا شرف بخشنے کے بعد آپ نے دریافت فرمایا ہم نے سنا ہے کہ آپ بیمار تھے اور ہسپتال میں داخل ہوئے اب کیا حال ہے میں نے عرض کی حضور قدرے افاقہ ہے آرام کا حکم ملا۔ اتنے میں حافظ فضل کریم صاحب روٹی وغیرہ لیکر آئے کھا کر سو گیا۔ بعد نماز مغرب کھانا کھانے کے بعد قبلہ حضرت جی صاحب مسجد شریف میں مجلس فرما تھے۔ آپ نے دوبارہ پوچھا ڈاکٹر لوگ کیا کہتے ہیں میں نے عرض کی ڈاکٹر آپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ پھر مجھ سے پوچھا تم نے کیا جواب دیا میں نے عرض کی کہ جب تک حضور آپریشن کی اجازت نہ دیں

marfat.com

آپریشن نہیں کراؤ نگا۔ یہ جواب سن کر آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر آپ زیرلب مسکرادیئے۔ میں حضور کے چہرہ مبارک کو ٹکٹکی باندے دیکھے جارہا تھا دل کی پیاس بجھا رہا تھا کچھ لمحہ کے بعد آپ نے فرمایا ہم آپریشن کی اجازت نہیں دینگے دوسرے دن صبح سنگی مسجد شریف میں حسن و جمال پاک کی زیارت کے منتظر خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حجرہ مبارک کا دروازہ کھلا۔ میری نظریں بھی حجرہ مبارک کے دروازہ پر جمی ہوئی تھیں۔ آپ نے اُٹھنے کا اشارہ فرمایا اور قریب آکر بازو سے پکڑلیا۔ مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے جب سنگیوں کو آپ کا معلوم ہوا تو آپ نے ادھر سنگیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا آپ سب بیٹھے رہیں ہم تھوڑی دیر بعد واپس آتے ہیں روضہ مبارک کے قریب سے گذر کر گلی سے ہوتے ہوئے دولت کدہ رحمت میں داخل ہوئے جناب حضرت قبلہ مائی صاحبہ چارپائی پر تشریف فرما تھیں آپ نے قبلہ حضرت مائی صاحبہ کو اسلام علیکم عرض کیا۔ قبلہ مائی صاحبہ کے جواب کے بعد آپ نے قبلہ مائی صاحبہ سے عرض کی یہ صوفی حسن الدین ہمارے سنگی کوٹلی ڈھمول کے رہنے والے ہیں۔ ان کو درد گردہ کی تکلیف ہے ڈاکٹر آپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔

جناب قبلہ مائی صاحبہ جی نے فرمایا آپ کی کیا رائے ہے۔ حضور فرمانے لگے کہ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو درد سے نجات بخشے اور اپریشن نہ کرانا پڑے حضرت قبلہ مائی صاحبہ نے دست رحمت اُٹھائے جناب قبلہ حضرت جی صاحب نے بھی ہاتھ مبارک اُٹھائے اور دُعا فرمائی۔ سبحان اللہ کتنا پیارا وقت تھا مجھ عاصی کیلئے اکیلے میں امین کہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی آج تک آپریشن کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

marfat.com

دوسرا واقعہ مال مسروقہ اور اس کی برآمدگی

صوفی حسن الدین نے بیان کیا کہ یہ واقعہ بھی ۱۹۶۵ء کا دربار عالیہ چھچیاں شریف سے دربار عالیہ کالا دیو جہلم جانے کا ارشاد فرمایا نئے کپڑوں کی ایک گٹھری بھی دی اور ساتھ میں صوبیدار سلطان محمد مرحوم کالا دیو شریف والوں کا اہل خانہ اور ایک نکیال ڈبسی کی رہنے والی بہن صاحبہ کو بھی دربار عالیہ پہنچانا تھا۔ جہلم چوک شاندار میں جب ہم پہنچے تو میں پھرتی سے چوک کراس کر کے تانگوں کے اڈے پر پہنچ گیا۔ گرمی بہت تیز تھی ساڑھے بارہ بجے دن کا وقت تھا۔ دونوں مستورات ذرا آہستہ چلتی تھیں اچانک روڈ پر ٹریفک کا رش تیز ہو جانے سے وہ جلدی روڈ کراس نہ کر سکیں چار پانچ منٹ تک انتظار کے بعد میں نے گٹھڑی کپڑے کی ایک تانگہ پر رکھ دی کیونکہ تانگے والا سے کالا دیو شریف چلنے کی بات ہو چکی تھی جب مذکورہ ساتھ والی مستورات میرے پاس نہ پہنچیں تو مجھے فکر لاحق ہوئی میں نے تانگے والا کو کہا کہ آپ میرا انتظار کریں میں اپنی ساتھی عورتوں کو لیکر آتا ہوں کچھ میری سادگی کچھ گرمی اور سفر کی گھبراہٹ جب کچھ دیر بعد ہم تانگے والی جگہ پہنچے تو بمعہ تانگہ تانگے والا غائب تھا میری پریشانی کی انتہا نہ رہی ڈیڑھ دو ہزار کا کپڑا۔ اس زمانے میں تھا اور پھر کامل ہستی کی امانت سوچ کر حواس اڑ گئے اب کیا کرونگا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اور دربار عالیہ چھچیاں شریف کی طرف خیال کر کے عرض کیا یا اللہ جس ہستی کامل اکمل نے یہ امانت دی تھی انہی کے صدقہ اور وسیلہ سے امانت ملنی چاہیے اِدھر اُدھر دیکھا مگر تانگے والا کہیں نظر نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے دل میں ایسی بات ڈال دی کہ جہاں تانگہ کھڑا تھا اس کے پیچھے آٹھ دس تانگے ایک ہی لائن میں سبزی منڈی اور فروٹ منڈی کی جانب گلی میں کھڑے تھے سب کو چیک کرتا

marfat.com

شروع کیا۔ جب سب کو چیک کر چکا تو آخری ٹانگہ جو عین منڈی کے اندر آخر پر کھڑا تھا اس کے پاس پہنچ کر سیٹ کا کپڑا اُٹھایا تو گٹھڑی اس میں موجود تھی اور ٹانگہ بان ایک دوکاندار کے پاس بیٹھا تھا میں جلدی اور غصہ میں ٹانگہ پر بیٹھ گیا اور ٹانگے والے کو غائبانہ آوازیں دینے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد ٹانگے والا دوکان سے شرمندہ ہو کر خوف زدہ ٹانگے کے پاس پہنچا۔ اسے اپنی غلطی اور ہوشیاری کا احساس ہو چکا تھا۔ کیونکہ وہ اصل جگہ سے تقریباً ساٹھ ستر گز دور دوسری جگہ چلا گیا تھا۔ اب وہ مجرم کی حیثیت میں تھا جب واپس اڈے پر جہاں صوبیدار صاحب کے گھر والے کھڑے تھے ٹانگہ لیکر آیا تو مائی صاحبہ مذکورہ نے اسے کافی جھاڑا۔ مولا کریم کی مہربانی اور حضور کی کرم نوازی اور وسیلہ سے کپڑوں کی گٹھری واپس ملی بندہ نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ادا کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کی برکت سے مال واپس دلوا دیا۔

بزبانی قاری حسنات احمد نکہ مستریاں

قاری حسنات نے بیان کیا دورانِ تعلیم لاہور میں دربار شریف قبلہ حضرت مائی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی جناب میرے لئے دُعا فرمانویں کہ علم حاصل ہو جاوے۔ قبلہ حضرت مائی صاحبہ جی نے ارشاد گرامی فرمایا بیٹا علم جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ بہت ہے عمل کی دُعا کیا کرو۔ آپ نے پھر ارشاد گرامی فرمایا بیٹا ایک تولہ علم کیلئے ایک من عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک اور واقعہ بزبان حافظ محمد بشیر صاحب

بزبانی حافظ محمد بشیر صاحب ڈونگی سہنوٹ بیان کیا کہ یہ واقعہ ۱۹۷۲-۷۱ء کا ہے ہم کچھ دوسرے طالب علم بھی مفتی محمد امین کے بڑے بھائی حاجی محمد حنیف صاحب

marfat.com

کے درس فیصل آباد میں زیر تعلیم تھے عرس مبارک بالکل قریب آ گیا تھا قبلہ حضرت جی صاحب کا حکم تھا کہ جس طالب علم کے پاس دربار عالیہ آنے جانے کا کرایہ نہ ہو وہ عرس مبارک میں شرکت نہ کرے۔ ہم سب طالب علموں کے پاس کچھ نہ تھا دل میں عرس مبارک میں شرکت کی تڑپ بھی موجود تھی اللہ تعالیٰ کی شان ایک آدمی حاجی صاحب کے پاس آیا اور عرض کی حاجی صاحب مجھے چند طالب علم قرآن خوانی کیلئے ضرورت ہیں۔ آپ نے ہم طالب علموں کو ان کے ہمراہ جانے کا حکم دیا ختم قرآن کے بعد اُنہوں نے ہم کو کھانا کھلایا اور ہر ایک طالب علم کو نقدی رقم بھی الگ الگ دی ہم جتنے طالب علم عرس مبارک میں حاضری کی خواہش رکھتے تھے استاد مکرم سے اجازت لیکر بس پر سوار ہو کر دربار عالیہ پہنچ گئے اللہ کی شان اللہ والوں نے ہمارے حاضری کے آنے جانے کا کیسا بندوبست بھی کر دیا حضور کے حکم کی تعمیل بھی ہو گئی اور ہماری پریشانی دور کر کے عرس مبارک میں شرکت نصیب ہو گئی۔ کسی صاحب نے کیا خوب کہا ہے !

جس کو بلانا ہوتا ہے اس کو بلا لیتے ہیں اپنے قدموں میں
یہ ادنیٰ کرشمہ ہے ولی کی کرامت کا

ایک اور واقعہ تعمیر مسجد کا یعنی لال مسجد نزد پولٹری فارم کوٹلی دربار عالیہ اگھار شریف قبلہ حضرت جی صاحب مجلس میں رونق افروز تھے آپ نے ارشاد گرامی فرمایا ہمیں بچپن سے دو چیزوں کا شوق رہا۔ ایک گھڑ سواری اور دوسری تعمیرات مسجد۔ گھڑ سواری میں آپ کو کافی عرصہ تک سفر کرنے پڑے جب آپ نے گاڑی خریدی اس کے بعد آہستہ آہستہ گھڑ سواری کو خیر باد کہہ دیا مگر ہنوز تعمیرات کا سلسلہ شروع ہے

marfat.com

نامعلوم کب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ایک اندازے کے مطابق یہ سلسلہ آپ کا تاحیات جاری رہنے کا امکان ہے۔راقم الحروف کی معلومات کا تعلق ہے ۱۹۹۴ء ماہ اگست تک آپ کی مسجدوں کی تعداد ۲۰۰ تک ہے۔اور روضہ مبارکہ کی تعداد ۱۴ ہے آگے چل کر تفصیل سے ہر مسجد اور روضہ کا نام لکھا جائیگا۔ان مسجدوں اور روضہ مبارکہ میں آپ نے مکمل طور یا جزوی طور خرچہ کیا۔اس کے علاوہ علاقہ جات میں بعض مقام پر مقامی لوگوں نے اپنے خرچہ سے جو تعمیرات کیں ان کے اکثر احباب نے اپنی مسجدوں کے نقشہ جات یعنی تعمیری مشوروں سے استفادہ کیا ان کی تعداد نامعلوم۔اس مجلس میں حاجی عبدالرشید صاحب منڈیالے والے اے۔ڈی۔آئی حاجی چوہدری محمد عالم میرپور والے اور بندہ بھی موجود تھا آپ نے حاجی چوہدری محمد عالم، حاجی عبدالرشید صاحب کو حکم دیا کہ لال مسجد نزد پولٹری فارم کی زیارت کر کے آؤ جب وہ صاحب تیار ہوئے تو بندہ بھی حضور سے اجازت لیکر مسجد شریف کی زیارت کیلئے ان کے ساتھ روانہ ہوا ہماری راہنمائی کیلئے استاد غلام حسین صاحب کو حکم ملا دوران زیارت مسجد شریف استاد غلام حسین نے انکشاف کیا کہ جس وقت لال مسجد یعنی اس مسجد کے صحن کا لنٹر قالب کر کے ڈالا گیا جو ایک برساتی نالے پر واقع ہے کوٹلی سے ایک انجینئر نے لنٹر اور قالب کو دیکھا اور گلہار شریف حضور سے بالمشافہ کہا حضور یہ لنٹر جو آپ نے ڈلوایا ہے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔آپ نے ارشاد گرامی فرمایا انجینئر صاحب یہ جس کا کام ہے وہی اس کا محافظ ہے ہماری کیا وقعت ہے جو ہم لنٹر کی حفاظت کر سکیں۔اللہ تعالیٰ کی شان لنٹر پڑھے اٹھارہ گھنٹہ ہوا تھا اتنی زبردست بارش ہوئی پانی اتنا طوفانی آیا جس نے قالب کے پائے جو نالہ برساتی میں بنے ہوئے تھے اکھیڑ

marfat.com

دیئے قالب کی سالم لکڑی مٹریل پانی میں بہہ گئے لکڑیاں دریا تک چلی گئیں۔ نگاہِ مرد مومن کی کرشمہ سازی لنٹر بدستور ابھی تک اپنی جگہ پر موجود تھا اس میں ایک معمولی دراڑ بھی نہیں آئی۔

جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آ گیا۔ باقی آپ کی جتنی مسجد تعمیر ہو چکی ہیں ہر مسجد کا نقشہ رنگ اور تعمیر مختلف نظر آئیگی۔ جس مسجد کو دیکھو منفرد ساخت سے جلوہ افروز ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

ایک اور واقعہ بزبانی نظر گل افغانی

نظر گل خان ولد جمعہ گل خان کابلی۔ بیان کیا کہ ایک دفعہ میں اور والد صاحب اور چار دوسرے ساتھی اپنے آبائی گاؤں صوبہ لوگر کابل سے لاہور کیلئے روانہ ہوئے جب گوجر خان پہنچے تو والد محترم نے کہا کہ تم براستہ ہل بھگام دربار عالیہ چھچیاں شریف جاؤ اور ہم سیدھے جہلم دربار عالیہ کالا دیو شریف جائیں گے۔ میں گوجر خان سے روانہ ہو کر جب دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچا حضور سے ملاقات ہوئی تو آپ نے والد صاحب کا پوچھا میں نے عرض کیا حضور میں تو گوجر خان سے براستہ ہل بھگام ادھر آ گیا ہوں والد صاحب نے جہلم کا پروگرام بنایا تھا کہ دربار شریف کالا دیو جائیں گے۔ آپ نے برملا کہا ہو سکتا ہے وہ باہر۔ سے ہی لاہور چلے گئے ہوں میں نے پھر عرض کی حضور جب میں گوجر خان سے ادھر آنے لگا تو بابا نے کہا تھا کہ ہم ضرور کالا دیو جائیں گے۔ آپ نے پھر کہا ہو سکتا ہے وہ نہ گئے ہوں باہر سے ہی سیدھے لاہور چلے گئے ہوں۔ اور ہوا بھی یہی والد محترم کے ساتھیوں نے کہا جب گوجر خان سے والد محترم اور دوسرے ساتھی روانہ ہوئے تو دوسرے ساتھیوں نے والد صاحب کو کہا جمعہ

marfat.com

گل حضرت صاحب جہلم نہیں ہونگے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ پہلے ہم سیدھے لاہور چلتے ہیں واپسی پر جہلم دربار پر چلے جائیں گے۔ بابا جمعہ گل اور ساتھی سیدھے لاہور چلے گئے۔ جب وہ لاہور پہنچے تو لنڈا بازار کے مسافر خانے میں قیام کیا جمعہ گل کا کہنا ہے کہ جب میں دوسرے دن صبح فجر کی اذان کے پہلے مسجد میں پہنچا۔ استنجا خانہ میں سے فارغ ہو کر وضو کرنے کی جگہ آیا تو پیش امام صاحب بھی مسجد میں تشریف لائے میں وضو کرنے میں مشغول ہوا۔ مولوی صاحب مسجد کے اندر تشریف لے گئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ مولوی صاحب اندر سے گھبرائے ہوئے مسجد سے باہر جارہے تھے تو میں نے پوچھا مولوی صاحب کیا بات ہے تو مولوی صاحب نے کہا مسجد کے اندر کسی انسان کی کھوپڑی پڑی ہوئی ہے میں کچھ آدمی لیکر آتا ہوں جمعہ گل کا کہنا ہے کہ میں بھی بغیر نماز ادا کئے مسافر خانہ میں پہنچا اور نماز ادا کر کے رب العزت کے آگے ہاتھ پھیلا کر دُعا کر رہا تھا یا اللہ اس مصیبت سے بچانا۔ دن کو مال وغیرہ خرید کیا اور پچھلے ٹائم وہاں کے آدمیوں سے مسجد والے معاملہ کا پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ معاملہ ٹھیک ہے کوئی گڑ بڑ نہیں۔ جب میں لاہور سے دربار عالیہ پہنچا تو تمام سرگزشت عرض کی قبلہ حضرت جی صاحب کو والد صاحب کا دربار عالیہ کا لا دیونہ جانا نور فراست سے معلوم تھا اس لئے آپ نے کہہ دیا تھا کہ ہوسکتا ہے باہر باہر ہی سے لاہور چلے گئے ہوں سبحان اللہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو مخفی راز سے آگاہ کر دیتا ہے۔

بزبانی ولی محمد صاحب ڈبسی والے کی زبانی

ایک دفعہ قبلہ حضرت جی صاحب بمقام قمروٹی بابا فوجدار خان صاحب کے گھر تشریف لائے میں اور پیر باقر شاہ صاحب، صوبیدار نیک محمد صاحب نکیال

والے اور صوفی محمد حسین صاحب ڈبی والے بھی حاضر ہوئے۔ قبلہ حضرت جی صاحب نے اپنے بدن مبارک کے چار عدد کپڑے اتار کر ہم چاروں کو ایک ایک کپڑا دھونے کیلئے دیا اور فرمایا اپنا اپنا حصہ دھو کر لاؤ۔ جب ہم چاروں آپ کا لباس مبارک الگ الگ دھو رہے تھے تو صوفی محمد حسین صاحب نے کہا کہ وہ لوگ خوش نصیب ہیں جن کی بیعت قبلہ حضرت جی صاحب کے ہاتھ مبارک پر ہے تو صوبیدار نیک محمد صاحب نے کہا بیشک یہ درست ہے۔ جب ہم لوگ واپس آئے تو رات کے وقت قبلہ حضرت جی صاحب نے ارشاد فرمایا میں آج رات آپ کو سونے نہیں دونگا۔ آپ نے ارشاد گرامی فرمایا میں اپنے میں اور ماموں فضل الٰہی صاحب میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔ دوسرا آدمی بھی اس میں شک نہ سمجھے۔ آپ نے فرمایا چشمہ ایک ہوتا ہے صرف مالی الگ ہوتے ہیں جو اپنے باغ کی نگرانی کرتے ہیں۔ بابا فوجدار خان صاحب بھی مجلس میں موجود تھے اُنہوں نے فرمایا جن لوگوں کو میں نے پیر باقر شاہ صاحب نے سائیں فضل الٰہی صاحب نے اللہ اللہ بتلائی ہے وہ آپ کے سپرد کرتے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا میں نے قبول کئے صوفی بابا فوجدار خان نے فرمایا حضور اگر میرا وقت پورا ہو گیا تو میری سنگی خدا کے سپرد اور آپ کے سپرد ہیں تو حضور نے ارشاد فرمایا کیا وارث اجازت دیں گے۔ صوفی صاحب نے فرمایا وارث میرا اللہ اور آپ ہیں اس کے بعد پھر صوفی صاحب نے عرض کی حضور میرا وقت پورا ہو گیا تو مجھے چھچیاں شریف دفن کرنا آپ نے فرمایا ہم منگلا ڈیم کی وجہ سے جو ہمارے بزرگ وہاں دفن ہیں ان کے لئے سوچ رہے ہیں۔ صوفی صاحب نے پھر عرض کی اگر چھچیاں شریف نہیں تو پھر اگھار شریف ہی سہی وہاں دفن کرنا سبحان اللہ صوفی صاحب کی فرمائش کے مطابق صوفی صاحب کا جب

marfat.com

وقت پورا ہوا تو ان کو اگہار شریف لا کر دفن کیا۔ وہ رات آپ نے اپنے قول کے مطابق مسائل شرعیہ اور بزرگان دین کے حالات بیان کرتے گذار دی۔

بزبانی حافظ محمد طفیل صاحب تتہ پانی

تتہ پانی میں ملٹری افسروں کی سکیم تھی کہ پل برائے ڈیفنس تعمیر کیا جاوے سروے وغیرہ مکمل ہونے کے بعد افسروں نے ایک جگہ مخصوص کی اور پل کی تعمیر کا کام شروع کر دیا۔ ان ہی دنوں میں تتہ پانی والی مسجد کا نیا نیا کام شروع تھا میں جب بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ پل کے متعلق دریافت فرماتے۔ یہ پل مسجد سے کافی نیچے جانب مغرب تعمیر ہو رہا تھا میں عرض کرتا ملٹری والوں نے کام شروع کیا ہوا ہے نا معلوم کب پل تعمیر ہوگا۔ حضور نے ارشاد فرمایا ملٹری والے مسجد کے ساتھ جہاں اب پل تعمیر ہوا کیوں نہیں بناتے۔ تو میں نے عرض کیا حضور ملٹری والے کہتے ہیں ہم پل بنا رہے ہیں یہ جگہ ڈیفنس کے نقطہ نظر سے بہتر ہے۔ ملٹری والوں نے اس جگہ کافی بارود اسلحہ استعمال کیا۔ مگر کامیابی کے امکانات نظر نہیں آتے تھے۔ ایک مرتبہ پھر ملٹری کے بڑے افسروں نے جمع ہو کر اس بات پر غور کیا ان میں سے ایک افسر نے کہا کہ اگر پل مسجد کے سامنے بنایا جائے تو اس میں کیا حرج ہے دوسرے افسروں نے کہا یہ ڈیفنس کے لحاظ سے اچھی جگہ نہیں ہے اس افیسر نے کئی دوسرے پلوں کا حوالہ دیا۔ کہ وہ پل بھی اسی طرح کے ہیں۔ آخر پھر یہ ہی جگہ پر پل بنانے کا فیصلہ ہوا۔ جہاں پر اللہ والوں کی نگاہ تھی۔ اللہ کی شان ملٹری والوں نے جب یہاں پر پل تعمیر کرنا شروع کیا تو بہت جلد پل تعمیر ہو گیا۔ انچارج افسروں کا عقیدہ تھا کہ یہاں پر خاص کر بزرگوں کی نظر کرم کے وسیلہ سے پل جلد تیار بھی ہو گیا ہے خرچہ بھی کم ہوا اور کوئی جانی

marfat.com

نقصان بھی نہیں ہوا اور ٹائم سے پہلے پل بھی تیار ہو گیا۔

جو ہو ذوقِ یقین کامل تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بزبانی حافظ محمد طفیل صاحب تتہ پانی

حافظ محمد طفیل صاحب نے بیان کیا جب پل تیار ہو گیا تو ایک ملٹری کے میجر صاحب کو میں نے کہا کہ مسجد کے جنوب میں دریا کی جانب جو جگہ ہے یہ ہمیں ہموار کر دو میجر صاحب نے ایک بڑا بلڈوزر کام پر لگا دیا خدا کی شان ڈرائیور نے انتہائی کوشش کی مگر بلڈوزر اس ٹیلہ پر چڑھ نہ سکا ناکامی کے بعد جب میں اگھار شریف حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو تمام صورتِ حال سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے تبسم فرما کر فرمایا ہو سکتا ہے بلڈوزر کا تیل رک جاتا ہو۔ اس کے دوسرے دن جب میں تتہ پانی پہنچا تو میجر صاحب کو پھر کہا تو اُنہوں نے پھر بلڈوزر کی اجازت دی جب بلڈوزر کو اس جگہ لگایا گیا تو پھر بلڈوزر بغیر کسی رکاوٹ کے اس ٹیلہ پر چڑھ گیا اور تمام کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ پہلے ہم نے حضور سے اجازت نہ لی تھی جس کی وجہ سے بلڈوزر کی کارکردگی معطل رہی۔

بزبانی حافظ محمد طفیل صاحب تتہ پانی

بیان کیا کہ میرا ایک بھتیجا عمر تقریباً چھ سال کا تھا۔ گھر کے نزدیک بھینس چرا رہا تھا۔ خدا کی شان ایک دن وہ عصر کی نماز کے بعد غائب ہو گیا۔ کافی تلاش کے نہ مل سکا دو دو میل گردونواح میں تلاش کیا آخر رات کے نو بجے وہ خود گھر آ گیا۔ جب مجھے اطلاع ملی تو میں دوسرے دن اگھار شریف سے گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ بچہ رات کو گھر

marfat.com

آ گیا ہے جب میں نے والدہ محترمہ سے اس کا حال دریافت کیا تو آپ نے بتلایا جب بچہ گھر پہنچا تو گھبرایا ہوا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا تو کہاں چلا گیا تھا تو بچہ نے بتلایا میں جب بھینس چرا رہا تھا تو ایک عورت سبز لباس پہنے ہوئے تھی ایک ہاتھ میں سوٹی پکڑی ہوئی تھی اور پاؤں میں زری چپل پہنے ہوئی تھی کہنے لگی چلو میرے ساتھ مگر کسی کو آواز مت دینا ورنہ میں سوٹی سے مارونگی پھر اس عورت نے کہا کہ تمہارے مکان کی مغربی سائیڈ کو صاف کیوں نہیں کرتے گندا کر رکھا ہے عورت نے کہا میں تم کو چھوڑ دونگی۔ مگر تم لوگ وہ جگہ صاف کرو گے پھر اس عورت نے پوچھا کہ اس وقت حضرت صاحب کہاں ہیں گلہار شریف یا جہلم بچے نے کہا مجھے کیا معلوم کہاں ہیں۔ یہ بچے اور عورت کے درمیان گفتگو ہوئی۔ جب میں قبلہ حضرت جی صاحب کے پاس دربار عالیہ پہنچا تو ساری سرگزشت بیان کی۔ آپ خاموش رہے کچھ بھی نہیں فرمایا وہ دن سے لیکر آج پندرہ سترہ سال ہوئے ہمارے ہاں کوئی ایسا واقعہ پھر رونما نہیں ہوا۔

بزبانی صوفی ولی محمد صاحب ڈبسی والے

بیان کیا کہ ایک دفعہ میں دربار شریف قبلہ حضرت جی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرا بچہ عبدالخالق پانچویں جماعت سے پاس ہوا۔ بوجہ غریبی میں اس کے آگے تعلیم کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی وجہ سے میں نے خیال ظاہر کیا کہ حضور اس کو یعنی عبدالخالق کو کسی مدرسہ میں دینی تعلیم کیلئے داخل کر لیں۔ جب میں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا عبدالخالق کو کسی سکول میں اور پڑھائیں میں نے عرض کی حضور میں غریب آدمی ہوں سکول کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا تو آپ نے فرمایا اللہ مالک ہے۔ عبدالکریم حواریاں والے موجود تھے

marfat.com

اُنہوں نے بھی عرض کی کہ حضور عبدالخالق کو کسی درس میں داخل کرنے کا حکم فرماویں۔ آپ نے ارشاد گرامی فرمایا انسان کا عمل صحیح ہو تو وہ شراب خانے میں کھڑا ہو تو اس کو شراب اثر نہیں کرتا علم کوئی بھی ہو تو فرق نہیں پڑتا۔ آپ نے اپنے قریب سے ایک کاغذ اُٹھایا اور فرمایا یہ کاغذ انگریزی میں لکھا ہوا ہے میں خود اس کو پڑھ نہیں سکتا۔ آپ لوگوں میں بہت کم انگریزی پڑھے ہوئے ہیں اگر انگریزی پڑھنے والا کوئی نہ ہوگا تو کون پڑھ کر سنائیگا۔ پھر میں نے کوشش کر کے عبدالخالق کو سکول میں داخل کرایا اللہ تعالیٰ کی مہربانی قبلہ حضرت جی صاحب کی نگاہ کرم سے عبدالخالق ہر سال اچھے نمبر لے کر کامیاب ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی شان عبدالخالق میٹرک کرنے کے بعد لاہور چلا گیا۔ وہاں ایک عارضی نوکری اسی روپیہ ماہانہ پر مل گئی۔ ایک دفعہ میں پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے عبدالخالق کے متعلق دریافت فرمایا کہ اس کو کوئی نوکری ملی ہے تو میں نے عرض کی حضور آپ کی دُعاؤں کے صدقہ اسی روپیہ ماہوار پر عارضی نوکری اس کو فی الحال مل گئی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر کریگا۔ اس کے بعد عبدالخالق کو پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ایک کلرک کی جاب مل گئی۔ اٹھارہ سال یونیورسٹی میں رہتے ہوئے وہ لائبریرین کے عہدہ تک پہنچ گئے ۱۹۹۱ء میں کوٹلی آزاد کشمیر میں جو یونیورسٹی تعمیر ہوئی اس میں لائبریرین کی آسامی کا اعلان ہوا تو عبدالخالق نے بھی انٹرویو کیلئے درخواست دی انٹرویو کے بعد عبدالخالق کو منتخب کیا گیا اللہ کے فضل سے اب عبدالخالق کوٹلی یونیورسٹی میں اپنی پوسٹ پر پہنچ چکے ہیں اور اپنے کام میں مشغول ہیں۔ بھائی ولی محمد کا دوسرا بچہ اب قاری بن گیا ہے اور تیسرا بچہ زیر تعلیم ہے۔ اور ان کی حالت پہلے سے دینی دنیاوی لحاظ سے کئی گنا بہتر ہے۔ اللہ والوں کی نظر کرم

marfat.com

کا کیا کہنا۔ لاہور میں عبدالخالق کو اٹھارہ صد تنخواہ ملتی تھی۔ اب آزاد کشمیر میں ان کو پچیس صد ماہانہ تنخواہ مل رہی ہے۔ اس کے علاوہ اب وہ گھر کے نزدیک بھی اور حضور کے نزدیک اکثر نمازیں حضور کے ہمراہی ادا کررہے ہیں اب بھی عبدالخالق لائبریرین انچارج لگے ہوئے ہیں۔ قبلہ حضرت جی صاحب کی نگاہ کرم کا کیا کہنا۔

بزبانی چوھدری پنوں ولد بابا شیر باز صاحب مرحوم بٹلی والے

بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم دوتین آدمی بغرض زمین خرید نے کے براستہ دربار شریف پہنچے تو رات کو قیام کیا عشاء کی نماز کے بعد قبلہ حضرت جی صاحب نے دوسروں سے الگ کیا اور فرمایا میرے ساتھ آؤ آپ مجھے لیتے ہوئے اپنے کمرے میں لے آئے اور فرمایا اس چارپائی پر لیٹ جاؤ وہاں صرف دو چارپائیاں پڑی ہوئی تھی جب آپ نے چارپائی کی طرف اشارہ کیا تو میں ادب کوملحوظ رکھتے ہوئے بوجہ خوف کانپنے لگ گیا اور میں نے عرض کی حضور میں یہاں ہرگزنہیں لیٹ سکتا تو آپ نے میری جیب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ جواتنی بڑی رقم جیب میں رکھی ہوئی ہے اس وجہ سے آپ کو یہاں لایا گیا ہے آپ یہاں آرام کریں حالانکہ میں نے قطعاً روپیہ کا ذکرنہیں کیا تھا۔ آپ نے اپنی نور بصیرت سے معلوم کرلیا کہ ان کے پاس کافی رقم ہے۔

قبلہ حضرت جی صاحب کے حالات

بھارتی افواج کی کوٹلی شہر پر فائرنگ و بم باری

2003,2004 کا واقعہ شنید ہے تاریخ یادنہیں۔ موسم سرما کا یہ واقعہ ایک

marfat.com

دن صبح صبح قبلہ حضرت جی صاحب مسجد شریف الفردوس کے چھت پر چلے گئے ۔گنبد مسجد کے گرد چہل قدمی شروع کر دی کچھ وقفہ کے بعد آپ نیچے تشریف لے آئے کچھ ٹائم گزرنے کے بعد کھوئیرٹہ سیکٹر کی طرف سے شیلنگ شروع ہوگئی ۔ بھارتی افواج نے لگاتار دو دن فائرنگ کی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور آپکی نظر کرم کوٹلی دریا کے پار جانب مغرب گولے گرتے رہے۔ صرف ایک بکری نقصان ہوئی ایک بچی معمولی زخمی ہوئی۔ دو دن بھارتی افواج نے کوشش کی کامیابی کا منہ نہ دیکھ سکی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا جو کوٹلی شہر محفوظ رہا چند ایک اللہ کے بزرگواروں کے مقام اور بالخصوص قبلہ حضرت جی صاحب کی موجودگی کا یہ کرشمہ سازی کہ اللہ تعالیٰ نے کوٹلی شہر والوں کو محفوظ رکھا۔ آج تک پھر بھارتی فوج یہ جسارت نہ کر سکی۔

جناب میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ سیف الملوک میں فرماتے ہیں:

قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
ولیاں نوں رب طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے
ولیاں دے ہتھ کارن سارے اپ خداوند سٹے
دنیا باغ ولی وچ مالی بوٹے لاوے پٹے

کوٹلی والوں کے مقدر حضور کے کوٹلی مقام ہونے سے پہلے مرزائیت کا کوٹلی میں بہت زور تھا دوسری دینی ناخواندگی بھی زوروں پر تھی۔ آپ کی موجودگی کوٹلی والوں کے بھاگ جاگے آج مرزائیت بھی دم توڑ گئی اور ہر گھر میں حافظ، حافظہ حاجی، حاجن، تہجد گذار اور نمازی اور کوٹلی شہر کو مدینۃ المساجد کا لقب بھی مل گیا ہے۔ پورے ضلع کوٹلی میں نماز جمعہ میں سب سے زیادہ تعداد نمازیوں کی جامع الفردوس میں ہوتی

marfat.com

ہے۔ دس پندرہ میل کی مسافت طے کر کے لوگ جمعہ یہاں پڑھتے ہیں۔ آپکی زیارت بھی نمازیوں کو ہو جاتی ہے۔

ایک اور سفر

ایک دفعہ قبلہ حضرت جی صاحب بہ معیت صوفی مولوی محمد زمان صاحب دینہ مہتہ والے علاقہ چھترو کے قریب بٹلی گاؤں سے گذر رہے تھے وہاں پر ایک مجذوب سائیں عیدو صاحب کا مقام تھا۔ نماز ظہر کا وقت ہوگیا تو آپ بسائیں صاحب کے آستانہ پر تشریف لے گئے پانی لیکر وضو کر کے نماز ادا کی نماز کی فراغت کے بعد آپ قبلہ حضرت جی صاحب سائیں صاحب سے ہم کلام ہوئے سائیں صاحب سے آپ نے دریافت فرمایا سائیں صاحب میرا گھر کہاں ہے۔ سائیں صاحب نے برملا کہا۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ آپ کا گھر میر پور ہے کوٹلی ہے سائنلہ ہے۔ میر پور آپ کی جائے پیدائش تھی کوٹلی آپ کا سسرال اور سائنلہ آپ کی تھوڑی زمین تھی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ شخص کون ہے جو گھوڑی پکڑے کھڑے ہیں یعنی آپ نے مولوی محمد زمان صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ تو سائیں صاحب نے ارشاد فرمایا یہ شخص ایک بہت بڑا پہلے سلطان خان بادشاہ گذرا ہے جو بہت بڑا جابر تھا اس کا غلام ہے سائیں صاحب نے قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم کی طرف اشارہ کر کے فرمایا حالانکہ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو دنیا سے پردہ کئے ہوئے کئی سال گذر چکے تھے لیکن اس مجذوب الہی نے اپنے نور فراست سے دیکھ کر فرمایا۔ آخری بار آپ نے سائیں صاحب کی سوٹی مبارک اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا سائیں صاحب ہمارا آخری سوال ہے یعنی کچھ حالات رسول اللہ ﷺ کے دریافت فرمائیے تو سائیں صاحب نے

marfat.com

معذرت کی اور فرمایا میری سوٹی واپس دے دو۔ آپ نے فرمایا ہمارے سوال کا جواب دو گے تو سوٹی واپس ملے گی آخر سائیں صاحب مجذوب نے عاجز ہو کر کہا آپ میرے ساتھ ضد نہ کریں ان باتوں کو ظاہر کرنے پر ہمارے اوپر پابندی ہے ہم مجبور ہیں پھر آپ سے یعنی سائیں صاحب نے کہا میری سوٹی واپس کریں تو آپ نے ان کی سوٹی واپس کر دی اور آپ وہاں سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

بزبانی استاد عبدالعزیز صاحب اگھار والے

بیان کیا کہ میں تعلیم درسی حاصل کر رہا تھا کہ قبلہ حضرت جی صاحب کوٹلی تشریف لائے۔ سید لیاقت حسین شاہ صاحب کی مسجد شریف میں جب تشریف لائے تو بغرض قدم بوسی حاضر ہوا۔ حالات و ملاقات میں آپ نے ارشاد گرامی فرمایا عبدالعزیز اگر تم نے ہمت کی تعلیم حاصل کر لی تو مرغ اور حلوہ کی کمی نہیں ہوگی اور اگر تعلیم کی طرف توجہ نہ دی تو آپ نے ارشاد فرمایا ہتھ ٹھوٹھا یعنی کاسہ اور دیس موکلا۔ یعنی آپ نے فرمایا کہ اگر تعلیم حاصل نہ کی تو پھر کاسہ گدائی لیکر در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرو گے آپ نے پھر فرمایا کہ ہم نے آپ کے لئے بارگاہِ ایزدی میں بوقت خاص دُعا کی ہے کہ مولا کریم عبدالعزیز کو تعلیم کے میدان میں کامیاب و کامران فرمانا اللہ تعالیٰ نے ہماری دُعا کبھی رد نہیں کی حالانکہ آپ اتنی کسر نفسی فرماتے ہیں کہ کبھی آپ نے اپنی بڑائی کا تذکرہ نہیں کیا۔

بزبانی حاجی ماسٹر علی داد کرتی کوٹلی

حاجی صاحب علی داد نے بیان کیا کہ یہ واقع اکتوبر ۱۹۵۷ء کا ہے میں اس وقت دھر ہوتی سکول میں ماسٹر یعنی ٹیچر لگا ہوا تھا سکول کی طرف سے چھٹیاں تھیں قبلہ

marfat.com

حضرت جی صاحب غالباً ۱۷۔۱۸ اکتوبر کوٹلی تشریف لائے دو دن قیام کے بعد آپ کوٹلی سے کھڈ گجراں پہنچے وہاں دو دن قیام فرمایا وہاں سے چل کر چون تر پہ یعنی قمروٹی جب پہنچے تو آپ ٹھہر گئے ایک آدمی سے دریافت کیا یہاں ایک فلاں نامی بابا رہتے تھے ان کا کیا حال ہے اس آدمی نے بتلایا کہ حضرت وہ آدمی سخت بیمار ہے اور چارپائی پر آخری ایام پورے کررہا ہے مجھے آپ نے ارشاد فرمایا علی داد چلو بیمار پرسی کریں گے۔ جب ہم بابا صاحب کے پاس پہنچے بابا صاحب واقعی نازک حالت میں تھے آپ نے عیادت کی اس کے بعد آپ نے بابا صاحب کو کہا ہمارے لئے دُعا کرنا مولا کریم خاتمہ بالخیر کرے جب آپ نے بابا صاحب کو دعا کیلئے کہا تو مجھے ہنسی آگئی ہنسی اس لئے آئی کہ بابا صاحب خود آخری سانس لے رہے تھے دوسروں کے محتاج تھے جب ہم وہاں سے رخصت ہوکر تھوڑی دور گئے تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تو وہاں کیوں ہنسا تھا میں خاموش ہوگیا۔ کیا جواب دیتا۔ آپ مجھے خاموش دیکھ کر فرمانے لگے تم اس لئے ہنسا ہوگا کہ بابا صاحب خود زندگی موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں دوسروں کیلئے کیا دُعا کریں گے۔ حدیث پاک میں آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیمار آدمی اپنے لئے کچھ نہیں کرسکتا مگر جب دوسروں کیلئے دُعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

قبلہ حضرت جی کا سفرنامہ آپ کی بائیں آنکھ مبارک کا اپریشن ٹیکسلا ہسپتال میں ہوا یہ واقعہ 1990ء نومبر کا ہے۔

قبلہ حضرت جی صاحب برائے آپریشن بائیں آنکھ ٹیکسلا کیلئے دربار عالیہ

marfat.com

اگھار شریف سے 90-11-19 کو بعد نماز ظہر روانہ ہوکر پہلی رات نزد گلپور خضری مسجد شریف میں قیام فرمایا دوسرے دن بعد نماز اشراق سے فراغت فرما کر روانگی ہوئی 90-11-20 کی رات حاجی آباد کی مسجد شریف میں قیام فرمایا وہاں سے رخصت ہوکر آپ نے 90-11-21 کی رات راولپنڈی اسلام آباد قادریہ مسجد میں بسر کی وہاں سے حضور نے طالبعلم محمد رفیق صاحب جو فیصل یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے اب محمد رفیق صاحب ضلع کوٹلی میں قاضی کے فرائض انجام دے رہے ہیں اپنے منصبی فرائض سے فارغ ہوکر دربار عالیہ گلہار شریف میں غلامانہ زندگی بسر کررہے ہیں۔ قبلہ حضرت جی صاحب کی خدمت اور مہمانوں کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ ان کو پہلے ٹیکسلا روانہ کردیا تاکہ وہ پرچی چیک اپ کروانے کیلئے بنوالیں قبلہ حضرت جی صاحب 90-11-22 کو ٹیکسلا تشریف لے گئے تو پرچی تیار تھی جب ڈاکٹر نے آپ کی آنکھ مبارک چیک کی تو ڈاکٹر کو کوئی دوسرا نقص بھی نظر آیا آپ کو ہسپتال میں داخل کرلیا۔ آپ نے اپنے قیام کے لئے مخصوص کمرہ بک کروالیا تھا ڈاکٹر نے پہلے اس نقص کیلئے دوائیں تجویز کیں پھر 90-11-29 کو بروز جمعرات صبح کی نماز کے پہلے آپ کا بائیں آنکھ مبارک کا اپریشن ہوا جب آپ کو واپس اپریشن کے بعد اپنے کمرہ میں لایا گیا تو صبح کی نماز کا ٹائم تھا آپ نے باجماعت نماز ادا کی اور پھر اس کے بعد آپ نے آرام فرمایا۔ آپریشن کے پہلے آپ کی بائیں آنکھ مبارک ایک سال قبل بند ہوچکی تھی اس کے بعد دوسری آنکھ مبارکہ یعنی دائیں آنکھ مبارک تقریباً چند ماہ بند ہوئی۔ ٹیکسلا میں آپ کے ہمراہ حاجی حکمداد صاحب کا بھی آپریشن ہوا ان کے علاوہ بابو حاجی محمد خالد لاہوری۔، حافظ فضل کریم صاحب، صوفی محمد فاضل صاحب سروعہ

marfat.com

نور حسین سر ہوٹہ اور محمد رفیق صاحب موجود تھے۔ آپ کی کوئی نماز باجماعت دوران آپریشن اور بعد قضاء نہیں ہوئی۔ آپ کی غذا بالکل ہلکی تھی یعنی دلیہ معمولی جو ڈاکٹر نے تجویز کیا تھا اس کے علاوہ شہد اور آب زمزم استعمال فرماتے رہے دیگر سنگیوں کیلئے دربار عالی گلہار شریف کالا دیو شریف سے ہر روز کھانا جاتا رہا دوران ہسپتال آپ دینی کتب اور تفسیر سماعت فرماتے رہے جس ڈاکٹر نے آپ کا آپریشن کیا اس کا نام ریحان بلجیم کا رہنے والا تھا وہ اکثر آپ کے پاس چیک اپ کیلئے آتا اور آپ کی صحت اور تندرستی اور بیماری کی حالت تفصیل سے دریافت کرتا ایک دن آپ نے اس کو ایک عمدہ گھڑی بطور تحفہ عنایت کی جو اس نے خوشدلی سے قبول کر لی۔ اسی ہفتہ اس کو کسی نامعلوم جگہ تبدیل کر دیا گیا۔ آپ کو ہسپتال سے 90-12-6 بروز جمعرات فارغ کیا گیا۔ آپ ٹیکسلا سے سیدھے گلہار شریف تشریف لائے کامل احتیاط کے ساتھ آپ نے چالیس دن پرہیز کیا۔ اس دوران بھی آپ کی کوئی نماز باجماعت قضا نہیں ہوئی۔ آپ اپنے کمرہ مبارکہ سے باہر تشریف نہیں لاتے تھے کیونکہ بائیں آنکھ مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور دائیں آنکھ مبارک بھی بند تھی۔ اس دوران آپ دلائل الخیرات شریف درود مستغاث شریف اور شجرہ شریف بوجہ مجبوری خود تلاوت نہیں کر سکتے تھے تو پہلے دن استاد محمد حسن صاحب نے آپ کے پاس بیٹھ کر تلاوت کی اور آپ سنتے رہے۔ اس کے بعد ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب تلاوت کرتے اور آپ سماعت فرماتے رہے۔ اس کے بعد پھر حافظ عبدالغفور صاحب تلاوت کرتے اور آپ سماعت فرماتے رہے یہ سلسلہ دو اڑھائی ماہ چلتا رہا۔ آخر آپ نے سوچا یہ سلسلہ کب تک چلے گا بند کر دیا۔ آپ نے ان اوراد کے متبادل درود شریف زبانی اپنی استطاعت

marfat.com

کے مطابق تلاوت فرمانا شروع کر دیا پھر آپ کے اس سلسلہ کو کب تک آپ نے جاری رکھا واللہ اعلم سبحان اللہ۔ اللہ والے اپنی کوئی ساعت بغیر یاد الٰہی کے نہیں گذرنے دیتے۔

مگر اس دوران آپ کے باقی مشاغل کا تذکرہ ہو جائے۔

راقم الحروف کی موجودگی میں ایک دفعہ آپ نے ارشاد گرامی فرمایا مجھے بچپن سے دو چیزوں کی شوق رہی ایک گھوڑی کی سواری اور دوسری تعمیر کرانے کا شوق۔ آپ کو گھوڑوں کی نسل کی پہچان اور ان پر سواری کرنا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ آپ جابر سے جابر گھوڑے گھوڑی پر سواری کرتے ذرہ بھر گھبراتے نہیں تھے۔ تعمیری شوق میں آپ نے مسجدوں کی تعمیر کو اوّلیت دی آج تک جتنی مسجدیں اور بزرگوں کے مزارات تعمیر کرائے ہر مسجد شریف کا نقشہ اس خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں کہ دیکھنے والے کو ہر مسجد شریف ہر مسجد سے الگ تھلگ معلوم ہوتی ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ ہر مسجد شریف اپنی نوعیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بندہ کو جتنی مسجدوں کا علم ہو سکا ان کو قلمبند کیا مگر مسجدوں کا شمار کہیں زیادہ ہے اکثر مسجدوں میں بندہ نے بھی نماز ادا کی مگر زیادہ مسجدوں کی حاضری نصیب نہیں ہوئی۔ مسجدوں کے علاوہ کچھ بزرگوں کے مزارات بھی آپ نے تعمیر فرمائے جن کا تذکرہ اگلے صفات میں آئیگا۔ ابھی تک یہ تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے آپ نے یہ شعبہ الگ رکھا ہوا ہے جس میں دو مستری صاحبان نگرانی کرنے والے اور باقی تعمیر کرنے والے ہر وقت آپ کی زیر نگرانی میں رہتے ہیں۔ نگرانی والے مستری صاحبان میں سب سے پہلے بابا محمد شریف صاحب جہلم والے اور دوسرے مستری صاحب مقصود احمد صاحب کوٹلی والے ہیں۔ اب ان

marfat.com

کی نگرانی میں زیادہ کام ہوتا ہے کیونکہ بابا محمد شریف صاحب زیادہ بوڑھے ہو گئے مگر ابھی اپنے ہاتھ سے تھوڑا بہت کام کرتے ہیں۔

مسجد شریفوں کی فہرست جن میں آپ نے مکمل طور پر یا جزوی طور پر کام کرایا اور خرچہ کیا۔ تحریر کی جاتی ہیں۔

1۔ مسجد شریف دربار عالیہ چچیاں شریف سب سے پہلے آپ نے پکی تعمیر کرائی یہ مسجد شریف حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم کے وقت کچی تھی غالباً ۴۵۔۴۰ میں تعمیر کرائی گئی باقی تمام مساجد کی تعمیری تاریخ معلوم نہیں میرپور آزاد کشمیر۔

2۔ جامع مسجد شریف سلطانیہ نقشبندیہ دربار عالیہ کالا دیو شریف جہلم پاکستان۔

3۔ جامع مسجد شریف نیو چوہان لاہور۔

4۔ جامع مسجد شریف چترپڑی میرپور آزاد کشمیر۔

5۔ جامع سلطانیہ نقشبندیہ تالاب والی میرپور آزاد کشمیر۔

6۔ مسجد شریف نئی آبادی سنگوٹ شریف پیر سید نیک عالم شاہ میرپور۔

7۔ مسجد شریف سلطانیہ گوڑہ نزد انب تحصیل ڈڈیال ضلع میرپور۔

8۔ مسجد شریف کھیری ڈڈیال میرپور آزاد کشمیر۔

9۔ مسجد شریف تھوتھال نزد پولیس چوکی میرپور۔

10۔ مسجد شریف ایف ون میرپور۔

11۔ جامع مسجد شریف پوٹھہ شیر ڈڈیال میرپور۔

12۔ جامع مسجد شریف بٹھار تحصیل ڈڈیال میرپور۔

marfat.com

13۔ جامع مسجد شریف چھترو تحصیل ڈڈیال میر پور۔

14۔ مسجد شریف سوکاسن بھمبر حاجی پیر صاحب نے 81-12-15 بروز جمعہ افتتاح کیا میر پور۔

15۔ مسجد شریف پلائی ادھ تحصیل ضلع میر پور۔

16۔ جامع مسجد شریف ڈڈیال پرانی کچہری تحصیل ڈڈیال میر پور۔

17۔ مسجد شریف خادم آباد موڑ تحصیل ڈڈیال میر پور۔

18۔ مسجد شریف ٹھارہ حاجی غلام مصطفیٰ صاحب والی تحصیل ڈڈیال میر پور۔

19۔ مسجد شریف کھیری سیا کھ موڑ تحصیل ڈڈیال میر پور۔

20۔ مسجد شریف پوٹھہ بنگش صوفی غلام قادر والی تحصیل ڈڈیال میر پور۔

21۔ جامع مسجد شریف چنار والی تحصیل ڈڈیال میر پور۔

22۔ جامع مسجد شریف حمزہ سیا کھ چوہدری زمان والی حاجی پیر صاحب نے افتتاح کیا۔

23۔ مسجد شریف بٹھار تحصیل ڈڈیال ضلع میر پور

مدینۃ المساجد ضلع کوٹلی کی فہرست

1۔ مسجد شریف نڑچھ کالونی تحصیل و ضلع کوٹلی

2۔ مسجد شریف دبیرن تحصیل و ضلع کوٹلی

3۔ مسجد شریف اگھار کالونی تحصیل و ضلع کوٹلی

4۔ جامع الفردوس اگھار شریف تحصیل و ضلع کوٹلی یہ مسجد شریف دوبارہ تعمیر ہوئی

5۔ مسجد شریف حواریاں تحصیل و ضلع کوٹلی

marfat.com

6۔ مسجد شریف حویلی گلہار تحصیل و ضلع کوٹلی

7۔ مسجد شریف پرتھان تحصیل و ضلع کوٹلی

8۔ مسجد شریف جبر نزد پرتھان تحصیل و ضلع کوٹلی

9۔ مسجد شریف لال نزد پولٹری فارم تحصیل و ضلع کوٹلی

10۔ مسجد شریف حضرت صاحب والی دہلی والی سرکار نے سنگ بنیاد رکھا متصل رہائش ڈی سی صاحب کوٹلی

11۔ مسجد شریف بٹالہ منڈی تحصیل و ضلع کوٹلی

12۔ جامع مسجد صمدیہ تحصیل و ضلع کوٹلی

13۔ جامع مسجد دھڑا منڈی تحصیل و ضلع کوٹلی

14۔ جامع مسجد البلال تحصیل و ضلع کوٹلی

15۔ مسجد شریف ڈھنگروٹ تحصیل و ضلع کوٹلی

16۔ مسجد شریف سارده کالونی تحصیل و ضلع کوٹلی

17۔ مسجد شریف سنبلاں رولی تحصیل و ضلع کوٹلی

18۔ مسجد شریف چوہا تحصیل و ضلع کوٹلی

19۔ مسجد شریف کنگر تحصیل و ضلع کوٹلی

20۔ مسجد شریف رولی خاص تحصیل و ضلع کوٹلی

21۔ مسجد شریف نکہ رولی تحصیل و ضلع کوٹلی

22۔ مسجد شریف منڈیاڑی تحصیل و ضلع کوٹلی

23۔ مسجد شریف دھمول خاص تحصیل و ضلع کوٹلی

marfat.com

24۔ مسجد شریف دھمول نانونی درس والی تحصیل وضلع کوٹلی

25۔ مسجد شریف عشقالی تحصیل وضلع کوٹلی

26۔ مسجد شریف نکہ کرٹی حاجی بقا محمد والی تحصیل وضلع کوٹلی یہ مسجد شریف دوبارہ تعمیری ہوئی یونیورسٹی والی

27۔ مسجد شریف بنگلہ کرٹی سید لیاقت حسین شاہ والی تحصیل وضلع کوٹلی

28۔ مسجد شریف نکہ کرٹی تحصیل وضلع کوٹلی

29۔ مسجد شریف بنگ کرٹی تحصیل وضلع کوٹلی

30۔ مسجد شریف شگفتہ چھتراڑیاں تحصیل وضلع کوٹلی

31۔ مسجد شریف موہڑہ قاضیاں تحصیل وضلع کوٹلی

32۔ جامع مسجد سید پور کھوئی رٹہ تحصیل وضلع کوٹلی

33۔ مسجد شریف سرالیاں تحصیل وضلع کوٹلی

34۔ مسجد شریف گریالہ تحصیل وضلع کوٹلی

35۔ مسجد شریف دندلی پناگ تحصیل وضلع کوٹلی

36۔ مسجد شریف ٹینڈہ کلا تحصیل وضلع کوٹلی

37۔ مسجد شریف نالہ متصل ہلاڑ تحصیل وضلع کوٹلی

38۔ مسجد شریف سگری تحصیل وضلع کوٹلی

39۔ مسجد شریف ڈھیری ملکاں تحصیل وضلع کوٹلی

40۔ مسجد شریف تمبول حاجی محمد اقبال والی تحصیل وضلع کوٹلی

41۔ مسجد شریف سمروڑ تحصیل وضلع کوٹلی

marfat.com

42۔ مسجد شریف پیال نزد کھوئی رٹہ تحصیل و ضلع کوٹلی

43۔ مسجد شریف راجدہانی تحصیل و ضلع کوٹلی

44۔ مسجد شریف ڈھانڈا وکیل والی نزد کھوئی رٹہ تحصیل و ضلع کوٹلی

45۔ مسجد شریف سیری مجواڑ تحصیل و ضلع کوٹلی

46۔ مسجد شریف مڑہوٹہ نزد بروٹ گالہ تحصیل و ضلع کوٹلی

47۔ جامع مسجد سلطانیہ تھاتھی شکہالی گالہ ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب نے 25-10-91 کو افتتاح کیا اور استاد محمد حسن صاحب نے دُعا کی پہلے اُستاد حافظ محمد شمون مقرر ہوئے۔آغاز تعمیر 22-9-89 تکمیل 11-10-90

48۔ مسجد شریف دھرنگ چوک تحصیل و ضلع کوٹلی

49۔ مسجد شریف محکمہ برقیات تحصیل و ضلع کوٹلی

50۔ مسجد شریف ائیر بیس واپڈا ریسٹ ہاؤس تحصیل و ضلع کوٹلی

51۔ مسجد شریف بلدیہ لائبریری تحصیل و ضلع کوٹلی

52۔ مسجد شریف گول ہاؤسنگ سکیم تحصیل و ضلع کوٹلی

53۔ مسجد شریف کالج والی تحصیل و ضلع کوٹلی

54۔ مسجد شریف سول ہسپتال تحصیل و ضلع کوٹلی

55۔ مسجد شریف گل پور بازار تحصیل و ضلع کوٹلی

مدینۃ المساجد تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

1۔ مسجد شریف تھلہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

2۔ مسجد شریف سیری تھلہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

marfat.com

3۔ مسجد شریف ڈھیری تھلہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

4۔ مسجد شریف ڈونگی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

5۔ مسجد شریف پینہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

6۔ مسجد شریف، پنیالی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

7۔ مسجد شریف کھوڑی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

8۔ مسجد شریف میراہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

9۔ مسجد شریف گلکتہ رجور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

10۔ مسجد شریف گوڑہ رجور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

11۔ مسجد شریف رجور خاص تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

12۔ جامع مسجد شریف اصحاب ردہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی یہاں تین مسجدیں تعمیر ہوئیں ایک شہید کردی دو باقی ہیں

13۔ مسجد شریف دھڑا تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

14۔ مسجد شریف سیری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

15۔ مسجد شریف سروعہ خاص تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

16۔ مسجد شریف نکہ رجور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

17۔ مسجد شریف ماسٹر صاحب والی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

18۔ مسجد شریف حاجی آباد تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دوبارہ کشادہ تعمیر ہوئی

19۔ مسجد شریف راجہ بازار تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

20۔ مسجد شریف کیری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی یہ مسجد دوبارہ کشادہ تعمیر ہوئی یہاں

marfat.com

قبلہ مائی صاحبہ کی پالکی اُتاری گئی تھی۔اپریل 2003-4-27 افتتاح ہوا۔

21۔ مسجد شریف بھرنڈ بھٹہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

22۔ مسجد شریف جمیری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

23۔ مسجد شریف سُنّاں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

24۔ جامع مسجد تریّاں نیوافضل پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دوبارہ تعمیر ہورہی ہے

25۔ مسجد شریف نکہ مستریاں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

26۔ مسجد شریف سیالیاں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دوبار تعمیر ہوئی

27۔ مسجد شریف سلطان پور کالونی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

28۔ مسجد شریف پڑاٹ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

29۔ مسجد شریف سرہوٹہ آرائیں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

30۔ مسجد شریف سرہوٹہ راجگان تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

31۔ مسجد شریف رائے پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

32۔ مسجد شریف سہرمنڈی بازار تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

33۔ مسجد شریف مکی کپڑی درمیان سہرمنڈی نیوافضل پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

34۔ مسجد شریف سہرمنڈی راجگان تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

35۔ مسجد شریف خضری گلپور تحصیل۔ ہنسہ ضلع کوٹلی

36۔ مسجد شریف پل دریاوالی گلپور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

37۔ مسجد شریف اناع تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

38۔ مسجد شریف سلطانیہ چنڈرع حجام والی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دوبارہ تعمیر ہوئی

marfat.com

39۔ مسجد شریف نمیتراں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

40۔ مسجد شریف ڈونگی چھوچھ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

41۔ مسجد شریف چھتران تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

42۔ مسجد شریف نکہ جٹاں نزد نیوا فضل پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

43۔ مسجد شریف پلیٹ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

44۔ مسجد شریف سہنسہ کچہری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

45۔ مسجد شریف پلان نزد حاجی آباد تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

46۔ مسجد شریف درونہ ناڑ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

47۔ مسجد شریف چھوچھ بازار تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

48۔ مسجد شریف پلان نزد چھوچھ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

مختلف مقام تحصیل و ضلع کی مساجد

1۔ جامع مسجد شریف چیانوالی برلب جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پاکستان

2۔ مسجد شریف ہری پور برلب سڑک نزد ٹیلیفون فیکٹری ہزارہ ڈویژن

3۔ مسجد شریف مکی نارووال پہلی دفعہ صوفی احمد دین کے دور میں بنی سیالکوٹ

4۔ مسجد شریف پنڈرتوال برلب سڑک حاجی عبدالمجید والی نزد دربار کالا دیو شریف جہلم

5۔ جامع مسجد شریف راولاکوٹ پونچھ

6۔ مسجد شریف چک ۲۶ پاکپتن شریف مولوی غلام رسول والی ضلع ساہیوال

7۔ جامع مسجد شریف زاہدیہ بونگا حیات ضلع ساہیوال حاجی پیر صاحب نے

marfat.com

افتتاح کیا

8۔ مسجد شریف تتہ پانی ضلع پونچھ

9۔ مسجد شریف منڈول ضلع پونچھ

10۔ جامع مسجد شریف محلہ مجددیہ نارووال سیالکوٹ

11۔ مسجد شریف بفہ خورد دربار والی مانسہرہ ہزارہ ڈویژن

12۔ مسجد شریف بفہ خورد گاؤں والی مانسہرہ ہزارہ ڈویژن

13۔ جامع مسجد شریف پیرووال والی نزد خانیوال پاکستان

14۔ مکی مسجد جامعہ مجددیہ فیضانِ سلطانیہ روات ضلع و تحصیل راولپنڈی

جب تک قبلہ حضرت جی صاحب بقید حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کا سایہ قیامت تک ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے مسجدوں کا تعمیری سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ بندہ نے حتی الوسع اپنی جہاں تک معلومات تھی وہ زیر قلم لایا اب ایک واقع تحریر کر رہا ہوں جو مسجدوں کے بارہ میں ٹی۔وی پر نشر کیا گیا۔

19 نومبر 2002ء بروز منگل پونے سات بجے شام ٹی۔وی پر اسلام آباد سے قبلہ حضرت جی صاحب اور گلہار شریف کے پروگرام میں قبلہ حضرت جی صاحب کے حالات اور آپ کی تعمیرات مسجدوں کی تعداد 341 تک بتلائی بندہ نے اسی وقت ٹائم اور تعداد نوٹ کی۔ باقی ابھی تعمیرات کا کام جاری و ساری ہے۔

قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی کے خلفاء کے نام

1۔ صاحبزادہ حاجی پیر محمد عبدالواحد صاحب پسر اوّل قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی

marfat.com

2۔ مفتی محمد امین صاحب فیصل آباد

3۔ صاحبزادہ ابوطاہر محمد نقشبند پاک پتن شریف بوقت چالیسواں

4۔ صاحبزادہ فقیر محمد صاحب پسر دوئم محمد اکبر علی صاحب با اجازت حضرت قبلہ مائی صاحبہ، قبلہ حضرت جی صاحب۔

5۔ صاحبزادہ ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب پسر دوئم قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی

6۔ جناب سید محمد شاہ صاحب بہاری تحصیل ڈڈیال میرپور آزاد کشمیر۔ التوفی ۲۹ مارچ 2000ء ۲۲ ذوالحج بروز بدھ۔

7۔ حاجی محمد معروف صاحب پسر حکیم قاضی محمد لطیف صاحب کالا دیو شریف

8۔ جناب مولوی محمد نذیر صاحب کالا دیو جہلم 1991ء کے رمضان المبارک سے تھوڑا عرصہ پہلے اجازت ملی التوفی 16 مارچ 1996ء

9۔ صوفی نور محمد صاحب مینڈر مقبوضہ کشمیر

10۔ صوفی رحمت علی صاحب بمقام سوہنا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

11۔ جناب صاحبزادہ محمد محبوب صاحب پسر اوّل ماموں فضل الٰہی کالا دیو شریف 1993ء عرس مبارک قبلہ عالم حضرت جی صاحب مفتی محمد امین صاحب فیصل آباد نے دستار بندی کرائی۔

12۔ صاحبزادہ منظور حسین صاحب بمقام سرکار کسر چکوال روپڑھ شریف والوں کی اولاد سے ہیں۔

13۔ جناب فضل الحق صاحب پسر مولوی فضل احمد صاحب کھوڑہ اور پاکپتن

marfat.com

شریف سے بھی اور دربار شریف سے اجازت ملی۔

14۔ مفتی علیم الدین صاحب بمقام چودو تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

15۔ قاری محمد بشیر صاحب بن سائیں بہادر صاحب محلہ سلطانیہ کالادے جہلم۔

16۔ صوفی محمد نصرت صاحب نارووال

17۔ شیخ حسام الدین صاحب آف شام

رمضان المبارک میں ہر سال جو حافظ صاحبان نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کیلئے آپ کی وساطت سے ہر سال جاتے ہیں۔

حافظ صاحبان کی تعداد

سنہء	تعداد
1989	320
1990	367
1991	404
1992	455
1993	491
1994	580
1995	603
1996	662
1997	733

marfat.com

1998	820
1999	786
2000	942
2001	962
2002	1050
2003	1059
2004	1068
2005	1130

بزرگانِ دین کے مزارات جو آپ نے تعمیر کرائے

1۔ دربار عالیہ چیچیاں شریف قبلہ عالم محمد سلطان عالم کا روضہ سب سے پہلے آپ نے تعمیر کروایا۔ گنبد کے ساتھ۔ اس وقت مستری محمد ابراہیم صاحب اکھنور کے رہنے والے تھے پورے دن کی مزدوری صرف ایک روپیہ لیتے تھے غالباً ۱۹۶۰۔۱۹۵۰ء کے درمیان تعمیر ہوا تھا پھر جب منگلا ڈیم بنا تو آپ کو چیچیاں شریف سے منتقل کر کے کالا دیو شریف لایا گیا تاریخ وفات 9 مئی 1934ء مطابق ۲۳ محرم الحرام 1353ھ مطابق ۲۷ بیساکھ 1989 بکرم بروز بدھ بوقت ظہر وعصر کے درمیان۔ نماز جنازہ مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب لدڑ شریف والوں نے ادا کی جو آپ کے طریقت بھائی تھے۔ بوجہ منگلا جھیل آپ کی منتقلی تابوت از چیچیاں شریف برائے کالا دیو شریف جہلم 18 جون 1967ء ۹ ربیع الاوّل 1387ھ مطابق ۴ ہاڑ 2024 بکرم عمل میں آئی۔

marfat.com

تاریخ وفات سائیں فتح محمد صاحب خلیفہ مجاز آپ کو بھی چچیاں شریف سے کالا دیو شریف منتقل کر کے حضرت قبلہ مائی صاحبہ عارفہ عابدہ کے پہلو میں جانب مغرب مدفن کیا۔ تاریخ وفات 2 نومبر 1934ء 23 رجب 1353ھ 17 کاتک 1989 بکرم بروز جمعۃ المبارک۔

حضرت قبلہ عالم کی وفات کے چھ ماہ بعد آپ کی وفات ہوئی منتقلی تابوت از چچیاں شریف بوجہ منگلا جھیل 11 رمضان المبارک 1413ھ بمطابق 6 مارچ 1993ء۔

تاریخ وصال میاں فضل الٰہی المعروف ماموں جی صاحب 6 جمادی الاوّل 1413ھ 2 نومبر 1992ء بروز دوشنبہ بوقت چاشت۔

2۔ حضرت قبلہ خواجہ محمد سلطان عالم صاحب کا دوسرا مزار شریف دربار عالیہ کالا دیو شریف میں ایک نہایت خوبصورت مقبرہ آپ کی منتقلی کے بعد بنایا گیا۔ اس میں خواجہ محمد اکبر علی صاحب، خواجہ محمد رکن عالم صاحب مدفن ہیں۔

3۔ حضرت قبلہ عابدہ عارفہ جناب مائی صاحبہ والدہ محترمہ قبلہ حضرت جی صاحب محمد صادق مدظلہ العالی کا مقبرہ شریف دربار عالیہ کالا دیو شریف میں بنوایا۔
حضرت قبلہ مائی صاحبہ عابدہ عارفہ کی تاریخ وفات 10 جنوری 1985ء مطابق 17 ربیع الثانی 1405ھ بروز جمعرات بوقت ایک بجے صبح۔

نماز جنازہ حضرت قبلہ مولوی محمد فاضل صاحب ڈھانگری شریف والوں نے ادا کی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

4۔ روضہ مبارک حاجی پیر صاحب بفہ خورد شریف ضلع ہزارہ۔

marfat.com

5۔ روضہ مبارک اصحاب رڈہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر اس میں دو بزرگ مدفن ہیں۔

6۔ روضہ پاک جناب مولوی عبدالمنان صاحب عرف سائیں لیراں والی سرکار حواریاں گلہار ضلع کوٹلی۔

7۔ روضہ مبارک صوفی محمد زمان صاحب داماد حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ۔ مہتہ دینہ تحصیل و ضلع جہلم۔ تاریخ وفات 13 ذوالحجہ 1386ھ مطابق 25 مارچ 1967ء بروز ہفتہ۔

8۔ روضہ مبارک حضرت خواجہ محمد خان عالم صاحب باولی شریف نزد ریلوے اسٹیشن چوہا کڑیالہ ضلع گجرات۔

9۔ روضہ مبارک سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ ریاست ازبکستان بخارا شریف روس 1995ء میں تعمیر کرایا۔

10۔ روضہ مبارک بابا صاحب بخاری بمقام تھدپال۔ آپ کی آمد کا کسی مقامی آدمی کو علم نہیں کہ کب اور کس جگہ سے تشریف لائے البتہ آپ کے روضہ مبارک کی تعمیر کے دوران ایک سکہ قبر کے سرہانے کے قریب سے ملا جس پر ایک طرف یہ تحریر ہے ضرب بخارا شریف اور دوسری جانب لکھا ہے خارم محصول۔ امیر دانیال 1223ھ جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ آپ بخاری ہیں۔ یہ سکہ حاجی فیض عالم کے پاس بطور تبرک موجود ہے۔

11۔ روضہ مبارک حاجی مولوی بقا محمد صاحب نکہ کرتی کوٹلی المتوفی 15 اگست 1976ء۔

marfat.com

12۔ روضہ مبارک صوفی احمد دین صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ یہ روضہ مبارک ان کی زندگی میں ہی تعمیر ہوا تھا۔

13۔ روضہ مبارک حضرت قبلہ مائی صاحبہ تتہ پانی ضلع پونچھ۔

14۔ روضہ مبارک شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ دہلی بھارت اس میں چار حضرات مدفن ہیں۔ شاہ ابوالخیر صاحب، جناب مظہر جان جاناں، سید غلام علی شاہ، جناب ابوسعید صاحب۔

15۔ روضہ مبارک سائیں محمد حلیم صاحب انب والے نزد خضری مسجد شریف گلپور یہ روضہ مبارک ان کی زندگی میں آپ نے تعمیر کرایا۔ تاریخ وفات سائیں محمد حلیم صاحب 8 اکتوبر 1993ء مطابق 21 ربیع الثانی 1414ھ۔ آپ کی داستان طویل ہے۔ آپ ساٹھ سال صائم انہار اور قائم الیل رہ کر دنیا کو دعوت فکر و عمل دیکر دنیا سے رخصت ہوئے۔

مرقد انور پیکر اخلاص و جانثار خادم حاجی محمد اشرف نقشبندی مجددی سلطانی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ وفات 7 ربیع الاوّل 1396ھ بمطابق 9 مارچ 1976ء بروز منگل۔

منتقلی تابوت: 11-10 مارچ 1994ء از جامع الفردوس تہہ خانہ سے از گلہار برائے خضری مسجد شریف گلپور مابین شب چارشنبہ اور پنج شبنہ بوقت سحر عمل میں آئی۔

16۔ روضہ مبارکہ تھاتھی جمیری کوٹلی۔ روضہ مبارک یہ مکان کی شکل ہے اور اس میں پانچ بزرگوار مدفن ہیں۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم کا اس راستہ سے گذر ہوا تو آپ ٹھہر گئے اور فاتحہ خوانی کی آپ کے ہمراہ جو غلام تھے حکم دیا کہ یہاں بزرگوں کی قبریں ہیں تلاش کرو تلاش کرنے کے بعد آپ نے اس جگہ کی

marfat.com

نشاندہی کی۔ آپ کی زندگی نے وفا نہ کی اور آپ قبلہ حضرت جی صاحب نے اس جگہ ایک خوبصورت مسجد شریف اور روضہ تعمیر کرایا۔ تھاتھی جمیری مساجد شریف میں اس مسجد شریف کا واقعہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

17۔ روضہ مبارک شیخ فتح اللہ شطاری میر پوری جامع الفردوس اگھار شریف قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم کے جدامجد ہیں۔ حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک سے ہیں۔ آپ کا قیام میر پور شہر میں تھا کسی کام کی غرض سے آپ دہلی تشریف لیجارہے تھے کہ راستہ میں جب دار سما لکہ پہنچے تو وہاں آپ کا انتقال ہو گیا وہیں آپ کو دفن کیا گیا آپ اس وقت گھکھڑ حکومت میر پور میں قاضی القضاء کے عہدہ پر فائض تھے جب حکومت کو معلوم ہوا تو میر پور سے قافلہ بھیجا کہ تابوت مبارک لایا جائے۔ جب یہ قافلہ سرکاری دار سما لکہ پہنچا تو آپ کے خاندان کے کچھ آدمی کا قافلہ روہتک سے آپ کو لے جانے کیلئے بیک وقت آپہنچا۔ گفت وشنید کے بعد آپ کو میر پور جانے کی آپ کے خاندان والوں نے اجازت دے دی آپ کو میر پور لا کر دفن کیا گیا۔ آپ کی تاریخ وفات 8 شعبان المعظم 1088ھ مطابق 29 ستمبر 1677ء وصال فرمایا۔ علاقہ میر پور میں جب حکومت پاکستان نے منگلا ڈیم بنایا تو 1967ء سے لیکر 1984ء تک آپ منگلا ڈیم میں زیر آب رہے قبلہ حضرت جی صاحب نے پھر آپ کی منتقلی 8 فروری 1985ء مطابق 17 جمادی الاوّل 1405ھ بروز جمعۃ المبارک عمل میں لائی اور آپ کو جامع الفردوس کے جانب شمال ایک خوبصورت مقبرہ میں مدفن کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

marfat.com

19۔ روضہ مبارک والدہ ماجدہ ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب گلہار شریف کوٹلی۔

تاریخ وفات 23 جنوری 1993ء سوا دو بجے دن آپ کی خواہش کے مطابق رات کے اندھیرے میں دفن کیا گیا۔

20۔ روضہ مبارک سید پیر نیک عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ سنگوٹ شریف میرپور آزاد کشمیر تاریخ منتقلی 1387ھ 20 ربیع الاوّل 29 جون 1967ء بروز جمعرات 68 سال بعد آپ کی منتقلی عمل میں آئی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی محمد رکن عالم شاہ صاحب کی 14 سال بعد وفات ہوئی۔ دونوں بزرگوں کی ایک ساتھ منتقلی ہوئی۔

21۔ حجرہ حاجی مشتاق احمد صاحب داماد قبلہ حضرت جی صاحب تاریخ وفات 20 جنوری 1998ء بوقت چار پانچ بجے صبح 21 رمضان المبارک 1418ھ بروز منگل مطابق 8 ماگھ 2054 بکرم دراعتکاف آپ کی وفات ہوئی اور تین دفعہ نماز جنازہ ادا کی۔ سحری سے قبل آپ کو تکلیف ہوئی جامع سلطانیہ کالادیو کے جنوب مشرقی کونہ پر آپ کا حجرہ مبارک بنایا گیا جس میں آپ آرام فرما ہیں۔

والدہ ماجدہ

حافظ عبدالواحد صاحب المعروف حاجی پیر صاحب

تاریخ رحلت

6-7 اگست کی درمیانی شب بروز بدھ بمطابق 21 ربیع الاوّل 1317ھ

حضرت قبلہ مائی صاحبہ کے روضہ کے باہر جانب مشرق آپ آرام فرما ہیں۔ آپ کے پہلو مغرب میں نانی صاحبہ فتح بیگم اور جانب مشرق ہمشیرہ صاحبہ خورد قبلہ حضرت جی

marfat.com

صاحب آرام فرما ہیں۔

جناب محمد زمان صاحب سوتیلے بھائی آف قبلہ حضرت جی صاحب منتقلی تابوت مبارک از چیچیاں شریف برائے کالا دیو تاریخ منتقلی

جناب ہمشیرہ صاحبہ دختر نیک اختر سائیں فتح محمد صاحب منتقلی تابوت مبارک از چیچیاں شریف برائے کالا دیو شریف تاریخ منتقلی

منتقلی تابوت مبارک جو جو آپ نے کرائے

قبلہ حضرت جی صاحب نے اپنے خاندان کے بزرگوں کے تابوت مبارک چیچیاں شریف سے نکال کر کالا دیو شریف میں منتقل کئے جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

بوجہ منگلا ڈیم

1۔ قاضی محمد اکبر علی صاحب پورا قرآن پاک روز زندگی کا معمول رہا۔ منتقلی تابوت مبارک ۲۶ شوال مکرم ۱۴۱۳ھ بمطابق 19 اپریل 1993ء آپکے تابوت کو قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مغرب کی جانب اور حضرت قاضی محمد رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ کا تابوت مبارک اپنے صاحبزادہ حضرت قبلہ عالم قاضی محمد سلطان عالم کے روضہ مبارک میں جانب مشرق دفن کئے درمیان میں حضرت قبلہ عالم محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں۔ ان کی تاریخ منتقلی 1993ء تاریخ وفات 23 شعبان المعظم 1321ھ بمطابق 14 نومبر 1903ء بمطابق 29 کاتک 1940 بکرم بروز ہفتہ۔

2۔ حضرت قبلہ مائی صاحبہ کلاں دادی صاحبہ حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ آپ کی تاریخ منتقلی 4 ذی قعدہ 1413ھ بمطابق 27 اپریل

marfat.com

1993ء۔آپ قرآن کریم کی حافظہ تھیں موسم سرما کی راتوں میں محلے کی خواتین کے ساتھ چرخہ کاتتیں اور قرآن پاک تلاوت فرماتیں۔

3۔ قاضی فضل احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ فرزند اکبر قاضی محمد اکبر علی صاحب تاریخ وفات 11 رمضان المبارک 1366ھ۔ روزانہ ستر ختم سورہ یٰسین شریف پڑھنا زندگی کا معمول رہا۔ منتقلی تابوت 4 ذی قعدہ 1413ھ مطابق 27 اپریل 1993ء

4۔ منتقلی تابوت مبارک از چچیاں شریف دربار عالیہ کالا دیو شریف قاضی چراغ عالم ولد محمد اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ 7 مئی 1993ء

5۔ قاضی محمد عالم ابن قاضی فضل احمد علیہ الرحمۃ ۔ تاریخ وفات 7 محرم الحرام 1352ھ منتقلی تابوت از چچیاں شریف برائے کالا دیو 14 ذی قعدہ 1413ھ 7 مئی 1993ء مطابق 15 بیساکھ ۲۰۵۰ بکرم بروز جمعہ۔ آپ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے تایا زاد بھائی اور خلیفہ مجاز تھے۔

6۔ حضرت قبلہ نانی صاحبہ فتح بیگم تاریخ وفات تقریباً 1938ء آپ کی وفات ہوئی۔ منتقلی تابوت از چچیاں شریف سے کالا دیو شریف 17 مارچ 1997ء کو تیس سال بعد منگلا جہیل میں رہنے کے بعد آپ کا تابوت منتقل کیا گیا۔

7۔ ہمشیرہ صاحبہ خورد فاطمہ بی بی حضرت جی صاحب تاریخ وفات ربیع الثانی 1376ھ بمطابق نومبر 1956ء منتقلی تابوت از چچیاں شریف تا کالا دیو شریف۔ 17 مارچ 1997ء کو تیس سال بعد چچیاں شریف منگلا جہیل سے منتقل کیا گیا۔

8۔ بابا صاحب فقیر محمد پوٹھہ بنگش والے رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا آبائی گاؤں پوٹھہ بنگش (ڈڈیال) ہے آپ معروف بزرگ اور عالم

marfat.com

دین نادر علی کے نواسے تھے۔ آپ کا سارا کنبہ طریقت میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے منسلک تھا۔ جوانی میں ہی آپ قبلہ عالم سے وابستہ ہو گئے۔ قرآن پاک کی تعلیم قبلہ عالم سے حاصل کی۔ پیر خانہ اور اہل دہہ کے اکثر حضرات نے آپ سے قرآن مجید پڑھا سلسلہ کے اوراد وظائف باقاعدگی سے سرانجام دیتے۔ شب بیدار اور تہجد گذار تھے۔ آخری ایام میں ایک عزیزہ نے خواہش ظاہر کی کہ گھر چل کر خاندانی بزرگوں کے مزارات وآثار کی زیارت کریں۔ مگر آپ نے پیر خانہ کی حاضری کو ہر چیز پر ترجیح دی۔ پیر خانہ سے وابستگی او وفاداری کا یہ عالم تھا کہ اپنے مرشد کے وصال کے بعد بھی آپ نے بڑی فرض شناسی اور ذمہ داری سے خدمات سرانجام دیں مسجد کی خدمت کے علاوہ کھیتی باڑی کی اکثر ذمہ داریاں آپ کی توجہ کا مرکز تھیں وہیں انتقال فرمایا اور اپنے مرشد کے پائیں میں دفن ہوئے۔

12 مارچ 1997ء کو تیس سال بعد آپ کا تابوت مبارک منگلا جھیل چیچیاں شریف سے منتقل کر کے نکہ کوڑتی کوٹلی یونیورسٹی والی مسجد شریف کے قبرستان میں دفن کیے پھر وہاں سے منتقل کر کے اپنے آبائی گاؤں پوٹھہ بنگش جامع مسجد میں دفن کیے آپ کی تاریخ وفات 3 رمضان المبارک 1382ھ مطابق 30 جنوری بروز بدھ 1963ء۔

تاریخ وفات حکیم قاضی محمد لطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن قاضی محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ۔ 7 فروری 1972ء مطابق 21 ذوالحجہ 1391ھ دوشنبہ ۱۱ بجے۔

تاریخ وفات سائیں محمد حسن نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ 15 فروری 1945ء بمطابق 2 ربیع الاوّل 1364ھ یہ بھی قبلہ عالم محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

کے خلفاء میں شامل تھے۔

بابا صاحب فقیر محمد عرف بابا فقیر محمد پہاڑ والے تاریخ وفات 31 اگست 1955ء مطابق ۱۱ المحرم الحرام 1375ھ مطابق 15 بھادوں ۲۰۱۲ بکرم بروز بدھ تین بجے بعد دوپہر، آپ وران نزد منڈی ناڑ پونچھ کے رہنے والے تھے جنگل میں کٹائی کے دوران اتفاق سے آپ کی ٹانگ ٹوٹ گئی گھر سے علاج کی غرض سے نکلے۔ تو چکسواری مستری شرف دین صاحب سے ملاقات ہوئی وہ اپنے گھر لے گئے۔ علاج معالجہ سے جب ٹھیک ہوئے تو مستری صاحب انہیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے آئے مستری صاحب خود عقیدت مند تھے بابا صاحب فقیر محمد بھی داخل سلسلہ ہوئے پھر اسی در کے ہو رہے۔ شاہد ہی کبھی وطن گئے ہوں۔ سلسلہ کے معمولات کے علاوہ پیر خانہ کی خدمت ہی زندگی کا اوڑھنا بچھونا رہا۔ قبلہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ بابا صاحب نے بچپن میں ہماری بہت خدمت کی آپ کا انتقال قبلہ عالم کے بعد ہوا۔ اپنے مرشد کے پائیں دفن ہوئے مرشد علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد بھی آپ کی پیر خانہ سے وفاداری اور خدمت گذاری مثالی تھی۔ عین وفاداری بشرطیہ استواری اصل ایمان ہے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت قبلہ عالم کو آخری وضو سجایا۔ اب ۳۰ سال بعد ۱۲ مارچ 1997ء بوجہ منگلا جھیل چچیاں شریف سے منتقل کر کے نکہ کوڑتی کوٹلی یونیورسٹی والی مسجد شریف کے مغرب میں دفن کئے مگر پھر وہاں سے آپ کو حواریاں کوٹلی سائیں لیراں والی سرکار کے پہلو جانب مغرب میں تیسری بار دفن کیا گیا۔

مولوی غلام نبی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ بن میاں سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

بار کے رہنے والے امام مسجد ضلع گجرات تحصیل پھالیہ موضع رکن میں رہائش پذیر تھے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ تھے موضع رکن میں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں دفن کیے گئے آپ کی وفات 14 جمادی الاوّل 1373ھ مطابق 20 جنوری 1954ء ہوئی منتقلی تابوت مبارک موضع رکن سے 20 مئی 1997ء ہوئی۔ آپ کو 43 سال بعد نکہ کوڑتی حاجی بقا محمد کے روضہ میں جانب مشرق دفن کیا گیا۔

مزار فیض اثار

صوفی با صفا حضرت بابا فوجدار خان نقشبندی مجددی سلطانی خلیفہ مجاز حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تاریخ وفات 27 ربیع الثانی 1380ھ بمطابق 19 اکتوبر 1960ء مابین شب چار شنبہ پنج شنبہ بوقت سحر۔ آپ کو جامع الفردوس کے تہہ خانہ میں ایک حجرہ میں دفن کیا گیا۔ اس کے بعد سائیں محمد اشرف رولی والوں کو بھی آپ کے پہلو میں جانب مشرق 9 مارچ 1976ء کو دفن کیا گیا۔ آپ کی منتقلی یعنی دونوں حضرات ایک ساتھ خضری مسجد گلپور دریا کے پار 27 اور 28 رمضان المبارک 1414ھ مطابق 11-10 مارچ 1994ء کی درمیانی شب عمل میں آئی۔

منتقلی تابوت مبارک

تعارف

سائیں عبدالحلیم صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بابا جی صاحب لار شریف والوں کے رشتہ دار بیان کیے جاتے ہیں پرگنہ وانگت کشمیر سے تعلق تھا کوئی مخفی اشارہ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں لایا اتفاقاً ملاقات کوٹلی کے قریب ہوئی دست گرفتہ ہو کر تربیت سلوک اور اجازت ارشاد حاصل

marfat.com

کی۔اولاد میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی بیٹی سلیمہ بی میاں ستار محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف انب نزد ڈڈیال کی بہو بنی۔ بیٹا کالو پٹھانکوٹ حافظ محکم دین صاحب کا متعلم تھا تقسیم ہند پاک کے وقت مقبوضہ کشمیر چلا گیا بعد میں سائیں عبدالحلیم رحمۃ اللہ علیہ مقبوضہ کشمیر چلے گئے۔ دربار عالیہ سے 1990ء کی دہائی تک رابطہ کوشش کے باوجود منقطع رہا جب اللہ تعالیٰ نے چاہا عقدہ حل ہوا کالو ویزا پر دربار عالیہ آیا۔ 1993ء اس کا بیٹا بھی آیا کالو نے انکشاف کیا کہ ان کا آج کل مستقل قیام سنڈر بنی ہے گرمیوں میں ہر سال بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ کشمیر جاتے ہیں والد محترم بھی ہمراہ ہوتے تھے ایک دفعہ اچانک تھنہ منڈی میں آپ کی طبیعت خراب ہوگئی۔ موضع پنگالی پہنچ کر وصال ہو گیا اور وہیں مدفون ہیں۔ قبر کی نشاندہی ہوگئی اللہ تعالیٰ کے مخفی ارادہ نے جس طرح پرگنہ وانگت کشمیر سے کوٹلی مقبول بندے کے دامن سے وابستہ کیا اور روحانی مدارج طے کرائے اسی مخفی ارادے نے تدفین ثانی کیلئے 9 ستمبر 1906ء مغرب اور عشاء کے درمیان گلہار شریف تابوت پہنچایا اور 10 ستمبر 1906ء 6 بجے شام خضری مسجد شریف قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر معتقد سنگیوں کے جوار میں تدفین ہوئی اس بستی کے پڑوس میں اب تک ان کے دست گرفتہ مولوی امیر علی صاحب زندہ ہیں آپ حافظ فضل کریم صاحب خادم خاص کے والد ہیں۔ بہر صورت بندہ عاجز اللہ تعالیٰ کی حکمت کو کیا جانے اس ذات کے تصرفات مافوق الاسباب ہوتے ہیں۔

marfat.com

آپ کی زندگی کے بقایا حالات درج کئے جاتے ہیں

قبلہ حضرت جی صاحب کی دائیں آنکھ مبارک کے آپریشن کا حال

قبلہ حضرت جی صاحب دائیں آنکھ مبارک کا اپریشن کرانے کے سلسلہ میں دربار عالیہ اگھار شریف سے مشن ہسپتال ٹیکسلا کیلئے 91-4-29 بروز سوموار روانہ ہو کر رات شب باشی کیلئے خضری مسجد میں قیام فرمایا۔ وہاں سے 4-30 صبح کی نماز کی فراغت کے بعد پانچ بج کر دس منٹ میں روانگی ہوئی۔ آپ کے ہمراہ حاجی عبدالرشید صاحب بنگال والے، مولوی نور محمد صاحب جمال پور گلہار والے، محمد رفیق صاحب، حاجی محمد خالد صاحب لاہور۔ سات بجکر پانچ منٹ اسلام آباد راولپنڈی قادریہ مسجد میں پہنچے وہاں رات قیام کے بعد صبح ساڑھے آٹھ بجے ٹیکسلا مشن ہسپتال پہنچے رات کو محمد رفیق صاحب پرچی چیک اپ کیلئے ٹیکسلا چلے گئے۔ آٹھ بجکر چالیس منٹ پر بغرض معائنہ آنکھ ویٹنگ روم میں پہنچے۔ 9:30 پر ہم نے کھانا کھایا جو تیار شدہ ہمراہ تھا۔ 9 بجکر 55 منٹ پر ڈاکٹر نے چیک اپ کیا۔ مختلف مراحل سے گذرنے کے بعد 3 مئی اپریشن کی تاریخ مقرر ہوئی۔ اپریشن فیس 305 روپیہ جمع کرائی جب تمام مراحل سے فارغ ہوئے تو دن کے بارہ بج چکے تھے۔ حضرت جی صاحب کے ساتھ تمام مراحل میں حاجی محمد خالد صاحب اور محمد رفیق صاحب ہر جگہ ساتھ رہے نماز ظہر ضلع مفتی راولاکوٹ مولانا محمد اعظم نے جماعت کرائی نماز کے بعد ختم خواجگان خود قبلہ حضرت جی صاحب نے پڑھایا۔ دو بجے ہسپتال والوں نے دوائی ڈالی۔ اتفاق سے کمرہ نمبر B-1 خالی ہو رہا تھا وہ ہمیں مل گیا۔ چار بجے ہم مخصوص کمرہ میں منتقل

marfat.com

ہو گئے۔ کمرہ چار جنگ 970 روپے جمع کرایا۔ نماز عصر مولانا عبدالغنی صاحب قادریہ مسجد شریف اسلام آباد والوں نے کرائی۔ 91-5-1 صبح کی نماز حافظ فضل کریم صاحب نے کرائی ختم خواجگان بھی حافظ صاحب نے پڑھائے نماز عصر بھی امامت حضرت جی صاحب نے اور ختم شریف محمد رفیق صاحب نے پڑھایا۔ مغرب کی امامت حضرت جی صاحب نے اور عشاء کی امامت حاجی عبدالرشید صاحب نے کرائی۔ عشاء کے بعد ختم حضرت خواجہ محمد معصوم کا خود حضرت جی صاحب نے پڑھایا۔ 91-5-2 صبح کی نماز کی امامت خود حضرت جی صاحب نے کرائی ختم خواجگان حاجی عبدالرشید صاحب نے پڑھایا۔ استاد غلام حسین بھی ٹیکسلا پہنچے۔ ظہر کی نماز کی امامت مولانا محمد یعقوب ہزاروی مدرس جامع رضویہ راولپنڈی والوں نے کرائی۔ نماز عشاء کے بعد آیات کریمہ تلاوت کیا گیا۔ پانچ نمازوں کی امامت حافظ فضل کریم صاحب نے کرائی۔ جو مہمان کوٹلی سے تشریف لائے۔ استاد محمد حسن صاحب، حاجی محمد مسعود صاحب، صوفی محمد فاضل صاحب، دربار عالیہ جہلم سے جو مہمان تشریف لائے صاحبزادہ غلام اقصد محمود صاحب، صاحبزادہ عبدالسلام صاحب، حاجی مشتاق احمد صاحب، ہسپتال والوں نے 91-5-3 صبح چار بجے بلایا صبح کی نماز حافظ فضل کریم صاحب نے پڑھائی۔ آپ کے ساتھ محمد رفیق صاحب، حاجی محمد خالد آپریشن روم میں گئے۔ باقی سنگیوں کو ختم شریف پڑھنے کا حکم ہوا۔ استاد محمد حسن نے ختم شریف پڑھایا۔ چار بج کر دس منٹ پر آپریشن روم کے سامنے سب کو گولیاں کھلائی گئیں۔ محمد رفیق صاحب لائن میں کھڑے تھے قبلہ حضرت جی صاحب پہلے گروپ میں اندر چلے گئے۔ آپریشن روم کے گیٹ تک محمد رفیق صاحب ساتھ

marfat.com

رہے۔ساڑھے چار بجے آپ کو اندر لے جایا گیا۔اندر آپریشن روم کے حالات آپ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے۔ جو ناظرین کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔

جب ہم اندر پہنچے تو ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔اسٹاف کے ایک آدمی نے کہا۔پیر صاحب کو ادھر بٹھاؤ۔پھر ٹیکہ لگایا گیا۔آنکھ میں سپرے کیا گیا۔اپریشن والی جگہ جا کر پھر سپرے کیا گیا۔پھر ایک سٹول کی مدد سے بیڈ پر لٹایا گیا۔بازو باندھے گئے۔ہاتھ میں تسبیح تھی نرس نے کہا جیب میں ڈال لیں ہم نے کہا انگلیاں کھلی ہیں تو پھر نرس نے کہا ٹھیک ہے پھر ڈاکٹر آگیا۔آنکھوں پر کپڑا ڈالا گیا۔ڈاکٹر نے کہا۔گھبرائیے نہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔آپریشن ہونے کے بعد آپ چھ بجے آپریشن تھیٹر سے باہر تشریف لائے، کمرہ میں پہنچ کر آپ نے آرام فرمایا۔اس کے بعد محمد رفیق صاحب نے دربار گلہار شریف فون کیا۔اس کے بعد دربار عالیہ کالا دیو شریف فون کیا۔اس کے بعد موجود سنگیوں کو کھانا کھلا کر رخصت کیا۔مثل سابق آپریشن آپ کی کوئی نماز باجماعت قضا نہیں ہوئی۔بعض دن بعد نماز عشاء ختم شریف خواجہ محمد معصوم علیہ رحمۃ اور بعض دن بعد نماز عشاء آیت الکریمہ اور بعض دن پانچ وقت معمول رہا۔بعض دن صبح ظہر اور نماز عصر کے ختم خواجگان معمول رہا۔قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک نزدیک تھا۔ارشاد گرامی فرمایا کہ جس شخص کی جو ذمہ داری لگائی جاوے اس کو پوری مستعدی اور نیت سے کرے تو کام بہتر طریقہ سے ہوتا ہے۔کوئی بدنظمی نہیں ہوتی۔ کیونکہ دوسرے لوگ بھی آتے ہیں کہ کس طرح کھانا جلدی کھلایا جاتا ہے اور فارغ کیا جاتا ہے۔ برکت بزرگوں کی ہوتی ہے صرف کام کو کام اور ذمہ داری سمجھ کر کیا جائے جس کو جہاں کھڑا کیا جائے پابندی سے کھڑا رہے۔ 4-5-91 کو

marfat.com

صاحبزادہ محمد زاہد صاحب، صاحبزادہ محمد فاروق صاحب، محمد ایوب کے ساتھ ٹیکسلا پہنچے۔

حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر شریف ہو رہا تھا۔ قبلہ حضرت فرمانے لگے حضرت قبلہ عالم فرمایا کرتے تھے زمیندار کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں اوّل لکڑی دوئم پانی، سوئم گھاس۔ دلیہ جٹاں میں یہ چیزیں موجود ہیں۔ کبھی کبھار گھوڑی پر حضرت قبلہ عالم دلیہ جٹاں جاتے کبھی کبھی حضرت قبلہ مائی صاحبہ بھی جاتے۔ حضرت قبلہ ثانی صاحبہ اکثر دلیہ رہتے تھے۔ عشاء کی نماز کے تھوڑی دیر پہلے جناب منیر بٹ بمعہ اپنے بیٹے کرنل مشتاق صاحب کے ساتھ تشریف لائے ان کو ارشاد ہوا پھر کسی وقت آنا اگر طبیعت بہتر ہوئی تو کچھ پوائنٹ نوٹ کرائیں گے۔ اگر ختم شریف پر خود حاضری نہ ہوسکی تو سنگیوں کو پیغام دینگے جناب منیر بٹ صاحب دوبارہ حاضر ہوئے تو ایک خط مبارک آپ نے منیر صاحب کو ٹیکسلا سے تمام سنگیاں کی طرف تحریر کرا کر دیکر فرمایا یہ خط مولوی محمد نذیر صاحب کالا دیو والوں کو پہنچا کر کہنا کہ دعائے اختتام سے پہلے یہ خط پڑھ کر تمام سنگیاں طریقت کو سنا دیں یہ پیغام 1991ء کے نام سے منسوب ہے۔ طوالت کی وجہ سے یہاں نہیں لکھا گیا۔

ایک ہفتہ بعد آپ ٹیکسلا سے سیدھے گلہار شریف تشریف لائے اور مکمل احتیاط کے ساتھ پرہیز کی منزل سے گذرے۔ اب اللہ کے فضل و کرم سے مکمل صحت یاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے امین ثم امین۔

آپ کی نور فراست کا واقعہ

قاری حسنات احمد نے بیان کیا کہ ایک دفعہ عرس مبارک کے موقعہ پر روضہ مبارک حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم کے جانب شمال دوپہر کا کھانا کھانے

marfat.com

سنگیاں طریقت کے ساتھ بیٹھا تھا معمول کے مطابق ترکاری الگ الگ اور روٹیاں مکس تھیں۔ عین اسی مبارک گھڑی میں قبلہ حضرت جی صاحب میرے سامنے والی صف میں آکر بیٹھ گئے اور ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمانے لگے۔ جب آپ کھانا تناول فرما چکے تو تھوڑا سالن آپ کی پلیٹ میں بچ گیا۔ آپ نے اپنی پلیٹ اُٹھا کر میری طرف میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تیسرے نمبر والے کو دے دی مجھے دل میں محسوس ہوا کہ میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا آپ نے سالن مجھ کو نہیں دیا۔ تیسرے نمبر والے کو دیا۔ یہ خیال گذر رہی تھا آپ نے اسی وقت ایک ٹکڑا روٹی کا اُٹھا کر مجھے دے دیا اور فرمایا یہ کھالو۔ حالانکہ وہ روٹی آپ اور میں ایک جگہ سے کھا رہے تھے۔ آپ نے اپنی نور بصیرت سے معلوم کرلیا کہ اس کے دل میں سالن کا خیال گذرا ہے تب روٹی کا ٹکڑا مجھے عنایت فرما کر ارشاد فرمایا یہ کھالو سبحان اللہ وبحمدہٖ وہ تبرک میری دلجوئی کیلئے تھا۔

قاری حسنات احمد صاحب نے تیسرا واقعہ بیان کیا

قاری صاحب نے بیان کہ میں جامع سلطانیہ نقشبندیہ دہلی گیٹ لاہور میں نمازیں جمعہ اور بچونکو پڑھایا کرتا تھا۔ عرس مبارک قبلہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کا قریب تھا۔ دل میں خیال آیا کہ اس جمعۃ المبارک کے روز اہل مسجد والوں کو عرس مبارک کی اہمیت اور جناب قبلہ عالم کے متعلق لوگوں کو آگاہ کردونگا۔ اور عرس مبارک پر حاضر ہونے کی ترغیب دونگا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس نے اپنے برگزیدہ بندوں کو کیا کیا طاقتیں عطا کی ہوئی ہیں۔ ایک حافظ کسی ذاتی کام سے لاہور جارہے تھے ان کو فرمایا قاری حسنات احمد کو ہمارا پیغام پہنچا دینا کہ ہمارے متعلق اور عرس

marfat.com

مبارک کے متعلق کوئی پرچار نہ کریں۔ بلکہ خاموشی سے اور اکیلے آپ ادھر آجائیں۔

ایفائے عہد

حاجی غلام رسول صاحب سیالکوٹی حال پاکپتن شریف نے ذکر کیا ایک دفعہ میں اور حکیم گلزار احمد بابو حاجی دین محمد لاہوری گلہار شریف قبلہ حضرت جی صاحب کے پاس بغرض قدم بوسی حاضر ہوئے۔ بابو دین محمد صاحب نے پہلے کسی صاحب کو ہاتھ میں رکھنے والی چھڑی یعنی سوٹی کا کہا تھا جو میرے اور حکیم صاحب کے علم میں نہ تھا۔ جب ہم رخصت ہونے لگے تو حضرت جی صاحب نے ہمیں کھانا دیکر کچھ دوسرے تحائف دیئے جو گھر والوں کیلئے تھے ساتھ میں ایک سوٹی بابو دین محمد صاحب کو دی جب حکیم صاحب کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ سوٹی مجھ کو اگر مل جائے تو خوشی کی بات ہے کہ تبرک مل گیا ہے۔ آپ نے نور بصیرت سے معلوم کر کے پھر آپ اپنے کمرہ میں چلے گئے اور ایک سوٹی اور لاکر دی جو آپ اپنے استعمال میں لاتے تھے۔ اس دوران میرے دل میں سوٹی کے متعلق بالکل کوئی خیال پیدا نہ ہوا کہ آپ مجھے بھی سوٹی عنایت کریں۔ جب ہمیں آپ نے رخصت فرمایا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ دوسری اور سوٹی کمرہ میں نہیں۔ آپ کو سوٹی روانہ کر دینگے۔ میں اپنے گھر پہنچ کر رہائشی مکان کی تعمیر میں مصروف ہو گیا ایک سال گذرنے پر ایک دن ایک صاحب یعنی آپ کا غلام ایک سوٹی لیکر پاکپتن شریف میرے پاس پہنچا اور کہا اُنہوں نے یہ تحفہ آپکے لئے قبلہ حضرت صاحب نے دربار شریف سے ارسال فرمایا۔ میں نے ان کے کھانے کیلئے عرض کی اُنہوں نے برجستہ کہا میں یہاں کوئی چیز استعمال نہیں کرونگا۔ سبحان اللہ آپ کے خیال میں سوٹی پہنچانا کتنا اہم تھا۔

marfat.com

حکیم صوفی گلزار احمد پاکپتن شریف والوں کے گھر کا واقعہ

یہ واقعہ 1998ء کا ہے جس کو صوفی محفوظ علی چک شفیع پاکپتن شریف صوفی غلام رسول سیالکوٹی حال پاکپتن شریف والوں نے دربار عالیہ گلہار شریف کمرہ 15-16 میں بیان کیا، حکیم صوفی گلزار احمد بھی موجود بندہ گنہگار نے ان کی زبانی سن کر تحریر کیا، قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی پاکپتن شریف رونق افروز تھے حکیم صاحب نے آپ کی دعوت پکائی آپ حکیم صاحب کے گھر تشریف لے گئے کھانے کے بعد صوفی غلام رسول صاحب سیالکوٹی نے حکیم صاحب کی بچیاں جو تعداد میں نو عدد تھیں ان کا بھائی کوئی نہیں تھا۔ ایک لائن میں کھڑی کر کے حضور کی خدمت میں عرض کی حضور ان بچیوں کو دیکھیں ان کا کوئی بھائی نہیں۔ آپ ان کے بھائی کیلئے دربار خداوندی میں دُعا فرمادیں آپ نے نگاہ کرم سے بچیوں کو دیکھا پھر اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوئے زبان مبارک سے کچھ ارشاد گرامی نہ فرمایا۔ ایک دو دن بعد آپ نے اپنا لباس اُتار کر حکیم صاحب کو دھونے کیلئے دیا اور فرمایا حکیم صاحب اس کو پہلے صاف پانی بالٹی کے اندر ڈبو دیں کچھ ٹائم کے بعد لباس کو نکال کر دھونا مگر استری نہ کرنا حکیم صاحب نے اپنی زوجہ کو لباس دیکر اسی طرح عمل کرنے کو کہا جب دھونے کا وقت آیا تو حکیم صاحب نے آپ کے لباس مبارک کو بالٹی سے نکال کر الگ کیا اور اپنی زوجہ کو کہا یہ پانی تمہارے لئے آب شفاء کا درجہ رکھتا ہے اس کو بوتلوں میں محفوظ کرلو کیونکہ وہ پانی اب بغیر صابن صرف کے تھا۔ زوجہ محترمہ نے ایسا ہی کیا کچھ پانی بچ گیا وہ حکیم صاحب نے نوش کیا اس کے علاوہ بھی پانی بچ گیا وہ پانی حکیم صاحب نے

marfat.com

اپنے والد محترم مرحوم کی قبر پر چھڑک دیا حکیم صاحب کی زوجہ نے وہ پانی تھوڑا تھوڑا نوش کرنا شروع کیا خداوند تعالیٰ کی شان ان کی بیوی کی گود ہری ہوئی وہ پانی نو ماہ پیا مگر پانی بالکل خراب نہ ہوا۔ اپنے وقت پر ان کے گھر اللہ تعالیٰ نے بچہ عنایت فرمایا حکیم صاحب نے حضور کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ حضور آپ کی دُعا کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک بچہ عنایت فرمایا اس کا نام آپ تجویز فرمائیں بواپسی جواب میں آپ نے تین نام تجویز فرمائے حکیم صاحب نے برجستہ کہا میرے گھر میں تین بچے ہوں گے۔ جو بچہ 1988ء میں پیدا ہوا اور حضور کے تجویز کردہ نام پر محمد نعیم رکھا گیا پھر دو سال بعد دوسرا بچہ تولد ہوا اس کا نام محمد جمیل رکھا گیا پھر اس کے بعد تیسرا بچہ تولد ہوا اس کا نام محمد حبیب رکھا گیا سبحان اللہ حکیم صاحب کا عقیدہ کہ میرے گھر میں تین بچے پیدا ہونگے۔ ہم نے بارہا سنا اور دیکھا کہ جب کوئی آدمی آپ کی طرف نام رکھنے کیلئے رجوع کرتا ہے تو آپ دو تین نام لکھتے ہیں اور فرماتے جو نام گھر والوں کو پسند ہو وہ رکھ لو یہ واقعہ 3-3-1998 کو تحریر کیا گیا۔

marfat.com

آپ کا خاندانی شجرہ نسب ۔صدیقیان مدینہ طیبہ یمن روہتک میرپور آزاد کشمیر

حضرت عبداللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ حاکم یمن رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابراہیم ابوابرکات رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوبکر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد اللہ حاکم یمن رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ سلطان شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ امام الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا کمال الدین محمد یمنی محدث حاکم یمن رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محی الدین ۔فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ حسام الدین ثانی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

حضرت قاضی قوام الحق والدین قاضی القضات رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا افتخار الدین قاضی مفتی محتسب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عماد الدین۔ق۔م۔م قاضی ہدہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ہدایت اللہ۔ق۔م۔م رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ قاون مفتی محتسب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ فضل اللہ مفتی محتسب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محمد حاکم مفتی محتسب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالمجید مفتی محتسب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محمد مفتی محتسب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ صدر جان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالباسط رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ فرض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ قاضی فتح اللہ شطاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محمد معصوم۔شیخ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قاضی غلام حسن رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قاضی علی محمد رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

حضرت قاضی محمد اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قاضی محمد رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قاضی محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

حضرت حاجی پیر محمد عبدالواحد صاحب۔ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب

حاجی پیر محمد عبدالواحد کی اولاد نرینہ

1۔ حافظ حاجی محمد عبدالسلام تاریخ ولادت 26 نومبر 1974ء بروز منگل

2۔ حافظ حاجی محمد بدرالاسلام تاریخ پیدائش 3 دسمبر 1977ء بروز ہفتہ

3۔ حافظ محمد ضیاءالاسلام تاریخ پیدائش 28 مارچ 1982ء بروز اتوار

4۔ محمد انوارالاسلام تاریخ پیدائش 7 اگست 1987ء بروز جمعۃ المبارک

5۔ وقارالسلام لاہوری پیر تاریخ پیدائش 12 جنوری 1992ء بروز اتوار

6۔ معین الاسلام لاہوری پیر تاریخ پیدائش 4 مارچ 1999ء

7۔ محمد شمس الاسلام لاہوری پیر تاریخ پیدائش 12 اکتوبر 2002ء

صاحبزادہ ثانی حاجی پیر محمد زاہد کی اولاد نرینہ

پسر اوّل محمد مصطفیٰ بصیر تاریخ ولادت 7 جون 2003ء بروز ہفتہ ۶ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ ۲۴ جیٹھ ۲۰۶۰ بکرم۔

marfat.com

واقعہ نمبر1

ناچیز 1962ء ناظرہ وحفظ کیلئے درس شریف گلہار میں داخل ہوا62 سے آغاز 66 تک یہاں زیر تعلیم رہنے کے دوران اکثر فصل کی کٹائی کے موقعہ پر طلباء کو حضور قبلہ سائیں محمد اشرف صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے گھر رولی پر خدمت کا موقعہ ملتا رہتا تھا جبکہ سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک صاحبزادی تھی جن کی اسی دور میں شادی ہوگئی تھی اور ایک ہی صاحبزادہ محمد سعید صاحب تھے جو اکثر درس شریف کنکر کے قریب لٹوئی اپنے چاچا کے گھر رہا کرتے تھے۔ نماز کا تو علم نہیں البتہ ریش سے محروم تھے ہم طالب علم آپس میں کام پر آتے جاتے یہی تبصرہ کیا کرتے تھے کہ قبلہ سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضور حضرت صاحب جی کے ساتھ رہنے کا کیا فائدہ ایک بیٹا ہے اس کو نہیں سدھار سکے مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا اکیلے رہتے ہیں ان کے پاس بھی نہیں ٹھہرتا وغیرہ۔ ناچیز درجہ حفظ سے فارغ ہونے کے بعد فیصل آباد محلہ افغان آباد گلی نمبر 3 مسجد شریف تاجدار مدینہ میں جناب مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی کے برادر کلاں جناب حاجی وحافظ حضرت محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلا گیا جب وہاں سے 1975ء میں فارغ ہونے کے بعد 25 نومبر کو مسجد شریف اصحاب رڑا تحصیل سہنسہ میں خدمت کیلئے ڈیوٹی لگی تو سوئے قسمت نومبر 1976ء میں حضور قبلہ عالم مدظلہ العالی حضور صاحبزادہ ذیشان قبلہ حاجی پیر صاحب مدظلہ العالی کی معیت میں تقریباً سوا ماہ وہاں قیام فرما ہوئے اس وقت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کو چند ماہ گذر چکے تھے ایک دن حاجی صاحب کے صاحبزادے محمد سعید صاحب حاضری کیلئے آئے ہوئے تھے نماز ظہر کے بعد وظائف

marfat.com

سے فراغت کے بعد حضور باہر تشریف لانے کیلئے تیار تھے ناچیز اندر گیا تو حضور جی نے دریافت فرمایا کہ سنگی کیا کر رہے ہیں میں نے عرض کی دیدار کیلئے برآمدے میں تیار بیٹھے ہیں۔ بھائی محمد سعید یہاں پر ہی ہے میں نے عرض کی جی، حضور جی نے فرمایا کہاں بیٹھا ہوا ہے میں نے دیکھ کر عرض کی کہ برآمدہ میں بجانب مشرق آخر کمرہ شریف کی طرف منہ کر کے بیٹھا ہے حضور تھوڑی دیر خاموش ہو گئے پھر آبدیدہ ہو کر فرمایا جب سے حاجی صاحب نے دنیا سے پردہ فرمایا ہے ہم نے محمد سعید کو روبرو نہیں آنے دیا ہماری نظر (مبارک) سے قبلہ سائیں صاحب اوجھل نہیں ہوتے جب بھی کسی نے اس کی حاضری لگوائی ہم نے اندر سے ہی کہہ کہ اسے فارغ کر دیا۔ اس کے بعد حضور جی نے دائیں ہاتھ مبارک کی چیچی انگلی مبارک سیدھی کر کے جس طرح بندہ گنتی کرتا ہے فرمایا سائیں صاحب نے ہمارے والد حضرت قبلہ محمد سلطان عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں ڈیوٹی دی ہے، اس کے بعد ہماری خدمت کی، اس کے بعد ہماری اولاد کی ڈیوٹی دی، اسکے بعد ہمارے پوتوں کی ڈیوٹی دیتے ہوئے پردہ فرمایا ہے۔ حضور جی نے چار انگلی مبارک پر گنتی فرمائی۔ اس کے بعد پھر چیچی انگلی مبارک سے گنتی شروع کی کہ حاجی صاحب مرحوم نے اپنی ذات کیلئے نہیں مانگا۔ حاجی صاحب نے اپنی اولاد کیلئے نہیں مانگا۔ حاجی صاحب نے اپنے لئے دنیا نہیں مانگی۔ حاجی صاحب نے اپنی لئے آخرت نہیں مانگی۔ حاجی صاحب نے للہ ڈیوٹی دی ہے۔ حضور جی نے ان دونوں باتوں کو انگشت مبارکہ پر شمار کر کے پھر دہرایا اس کے بعد آنسو جاری ہو گئے جب طبیعت سنبھلی تو آپ باہر تشریف لائے ناچیز دیکھتا رہا مگر حضور جی نے نظر اُٹھا کر اس طرف نہیں دیکھا جدھر بھائی محمد سعید صاحب بیٹھے ہوئے

marfat.com

تھے۔ بس وقت پورا کرنے کیلئے دائیں بائیں سنگیوں کی وقفے وقفے سے خیریت دریافت فرمائی وقت گذرنے کے بعد دُعا فرما کر اندر تشریف لے گئے۔ جب حضور جی انگشت مبارکہ پر قبلہ سائیں صاحب کی خدمات بیان فرما رہے تھے تو ناچیز کا ذہن اپنی بچپن کی خرافات کی طرف چلا گیا جو ہم طالب علمی دور میں قبلہ سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا کرتے تھے جن کا آج جواب مل رہا تھا اور وہی بھائی محمد سعید آج ایک بزرگ نما شخصیت میں موجود ہیں۔

دوسرا واقعہ

اسی قیام کے دوران نمازِ ظہر کے بعد حضور جی نے دریافت فرمایا کہ حاجی پیر صاحب کیا کر رہے ہیں۔ کیونکہ دن کو جناب قبلہ حاجی پیر صاحب مدظلہ العالی مسجد شریف کے طے خانہ میں قیام فرمایا کرتے تھے اور رات اوپر حضرت جی کے کمرہ شریف جو پرانی مسجد شریف کے جنوب میں متصل ہے اس میں آرام فرمایا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ قبلہ حاجی پیر صاحب وظائف شریف پڑھتے ہیں حضور جی فرمانے لگے کہ ہم جب حاجی پیر صاحب کی عمر (شریف) دیکھتے ہیں اور ان کی عبادت کو دیکھتے ہیں تو ہمیں حیا آتی ہے کہ اس عمر میں اتنی عبادت پھر حضور جی نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے حاجی پیر صاحب کے ہاں اولاد بھی عنایت فرمائی ہوئی ہے مگر آج تک انہوں نے اپنی مرضی سے کپڑا بنوا کر نہیں پہنا جیسا کپڑا اور جس طرح کا ہم نے بنوا کر دیا انہوں نے قبول فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو اَستقامت عطا فرمائے۔ جن صاحبزادوں کے متعلق حضور جی کا یہ فرمان اور اتنی رضامندی ہو ان کی بزرگی اور عظمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے اور وہ زندگی بھر کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کرتے۔

marfat.com

ان کا ہر کام رب تعالیٰ کی رضا سے خالی نہیں ہو سکتا۔

تیسرا واقعہ

جب ناچیز فیصل آباد زیرِ تعلیم تھا تو ہمارے زیادہ ساتھی حضور قبلہ مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی کے مدرسہ میں زیرِ تعلیم تھے اور حضور جی کا جب بھی کوئی فرمان آتا تو قبلہ مفتی صاحب کے مدرسہ میں آتا وہ ہمیں مطلع کر دیتے غریبی کا دور تھا جب وہاں سے آنے کا اتفاق بنتا تو کرایہ اپنے صاحب حیثیت ساتھیوں سے اُدھار لیا کرتے تھے۔ جو واپسی پر ادا کیا جاتا تھا عرس مبارک کے موقعہ پر ایک دفعہ مورخہ 7 مئی کو قبلہ مفتی صاحب کے درس کے اپنے دو ساتھی ایک حافظ محمد فیض صاحب برموچ نکیال والے اور دوسرے یاد نہیں وہ صبح نو بجے آئے کہ آج رات کو حضور جی کا فرمان مبارک پہنچا ہے کہ کوئی طالب علم کرایہ اُدھار لیکر نہ آئے جس کے پاس اپنا کرایہ موجود ہے وہ آئے باقی وہاں سے ہی دُعا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ سنتا ہے ہمارے لئے ماتم بن گئی کیونکہ ہمارے نصف ساتھیوں کے پاس کرایہ نہ تھا۔ اور وہ دو کہنے لگے کہ ہمارے درس میں سے صرف ہم دو محروم ہیں باقی سب کے پاس کرایہ ہے ہم دونوں اس لئے اطلاع کرنے آئے ہیں تا کہ ہمیں پتہ چل جائے کہ ہمارے اور ساتھی کتنے ہیں۔ پنجاب میں اس وقت رواج تھا کہ جو بندہ قرآن خوانی کراتا وہ چائے فروٹ وغیرہ سے تواضع کرنے کے چالیس پچاس روپے طلباء کو دیدیتا جس پر وہ خوش ہو جاتے جو بندہ روپے کے بجائے روٹی کھلائے وہاں طالب علم مجبور ہو کر جایا کرتے تھے اس پورے محلہ میں ایک شیخ محمد لطیف صاحب ایسے تھے جو روٹی دیا کرتے تھے کبھی اُنہوں نے پانچ روپے تک نہ دیئے تھے اور وہ قبلہ استاذ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند

marfat.com

تھے اتفاق سے دو روز پہلے ان کے چھوٹے بھائی کی شادی ہوئی تھی آج دس بجے انہوں نے جناب قبلہ استاذ رحمۃ اللہ علیہ کو طلباء سمیت کھانے کی دعوت دی ہوئی تھی جب دعوت کا وقت آ گیا تو ہم نے اُن دو ساتھیوں کو بھی ساتھ لے لیا چلو کھانا ہی کھا لو محروم تو ہو ہی گے میں اتفاق ایسا کہ افسوس کے طور پر ہم سب بھی مدرسہ میں اکھٹے بیٹھے تھے کوئی غیر حاضر نہیں تھا جب کھانے سے فارغ ہوئے تو شیخ صاحب نے اُٹھ کر دس روپے قبلہ استاذ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے اور پانچ پانچ روپے فی کس طالب علم کو ہاتھ میں دیئے ہم حیران رہ گئے کہ ان شیخ صاحب نے کبھی نہ پہلے اور نہ بعد ایک روپیہ تک نہ دیا مگر اس روز حضور قبلہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی تصرف کہ اُن کے در کا ایک غلام بھی محروم نہ رہا مفتی صاحب مدظلہ العالی کے دو محروم طلباء کو یہاں شامل فرما دیا جبکہ فیصل آباد سے اس وقت جہلم کا کرایہ پورے پانچ روپے تھا۔ معلوم ہوا خادم جہاں بھی ہو محروم نہیں رہتا خلوص کی ضرورت ہے۔

چوتھا واقعہ

میرے استاذ محترم جناب حاجی فیض عالم صاحب مدظلہ العالی سابقہ چلایار والے اور حال جہلم شریف تسبیحاں والے انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں حضور جی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا حضور جی جھنڈا سے چلے کہ نکہ مستریاں مستری حاجی فیض عالم صاحب کی مسجد میں چلنا ہے مجھے فرمایا کہ تم گھوڑی کے آگے آگے چلو وہاں حاجی صاحب کے گھر لے چلو قبلہ استاذ صاحب فرماتے ہیں کہ گھوڑی اتنی تیز چلتی تھی کہ مجھے فکر تھی کہ میرے پاؤں نہ مسل دے میں بھی بغل کے نیچے سے گھوڑی کے پاؤں کو دیکھتا ہوا تیز تیز دوڑ کی صورت میں چل رہا تھا قبلہ حضرت جی مدظلہ العالی اور

marfat.com

سنگی دور پیچھے رہ گئے جب حاجی صاحب کے گھر کے سامنے قبرستان پر سے گذر رہا تو مجھے گھوڑی کی تیزی سے بچنے کی فکر میں یہ خیال ہی نہ رہا کہ حاجی صاحب کے گھر کا راستہ یہاں سے جدا ہوتا ہے میں تیز تیز سیدھا ہی کوئی دوسو گز آگے چلا گیا جب گھوڑی کی آہٹ نہ محسوس ہوئی تو پیچھے مڑ کر دیکھا تو گھوڑی حاجی صاحب کے گھر کے قریب پہنچ چکی ہے اور حاجی صاحب بسم اللہ بسم اللہ زور زور سے پڑھ کر گھوڑی کا استقبال کر رہے تھے میں یہ دیکھ کر شرمندہ ہو گیا اور دوڑ پڑا کہ کہیں حضرت جی صاحب سامنے ہو کر مجھے نہ دیکھ لیں کہ ایک حیوانی غیر ناطق اہل اللہ کی خدمت کے سبب کس کمال کو پہنچ چکا ہے اور ایک انسان اپنی فانی سوچوں میں کتنا پیچھے رہ گیا ہے۔

پانچواں واقعہ

بذبانی حاجی فضل کریم صاحب سابقہ تاجپور حال مقیم دینہ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے مستری محمد دین صاحب مرحوم نے اپنا واقعہ بتایا جو چیچیاں شریف سے بجانب مغرب رہتے تھے کہ ایک دفعہ قحط سالی بڑھ گئی میر پور شہر میں اعلان ہوا کہ کل فلاں وقت کالا باغ میں نماز استقاء ادا کی جائے گی جب میں دربار شریف کے قریب سے گذرا تو قبلہ عالم مدظلہ العالی باہر تشریف فرما تھے پوچھا مستری صاحب کہاں جا رہے ہو میں نے مدعا عرض کیا اتفاق سے نماز نوافل کے بعد جب واپس آیا تو حضور جی پھر باہر ہی تشریف فرما تھے فرمانے لگے مستری صاحب نماز پڑھ آئے ہو میں نے عرض کی پڑھ آئے ہیں فرمایا پھر بارش نہیں ہوئی میں چونکہ پڑوسی اور ہم عمر تھا بے تکلفی سے عرض کر دی کہ حضور جی آپ نے جو مٹھی کوٹی ہوئی ہے بارش کیسے ہو حضور جی فرمانے لگے مستری صاحب آؤ تمہیں ایک واقعہ سنائیں ہاتھ پکڑ کر کمرے میں تشریف

marfat.com

لے گئے اور کنڈی لگا دی میں ڈر گیا کہ غلطی سے کیا عرض کر دیا کیا بنے گا ہاتھ اسی طرح پکڑے ہوئے بیٹھ گئے اور فرمانے لگے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام رحمتے تھا اور دوسری کا نام الفتے تھا ایک دن جب وہ باہر سے گھر آیا تو کیا دیکھا کہ دونوں آپس میں لڑ رہی ہیں اور الفتے نے رحمتے کو گرا کر نیچے رکھا ہوا ہے اور خود اوپر بیٹھی ہے خاوند نے رحمتے کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ہاتھ کو گما کر کہنے لگا ہاں رحمتے زور کر زور کر مستری صاحب کا بیان ہے کہ حضور جی نے میرا ہاتھ جذب کی حالت میں گمانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ورد ہاں رحمتے زور کر ہاں رحمتے زور کر۔ کافی دیر کے بعد جب طبیعت سنبھلی تو فرمانے لگے مستری صاحب جاؤ مگر اوپر سے پھر کر جانا سامنے کھالے میں پانی ہوگا جب میں باہر نکلا تو زور کی بارش ہو رہی تھی کھالا پانی سے بھرا ہوا جا رہا تھا ڈر کی وجہ سے یہ احساس ہی نہ ہوا کہ کتنا وقت اندر گذرا اس کے بعد زندگی میں میں نے کبھی حضور جی سے بے تکلفی کی بات نہیں کی۔

چھٹا واقعہ

وہی حاجی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں شروع شروع میں حضور جی کے بہت قریب تھا اصحاب رڈہ شریف کافی وقت ساتھ رہا پھر لندن چلا گیا بدقسمتی سے حضور جی سے واسطہ ذہنی طور منقطع ہو گیا ۱۴ سال گذر گئے میں گھر آتا جاتا رہا مگر حضور جی کی نسبت میرے ذہن سے کلی طور محو ہو گئی اتفاق سے ایک روز لندن میں نماز جمعہ کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو سامنے دوکان پر طاہر القادری صاحب کی کیسٹ آداب مریدین لگی ہوئی تھی میں نے خرید لی رات کو اپنے کمرے میں لگا کر ایک دفعہ سنی دوسری دفعہ سنی تو مجھے اپنے پیر یاد آئے میں اپنی بدقسمتی پر رونے لگا کہ سولہ سال سے

marfat.com

میں آپ کے در کو بھولا ہوا ہوں۔ میں اسی حالت میں سو گیا آنکھیں سو گئیں اور قسمت جاگ اُٹھی خواب میں حضور جی کی زیارت ہوئی آپ عادت مبارکہ کے مطابق چادر مبارک اوڑھ کر چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں منہ مبارک سے پلہ اُٹھا کر فرمایا میں کوٹلی گلہار شریف ہوتا ہوں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے صبح بچوں سے کہا کہ میں پاکستان جانا چاہتا ہوں وہ پریشان ہو گئے کہ کیا وجہ ہے تم پریشان بھی نظر آتے ہو میں نے انہیں یقین دلایا کہ خیریت ہے میں اپنے حضرت صاحب کے پاس جانا چاہتا ہوں وہ متعجب ہوئے کون پیر اور کون حضرت صاحب تم نے کبھی ہمارے سامنے انکا ذکر تک نہیں کیا میں اور بھی شرمندہ ہوا میں نے کہا سب کچھ میری غلطی اور بدقسمتی سے ہوا اب بھولا ہوا واپس آ جائے گا۔ بچوں نے ٹکٹ کرا دیا اسلام آباد اُتر کر گلہار شریف حاضر ہوا اندر حاضری لگوائی کہ حاجی فضل کریم دینہ والا ہوں اندر سے فرمان ذیشان آیا فضل کریم رڑے والا میں نے شرمندگی سے عرض کی کہ جی ہاں فرمان ہوا رات کو ملاقات ہو گی انشاء اللہ۔ رات کو جب زیارت کی اجازت ہوئی جوں ہی سامنے ہوا سلام عرض کیا فرمان ہوا بھائی پرانیاں محبتاں نہیں رئیاں میں نے عرض کی حضور محبت تھی تب ہی تو حضور نے بلایا ہے فرمایا نہیں بھائی وہ محبتاں نہیں رئیاں میں شرمندگی سے رونے لگا۔ خدا کرے حضور جی قیامت کے روز بھی اسی طرح بھولے بسرے بھٹکے ہوئے بیکار سنگیوں کو اپنے قدموں میں یاد فرمائیں آمین ثم آمین۔

ساتواں واقعہ

جب ہم فیصل آباد زیر تعلیم تھے تو اس دوران استاذ محترم جناب حاجی محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ دربار شریف جہلم حضور جی کی ملاقات کیلئے حاضر ہوئے

marfat.com

ان کے جانے کے بعد دوسرے روز مدرسہ میں ہمارے دو طالب علم حافظ خادم حسین صاحب سہنسہ جمیری والے اور قاری محمد عمر صاحب سہنسہ پنیالی شریف والے آپس میں لڑے ایک نے دوسرے کے جسم پر تیزاب چھڑک دیا یہ واقعہ صبح تقریباً نو بجے کے قریب پیش آیا اُدھر اسی روز شام کو قبلہ استاذ صاحب رحمۃ اللہ علیہ واپس گھبرائے ہوئے تشریف لائے مدرسہ میں آ کر ان کو حقیقت حال سے آگاہی ہوئی استاذ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ قبل ازیں جب بھی حاضری کا موقعہ ملتا چند روز قیام نصیب ہوتا پھر حضور دریافت فرماتے کہ کتنے روز ٹھہرنا ہے کب واپس جانا ہے جس روز واپس ہونے کا پروگرام ہوتا حضور جی شفقت سے فرماتے آج تمہیں رخصت کریں یا مزید ٹھہرو گے وغیرہ یعنی سکون سے واپسی ہوتی مگر آج صبح حضور جی مجلس میں تشریف فرما تھے مبارک محفل میں پیاری پیاری گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک حضور جی خاموش ہو گئے اور تھوڑی دیر خاموشی کے بعد فرمایا حاجی صاحب اُٹھو تمہیں رخصت کریں بس میں اُٹھ کھڑا ہوا حضور جی نے چند قدم چل کر فرمایا جاؤ اللہ کے سپرد میں سارے سفر کے دوران بے جان سا رہا کہ شاید میرے اہل خانہ میں سے کوئی فوت ہو گیا ہے غم کی وجہ سے چلنے سے بھی مجبور تھا اب حقیقت کا علم ہوا ہے جو ماتم سے کم نہیں ہے۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بذریعہ کشف مرشد اپنے خدام کے ہر فعل وحال سے آگاہ ہوتے ہیں اور ہر مصیبت میں پہنچتے ہیں یہ حقیقت ہے جس کے ثبوت میں سیرت الاولیاء کی کتب میں درج بیشمار واقعات شاہد ہیں۔

آٹھواں واقعہ

فیصل آباد تعلیم کے دوران ہی کا واقعہ ہے کہ حضور قبلہ لاہور کی کسی مسجد

marfat.com

شریف میں قیام فرماتے مجھے نام نہیں معلوم ہم طلباء میں سے چند طلباء نے ملاقات کیلئے عرض کی واپس فرمان عالی پہنچا کہ دونوں مدارس کے سب طلباء اتفاق سے ایک روز طے کر کے آئیں اور ہمیں آمد سے پہلے اطلاع کر دیں خیر اتفاق سے ایک روز پروگرام کے تحت حاضری ہوئی پہلے کھانا کھلایا گیا پھر چند چند طلباء کے گروپ کی شکل میں مسجد شریف کی بالائی منزل پر حضور جی کی زیارت کا شرف حاصل ہوا قافلہ کے سالار حضور قبلہ مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی تھے دُعائے خیر کے بعد فرمان ہوا کہ پیدل داتا دربار حاضری دو وہاں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد پیدل چل کر اڈہ لاریاں تک جانا ہے وہاں سے گاڑی لے کر چلے جانا خیر جاتے ہوئے پیدل حاضری ہوئی نماز ظہر ادا کرنے کے بعد چند احباب نے قبلہ مفتی صاحب مدظلہ العالی سے درخواست کی کہ دربار شریف پر حاضری پیدل ہوگئی ہے اب او منی بس پر بیٹھ کر چلتے ہیں وقت بھی بچ جائیگا انہوں نے ساتھیوں کا مشورہ قبول کرلیا اور او منی بس پر بیٹھ گئے راستے میں چند ساتھیوں کو حضور جی کی زیارت ہوئی کہ حضور جی پیدل دربار شریف پر تشریف لا رہے ہیں جب اڈے پر اُترے تو قبلہ مفتی صاحب نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو جیب کٹی ہوئی ہے کرایہ کے پچاس روپے غائب تھے قبلہ مفتی صاحب ہنس کر فرمانے لگے حضور جی کی نافرمانی سے دو نقصان ظاہر ہوئے ہیں۔ پہلا نقصان دوبارہ ملاقات ہونی تھی اس سے محروم ہوگئے اگر پیدل آتے تو راستے میں ملاقات کا شرف نصیب ہوتا اس سے محروم رہے دوسرا جیب کٹ گئی روپے چوری ہوگئے۔ معلوم ہوا اللہ والوں کی کوئی بات اگرچہ وقتی ہماری عقل میں نہ بھی آئے اس پر عمل ضروری ہے اس میں لازماً کوئی حکمت ہوتی ہے مگر پیروی کی سعادت مقدر والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے ہم جیسے عقل کے

marfat.com

اندھے کب یہ موتی چن سکتے ہیں۔ اپنے شیخ کے فرمان پر استقامت کی نادر مثال۔

پینہ والے مولوی محمد شریف صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ میں کوٹلی سے اوپر تتہ پانی روڈ کے قریب دندلی روڈ پر سرالیاں سردار محمد یوسف صاحب مرحوم کی مسجد میں امام تھا آج سے چند سال قبل موصوف سردار صاحب کا انتقال ہوا مرکز میں اطلاع ہوئی اتفاق سے قبلہ صاحبزادہ جناب حاجی پیر صاحب مدظلہ العالی درس شریف گلہار قیام فرماتھے حضور جی کی طرف سے ان کو نماز جنازہ پڑھانے کیلئے بھیجا گیا اور ساتھ ہی فرمان ہوا کہ سرالیاں سے پہلے تقریباً ایک میل پیچھے ایک مسجد شریف ہے کار روک کر وہاں سے پیدل جانا تو ساتھیوں نے حضور قبلہ حاجی پیر صاحب مدظلہ العالی کو بہت اسرار کیا کہ گاڑی آگے لے چلو سڑک پکی ہے سفر طویل ہے شاید حضور جی کے گمان میں خرابی سڑک کا خدشہ ہوا ہوگا تب حکم فرمایا گیا ہے مگر سڑک بالکل بہتر ہے وغیرہ قبلہ صاحبزادہ صاحب نے وہاں سے آگے گاڑی لے جانے کی رضامندی نہ فرمائی بس ایک ہی جواب رہا کہ سڑک بہتر ہو یا نہ ہو حضور جیؒ کا فرمان یہاں گاڑی روکنے کا ہے۔ پس اسی فرمان میں بہتری ہے آپ اندازہ لگائیں غالباً ستمبر کا مہینہ تھا پھر سہولت کے باوجود ایک میل پیدل چل کر جانا اور واپس بھی گاڑی تک پیدل چل کر آنا ایسی ہستیوں کیلئے موجودہ دور میں کوئی آسان کام نہیں۔ مگر قول ولی را ولی مے شناس۔ والی بات ہے ہم کالانعام کو ایسی گہرائی سے کیا واسطہ۔

نوواں واقعہ

ناچیز کی شادی کا ہے جس وقت حضور جی 1976ء نومبر میں دربار شریف اصحاب رڈا قیام فرماتھے یہ واقعہ درپیش آیا اس واقعہ میں کئی پہلو قابل رشک اور نسبت

marfat.com

کیلئے باعث تقویت ہیں کہ اہل اللہ نسبت کی اتنی لاج فرماتے ہیں کہ توجہ خاصی سے خدام کی مشکل کشائی فرمانے کے علاوہ ان کو تباہی سے بھی بچا لیتے ہیں اور اُن کی توجہ شریف سے اکثر کام بظاہر ناممکن نظر آنے والے ممکن ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہت سے اللہ کے بندے بوریا نشین پراگندہ حال اگر کسی بات پر قسم کھالیں۔ یعنی پکا ارادہ فرمالیں کہ یہ کام ایسے ہونا چاہیے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ وہ کام اللہ کے حکم سے ان کی مرضی کے مطابق انجام پذیر ہوتا ہے۔ ناچیز کے سسر چوہدری محمد سردار ساکن دہمول کوٹلی ناچیز کے والد صاحب کے مسیر بھائی اور والدہ صاحبہ کے پھپھیر بھائی ہیں ناچیز کے برادر کلاں حاجی محمد لطیف صاحب ان کے ہاں ناچیز کے رشتہ کیلئے گئے تو انہوں نے کہا کہ میری چھوٹی ہمشیرہ علی بیگم صاحبہ محمد بشیر انقلابی کی والدہ صاحبہ ساکن سہر منڈی میرے معاملات کی مختار ہے وہ جیسے مرضی کرے بھائی صاحب ان کے پاس گئے تو انہوں نے انکار کر دیا کہ ہمیں اپنے ذاتی گھروں میں رشتہ کی ضرورت ہے اور ایک دو روز میں اپنے شوہر مرحوم جناب ماسٹر حاجی شیر محمد کو بھیج کر لڑکی کی منگنی ایسے طے کرادی کہ میں اپنی لڑکی بھائی کے لڑکے غلام حسین کو دوں گی اور بھائی صاحب کی لڑکی کا رشتہ اپنی بڑی ہمشیرہ رضیہ بی بی ساکن عشقیالی دہمول کے لڑکے محمد مقصود کو دیدیا ہے پنچائت بٹھا کر گڑ بانٹ دیا لڑکی کو کپڑے لگوا دیئے بات ختم ہو گئی جلد ہی ماموں صاحب کا لڑکا غلام حسین مزدوری کے سلسلہ میں مسقط چلا گیا اس کے جانے کے تھوڑے عرصہ بعد سہر منڈی والی خالہ صاحبہ نے اپنی لڑکی کا رشتہ باہر دیدیا جب ناچیز کے برادر نسبتی غلام حسین نے مسقط میں سنا کہ پھوپھی صاحبہ نے میرا رشتہ باہر دیدیا ہے تو اس نے اپنے گھر والد صاحب کو خط

marfat.com

لکھا کہ سہر منڈی والی پھوپھی صاحبہ نے میرا رشتہ باہر دیدیا ہے یہ انکا قرضہ میرے ذمہ تھا وہ ان کو پہنچا دیں اور کہہ دیں کہ تم نے میرا رشتہ باہر دیدیا ہے لہذا وٹہ ٹوٹ گیا ہے جہاں میری مرضی ہوگی بہن کا رشتہ دوں گا اور جہاں سے ممکن ہوا اپنی شادی کروں گا یہ بات سن کر ناچیز کے بھائی صاحب نے پھر دھمول رشتہ کیلئے آنا جانا شروع کر دیا اُدھر عشقیالی والے مقصود صاحب کے بڑے بھائی غلام حسین نے بھی اپنے بھائی کے رشتہ کی خاطر آمدورفت جاری رکھی ہوئی تھی ان کا کہنا تھا کہ سہر منڈی والی خالہ صاحبہ نے رشتہ باہر دیدیا ہے اس میں ہمارا کیا قصور ہے ہم نے کپڑے لگوائے ہوئے ہیں ہم اپنا حق لیں گے وغیرہ اسی کش مکش میں چار سال کا عرصہ گذر گیا اور اس دوران کئی دفعہ ماموں صاحب کے گھر ناچیز کے بھائی صاحب اور مسیر غلام حسین صاحب کی جھڑپیں بھی ہوئیں حتی کے اب حالات سخت خراب تھے کسی بڑے نقصان کا اندیشہ تھا اور دھمول کی پوری آبادی میں ایک گھر کے علاوہ ہمارا کوئی مددگار نہ تھا اور جو گھر حامی تھا وہ مزدور آدمی تھے۔ اسی دوران 1976ء نومبر میں حضور قبلہ عالم مدظلہ العالی اصحاب رڈا شریف تشریف لائے تو ایک روز نماز ظہر کے بعد اندر موقعہ ملنے پر عرض کی کہ حضور یہ معاملہ ہے نقصان کا خطرہ ہے حضور جی اپنی زبان مبارک سے فرمادیں کہ تمہارا بھائی وہاں نہ جائے تو وہ رک جائیں گے ویسے نہیں رکتے یا پھر کوئی تعویز عنایت ہو جائے جو ان کے پاس رہے تو نقصان سے بچ جائیں دریائے عنایت موج میں آگیا فرمایا وہ کاغذ قلم اُٹھا دو کاغذ قلم حاضر کیا تعویز بنا کر عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اسے کہنا کہ دائیں بازو سے باندھ لیں۔ بس اس کے علاوہ کوئی مزید بات نہیں ہوئی۔ تقریباً دس روز بعد اسی ٹائم یعنی نماز ظہر کے بعد اسی مبارک مقام پر ارشاد گرامی ہوا کہ

marfat.com

کل تیرا نکاح ہے تجھے کچھ علم ہے ناچیز نے عرض کی کہ کوئی علم نہیں۔ اب اس دوران جو حالات پیش آئے پہلے ان کا ذکر کرنا ضروری ہے جو بھائی صاحب کی زبانی سنے۔

جس روز ناچیز کو تعویز ملا اس کے دوسرے روز جناب استاد غلام حسین صاحب ڈھمول والے حاضری کیلئے حاضر ہوئے حضور جی نے ان سے ذکر فرمایا کہ حافظ ایسے کہتا ہے بابا صاحب کو جانتے ہو وغیرہ پھر حضور جی نے فرمایا لمبی بات کو چھوڑو اس بات کا کیا حل ہونا چاہیے قبلہ استاد صاحب نے عرض کی حضور سیدھا حل تو یہی ہے کہ بابا صاحب نکاح کر دیں جہاں بھی ان کا دل چاہے سب رولا ختم ہو جائے گا۔ حضور جی کو یہ بات پسند آئی فرمایا بہت بہتر پھر اس کے بعد ناچیز کے بھائی کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ بابا صاحب سے کہو کہ اگر ہمیں رشتہ دینا ہے تو نکاح کرا دو بھائی صاحب کے ناقص ذہن نے یہ بات قبول نہ کی اور بظاہر من دلی سے چاچا صاحب کو ساتھ رکھ کر چلے گے اور وہاں رات رہے اور ذہنی طور پوچھنے کیلئے تیار نہیں تھے اور نہ ہی چاچا صاحب کو کہا کہ پوچھو بس رات رہ کر صبح خاموشی سے واپس گھر آگئے اب انہوں نے حضور جی کو جواب بھی دینا تھا ایک دن گھر ٹھہر کر من گھڑت جواب ذہن میں رکھ کر حضور جی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ بھائی صاحب کے ذہن میں ایک بات پکی بیٹھی ہوئی تھی کہ ماموں صاحب کا ایک ہی بیٹا ہے جو پردیس میں ہے اس کے بغیر اس ایک واحد بہن کو کیسے دے سکتے ہیں جب تک وہ موجود نہ ہو اس لئے پوچھنے کا کیا فائدہ۔ اور ذہن میں جواب بنا لیا کہ عرض کروں گا پوچھا ہے مگر بابا صاحب نے انکار کر دیا ہے کہ جب تک لڑکا نہ آئے میں نہیں دوں گا بس صبح معمول کے مطابق جب حضور جی اصحاب رڈا شریف کی مسجد سے بجانب مغرب وضو کیلئے تشریف لے گئے آگے سے بھائی

marfat.com

صاحب وضو کر کے آرہے تھے حضور جی نے فرمایا بھائی یہاں ہی ٹھہرنا مسجد شریف سے تقریباً ایک سو گز دور ناچیز کے بھائی صاحب وہاں کھڑے رہے جب حضور جی واپس تشریف لائے تو سنا ہے صاحبزادہ پیر محمد معروف صاحب بھی ساتھ تھے حضور جی نے فرمایا سنا بھائی گیا تھا کیا کہا ہے بابا صاحب نے۔ بھائی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے اپنا جواب عرض کرنے کی کوشش کی مگر مجھے معلوم ہو رہا تھا کہ میری زبان ساکت ہے میں بول نہیں سکتا حضور جی نے دوبارہ فرمایا بھائی سنا گیا تھا بابا صاحب نے کیا کہا ہے بھائی صاحب کہتے ہیں میں نے پہلے سے زیادہ زور لگا کر بولنے کی کوشش کی مگر میری زبان بالکل بے حرکت ہو گئی مجھے کام اور جواب کا ہوش ہی نہ رہا دل میں فکر پیدا ہو گئی کہ میں نے ولی اللہ کے سامنے جھوٹ بنا کر بیان کرنے کی کوشش کی ہے میں گونگا ہو گیا ہوں خدا جانے یہ زبان کھلے گی یا نہیں اب معانی مشکل پھر دل میں ہی توبہ کی کہ اگر اللہ تعالیٰ میری زبان کھولائے تو میں سچ بتاؤں گا یہ ارادہ کرنا تھا کہ حضور جی نے اپنا دائیاں ہاتھ مبارک میرے دونوں کندھوں کے درمیان تھاپنے کی شکل میں مارا اور ارشاد فرمایا بھائی جھوٹ نہ بولنا گناہ ہوتا ہے سچی بات بتا دے بھائی صاحب کہتے دل میں توبہ تو میں پہلے ہی کر چکا تھا مزید حوصلہ ہو گیا بہت زور لگا کر عرض کی کہ گیا تھا نہیں پوچھا بھائی صاحب کہتے ہیں میں نے زبان ساکت ہونے کی وجہ سے زور لگایا تو میری آواز ساتھ والی پہاڑیوں سے ٹکرائی تو میں شرمندہ ہو گیا حضور جی مسکرائے تو میں نے فوراً عرض کی اگر ارشاد گرامی ہو تو دوبارہ جاتا ہوں فرمایا اب پوچھو گے عرض کی حضور ضرور پوچھوں گا اجازت ہوئی پھر دوسرے روز اکیلے ہی چلے گئے رات کو بیٹھے تو بات چلائی کہ ماموں صاحب ہم پرسوں بھی اس غرض سے آئے مگر نہ پوچھ سکے آج

marfat.com

پھر میں آیا ہوں اور حضور جی کا ایسے فرمان ہے اب جیسے تمہاری مرضی ماموں صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے میں نکاح کرادوں گا بھائی صاحب کہتے ہیں میں نے کہا کہ کب آئیں جواب ملا جس دن حضور جی فرمائیں آجاؤ بھائی صاحب کہتے ہیں میں نے کہا کہ ماموں صاحب تمہارا ایک ہی بیٹا ہے اس کے ساتھ رابطہ کر کے مشورہ کرلو زمانے کے حالات خراب ہیں وہ بگڑ جائے تو پھر آگے سے جو جواب ماموں صاحب نے دیا وہ ہر آدمی کے بس کی بات نہیں وہ سادھے لوگوں کی عقیدت کا نچوڑ ہے۔ ماموں صاحب نے جواب دیا کہ بیٹی میری ہے میں اس کا مالک ہوں میرا بیٹا نہیں مالک وہ اگر بگڑے گا تو جو رقم اس نے بھیجی ہے وہ بنک میں موجود ہے اس کا وہ مالک ہے وہ حساب لے لے گا میری بیٹی کا حساب نہیں لے سکتا۔ میں جنگل سے گھاس کاٹ کر لاتا ہوں بھینس کو ڈالتا ہوں دودھ فروخت کر کے بیوی اور بیٹی کو خرچہ کھلاتا ہوں۔ بھائی صاحب واپس گھر آئے تو ان کو کافی دنوں سے بخار تھا جو کئی بار دریا میں سے گذرنے کی وجہ سے بگڑ گیا کمزور ہو گئے گھر آ کر انہوں نے والد گرامی جناب چوہدری مہردین صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کو پیغام عرض کرنے کیلئے حضور جی کی خدمت اقدس میں بھیجا جب والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور جی کی خدمت عالیہ میں پیش ہوئے تو ان کو اندر ملاقات کا موقعہ ملا اتفاق سے جناب استاد غلام حسین صاحب بھی اس وقت خدمت اقدس میں موجود تھے۔ اب میں وہاں سے شروع کرتا ہوں کہ کل تیرا نکاح ہے تجھے کوئی علم ہے عرض کی کوئی خبر نہیں ارشاد گرامی ہوا تم رات چوہارولی درس میں جناب استاد غلام حسین صاحب کے پاس چلے جاؤ اور ان کو کہنا کہ صبح حواریاں والے حاجی عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یا کسی اور بڑے آدمی کو ساتھ لے جانا ناچیز

marfat.com

رخصت ہو کر چلا گیا عشاء سے پہلے چوہا درس شریف میں جناب استاد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر فرمان اقدس پہنچا دیا چونکہ اس وقت استاد صاحب کی وہاں ہی ڈیوٹی تھی جناب استاد صاحب نے رات کو تو کچھ نہ فرمایا مگر صبح نماز تہجد کے بعد ناچیز کو اپنے کمرے میں بلا کر فرمانے لگے جس روز تمہارے والد صاحب کو حضور جی نے نکاح کا دن فرمایا تھا کہ بروز پیر نو بجے نکاح ہو جائے جو مستورات جانا چاہیں اتوار شام چلی جائیں اور مرد بروز پیر صبح چلے جائیں تو میں موجود تھا تیرے والد صاحب نے عرض کی تھی کہ حضور جی حاجی عبدالکریم صاحب کو یا کسی اور بڑے سنگی کو ہمارے ساتھ جانے کیلئے ارشاد فرمائیں وہاں حالات کا خطرہ ہے تو حضور جی نے فرمایا تھا کہ بھائی بڑے لوگ کام کو بگاڑ دیتے ہیں کوئی ضرورت نہیں لیکن میں رات سے دوبارہ حاجی صاحب کے متعلق ساتھ لے جانے کا سن کر پریشان ہوں آگے حالات بہتر نہیں ہونگے۔ تب ہی حضور جی نے ان کو ساتھ لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کیا تمہیں خبر ہے کہ دھمول سے کون بندے تمہارے حق میں صحیح ہیں میں نے عرض کی کہ بھائی صاحب بتاتے ہیں صرف ایک گھر لساں والوں کا ہے اور کوئی نہیں استاد صاحب نے فرمایا وہ تو مزدور لوگ ہیں کسی کی کیا مدد کرینگے۔ بہتر ہے کہ جنکا نام حضور جی نے فرمایا ہے ان کو ہی ساتھ لے چلیں۔ ناچیز نے عرض کی کہ میرا بھانجا حافظ محمد عارف آپ کے پاس زیر تعلیم ہے اگر مناسب ہو تو اس کو دھمول بھیج دیں میرے متعلق بھی بتا دے گا کہ یہاں آ گیا ہے اور ساتھ ہی وہاں کے حالات کی خبر بھی مل جائے گی استاد صاحب نے صبح کی اذان کے ساتھ ہی اس بچے کو دھمول بھیج دیا اور صبح کی نماز پڑھنے کے بعد دوسرے طالب علم حافظ محمد بشیر صاحب معلم درس تتہ پانی والوں کو جواب لندن ہیں حاجی عبدالکریم

marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھیج دیا کہ حضور جی کا کوئی پیغام ہے جلدی آؤ سورج نکلتے ہی پانچ منٹ پہلے دھمول سے طالب علم خبر لایا کہ وہاں رات کو مقابل فریقوں نے مکان کا گھیراؤ کئے رکھا اور ناچیز کی ہمشیران وغیرہ جو شام کو نکاح میں شرکت کیلئے آئیں تھیں وہ لساں والے گھر بیٹھی ہیں وہاں نہیں پہنچ سکیں اور ناچیز کے بڑے بھائی حاجی محمد لطیف جو بیماری کی وجہ سے عورتوں کے ساتھ پہلے ہی آرہے تھے وہ رات کو واپس گھر چلے گئے ہیں وغیرہ۔ استاد صاحب طالب علم سے یہ خبر مسجد شریف کے صحن میں کھڑے سن ہی رہے تھے کہ حاجی عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے سلام دُعا کے بعد کھڑے کھڑے ہی پوچھا کہ حضور جی کا کیا فرمان ہے مجھے کیوں بلایا گیا قبلہ استاد صاحب نے فرمان عالی سنایا اور ساتھ ہی طالب علم کی زبانی وہاں سے آمدہ خبر سے بھی آگاہ کیا حاجی صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہمیں اپنے پیر جی کا فرمان ہے نو بجے وہاں پہنچنا کوئی گولی مارے سوٹے مارے چلو چلیں بس خاموشی سے چل پڑھے جب ماموں صاحب کے مکان سے فرلانگ کے فاصلہ پر پہنچے تو مقابل فریق کے ایک عزیز جذبات میں بازو پھیلا کر آگے آکر کھڑے ہو گئے کہ یہاں سے آگے نہیں جاسکتے اور سوال کر دیا کہ کیوں آئے ہو اگر رشتہ کی خاطر آئے ہو تو تمام کے سر ڈھیر ہو جائینگے۔ حاجی صاحب مرحوم نے حوصلہ سے جواب دیا کہ تمہارا یہی اخلاق ہے تمہارے گھر آئے ہیں اور راستے میں کھڑے کر کے بات کرتے ہو خیر مسجد میں بیٹھ کر بات کرنی طے پائی۔ مسجد شریف میں چلے گئے دس پندرہ منٹ میں مقابل فریق کا ہجوم اکٹھا ہو گیا تقریباً صبح آٹھ بجے مسجد شریف میں مجلس شروع ہو گئی مقابل فریق کی طرف سے عشقیالی والے ملک خادم حسین صاحب کو اس وقت کوٹلی چنگیوں

marfat.com

کے ٹھیکیدار تھے وہ بات کر رہے تھے اور حضور جی کی طرف سے قبلہ حاجی صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ دوران مجلس ماموں صاحب کو بھی جبراً پکڑ کر لایا گیا کیونکہ وہ رات کے گھبرائے ہوئے اور پریشان تھے آنے کو تیار نہ تھے اور عمر بھی تقریباً ستر سال کے قریب تھی اس عمر میں اتنا دلگداز واقعہ مزید بے جان کر دیتا ہے۔ خیر مسجد شریف کا صحن اور دائیں بائیں ڈیوڑی کے ساتھ کھڑے افراد کا ہجوم تو نمایاں تھا مگر دوران مجلس حاجی صاحب مرحوم نے دوران گفتگو اپنے پاؤں کی کھری سے اُکھڑا ہوا ایک گوشت کا جسے ہم چھڑی کہتے ہیں اُکھیڑ کر ہاتھ میں رکھ لی شاید وہ مسجد میں پھینکناں گناہ جانتے تھے ناچیز نے خیال کیا یہ اتنی دیر ہاتھ میں رکھیں گے اُن سے لے کر باہر پھینکنے کی غرض سے اُٹھا جب ڈیوڑی کے قریب پہنچا وہ چھڑی باہر پھینکی مگر باہر جس طرف دیکھا مرد عورتیں اتنی تعداد میں ہجوم کئے ہوئے ہیں کہ جیسے یہاں میلہ ہے قریب کوئی جگہ خالی نہیں ہے ہجوم کو دیکھ صرف ایک ہی خیال ذہن میں گردش کرنے لگا کہ نکاح تو ناممکن ہے مگر یہاں سے آج نکلیں گے کیسے نسبت شریفہ کی بھی بدنامی ہوگی۔ مجلس کے شروع میں ماموں کی ہمشیرہ صاحبہ اور ان کے خاوند نے بولنے کی کوشش کی مگر ان کے بڑے لڑکے غلام حسین نے ان کے پاؤں پکڑ کر خاموش کر دیا کہ آج تم نہ بولنا وہ بالکل خاموش آبدیدہ ایک طرف بیٹھ گئے بحث جاری رہی آخر فیصلہ ہوا کہ یہ رشتہ وٹے کا تھا آج وٹہ ختم آج ہی نئے سرے سے رشتہ طے ہوگا اور آج ہی نکاح ہوگا یہ بابا صاحب کی مرضی عشقیالی دیں یا ڈھونگی قبلہ حاجی صاحب مرحوم نے یہ بات حضور کی توجہ اور اپنی صلاحیت سے ملک خادم حسین صاحب مقابل فریق کے قائد سے تسلیم کرائی پھر بڑے مدعیٔ غلام حسین صاحب سے تسلیم کرائی پھر حاضر مجلس کی زبان سے تسلیم کرائی۔ اتنی

marfat.com

باریک سوچ اور نکتہ اہل اللہ کی توجہ خاص کے بغیر کب ممکن تھی کہ سب کو لگام دیدی پھر ماموں صاحب کی طرف متوجہ ہوئے کہ بابا صاحب پنچائت کا فیصلہ تم نے سن لیا انہوں نے تصدیق کی پھر فرمایا اب بولو رشتہ کہاں دیتا ہے تم پر کوئی دباؤ نہیں اپنی مرضی کی بات کرو قبلہ ماموں صاحب مرحوم نے کہا کہ میں نے رشتہ ڈھونگی دیا ہوا ہے اور آج بھی وہاں ہی دوں گا میرا ایک ہی فیصلہ ہے۔ حاجی صاحب مرحوم نے پھر تصدیق کرانی شروع کی کہ جناب ملک صاحب آپ نے سن لیا بابا صاحب کیا کہتے ہیں انہوں نے تصدیق کی پھر اس طرح غلام حسین صاحب سے پھر پوری مجلس سے اس کے بعد پھر کہا کہ غلام حسن صاحب اب بات ختم اس وقت غلام حسین صاحب نے کہا کہ ایک منٹ مہلت دو تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد برادر غلام حسین صاحب نے آسمان کی طرف منہ کر کے زوردار ایک چیخ ماری۔ او میرے اللہ۔ اس چیخ سے پوری مجلس کانپ گئی کیونکہ یہ چیخ غم میں ڈوبی ہوئی تھی اور اہل اللہ کی توجہ خاص نے دلی فیصلہ بدلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ فیصلہ کیا تھا یا رشتہ لینا ہے یا پھر اپنا سر دینا ہے۔ تیسری بات سے ذہن خالی تھا جو آج اہل اللہ کی توجہ خاص سے تسلیم کرنی پڑھی اس کے بعد غلام حسین صاحب نے ایک ہاتھ میں اپنے والد صاحب اور دوسرے ہاتھ میں اپنی والدہ صاحبہ کا بازو پکڑا اور مسجد شریف سے نکل گئے ان کا نکلنا تھا کہ ہجوم غائب ہو گیا ہم ماموں صاحب کے گھر گئے نکاح ہوا نکاح کلا شریف والے مولوی محمد فاروق صاحب نے پڑھایا جو اس مسجد شریف کے امام تھے۔ نکاح کے بعد اسی وقت جناب استاد غلام حسین صاحب کی معیت میں ناچیز نے ان کی مسجد شریف میں جا کر نماز ظہر ادا کی وقت کا کوئی علم نہیں کیونکہ مسجد شریف میں جماعت پہلے ہو چکی تھی۔ اب اندازہ

marfat.com

کرلیں کہ مجلس کتنی وقت جاری رہی۔اس کے بعد جناب استاد صاحب نے فرمایا کہ جاؤ حضور جی کی خدمت میں اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کرنا اور عرض کرنا کہ سلسلہ شریفہ کے بزرگوں کی توجہ اور برکت سے بچ بچا ہوگیا ہے۔ ناچیز رخصت ہوا جب تریّاں اُتر کر سرہوٹہ گاؤں میں آیا تو آگے سے کڑتی کوٹلی والے حافظ فیض احمد صاحب ملے انہوں نے بتایا کہ حضور جی اصحاب رڈا سے جھنڈاہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں ناچیز پریشانی کے ساتھ وہاں سے ہی جھنڈاہ کی طرف چل پڑھا جب نکہ مستریاں والے حاجی فیض عالم کی مسجد شریف کے سامنے گیا تو دیکھا کہ حضور قبلہ عالم مدظلہ العالی اور ماموں محمد فاضل صاحب مسجد شریف کے نیچے سے اوپر تشریف لے جارہے ہی ماموں صاحب نے ناچیز کو دیکھ کر عرض بھی کردی جب مسجد شریف میں پہنچے تو سنگیوں نے نماز عصر ادا کرلی تھی سنتیں پڑھنے کے بعد حضور جی نے اشارہ فرمایا جماعت کراؤ۔ نماز سے فارغ ہوئے تو حضور جی ناچیز کا بازو پکڑ کر کمرہ شریف کی طرف چل پڑھے جب حضور جی کمرہ میں داخل ہوئے تو ناچیز ابھی در میں تھا کھڑے ہوکر فرمایا سناؤ کیا ہوا میں نے عرض کی نکاح ہوگیا فرمایا خیر سے عرض کی خیر سے۔ حضور نے سر مبارک کا اشارہ ذرا معمولی سا آسمان کی طرف کر کے فرمایا۔ الحمد للہ درویشوں کا پیڑ ختم ہوگیا۔ پھر حضور چل کر مصلے مبارک پر کھڑے ہوئے وہی سوال اور وہی عرض اور وہی شکرانہ۔ پھر حضور جی مصلے پر بیٹھ گئے بازو اسی طرح پکڑا ہوا پھر وہی سوال مبارک دہرایا ناچیز نے خیریت عرض کی حضور جی نے پھر وہی شکرانے کے الفاظ مبارک دہرائے۔ پھر فرمایا ساتھ کس کو لے کر گئے تھے ناچیز نے عرض کی کہ جناب حاجی عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضور جی نے فرمایا جب حاجی صاحب بلائے

marfat.com

گئے تھے تو انہوں نے کیا کہا تھا میں نے عرض کی کہ جب ان کو جناب استاد صاحب نے حضور جی کا ارشاد گرامی سنایا اور ساتھ ہی کہا کہ آگے سے یہ خبر آئی تو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ ہمیں اپنے پیر جی کا حکم ہے ہم نے نو بجے وہاں پہنچنا ہے کوئی ڈھانگ مارے، گولی مارے چلو چلیں تھوڑی دیر خاموشی کے بعد حضور جی نے فرمایا جب حاجی صاحب آئے تو انہوں نے کیا کہا۔ ناچیز نے پھر وہی عرض دہرائی۔ پھر تھوڑی دیر خاموشی کے بعد حضور جی نے فرمایا جب حاجی صاحب آئے تو انہوں نے کیا کہا۔ ناچیز نے پھر وہی عرض دہرائی۔ پھر حضور جی نے فرمایا تو خوش نظر آتا ہے تجھے کوئی خبر نہیں ہم رات سے پریشانی میں ہیں تمہارا بھائی اور والد صاحب رات ڈھائی بجے ہمارے پاس آئے تھے میں نے عرض کی کہ ان کے آنے کی مجھے کوئی خبر نہیں فرمایا تجھے وہ ملے نہیں انہوں نے بتایا نہیں میں نے عرض کی حضور وہاں ایسے حالات تھے بات کرنے کی ہوش ہی نہ تھی پھر ماموں محمد فاضل صاحب سے حضور جی نے فرمایا کہ یہ صبح کا بھوکا ہوگا اسے چائے اور رس دو۔ وہ تبرک دیا گیا واقع ہی صبح سے جناب استاد غلام حسین صاحب نے بھی چائے بھی نہ پی تھی وہ بھی پریشانی میں محو تھے۔ اس کے بعد اجازت ہوئی درس میں چلا گیا۔ اب بھائی صاحب اور والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رات خدمت اقدس میں حاضر ہونے کی کیفیت عرض ہے۔ بھائی صاحب جب شام کے بعد ہمشیراں اور چند دوسری عورتوں کے ہمراہ دھمول ماموں صاحب کے گھر کے قریب پہنچے تو آگے راستے میں لساں والے حامی پنوں صاحب کا بندہ کھڑا تھا کہ تمہارے مقابل فریق کو نکاح کی خبر ہوگئی ہے انہوں نے شام سے پہلے ہی مکان کا گھیراؤ کرلیا ہے آگے نہ جانا مارے جاؤ گے ہمارے گھر آجاؤ وہاں جاکر بھائی

marfat.com

صاحب نے پنوں صاحب کی زوجہ صاحبہ سے کہا کہ خالہ صاحبہ تم جا کر دیکھ آؤ لڑکی گھر میں ہے یا اُٹھا کر لے گئے ہیں وہ جب واپس آئیں تو انہوں نے بتایا کہ لڑکی ابھی اندر ہے اس کے پاس اس کی سہر منڈی والی پھوپھی علی بیگم صاحبہ اور ان کی لڑکی حمیدہ بیگم بیٹھی ہیں جو ترغیب دے رہی ہیں کہ تم ہمارے کہنے پر عمل کرو ٹھیک رہو گی۔ بابا صاحب برآمدے میں چولہے کے پاس بیٹھے ہیں پورے مکان کا گھیراؤ کیا ہوا ہے کچھ افراد درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ بھائی صاحب نے اجازت چاہی کہ میں واپس جاؤں گا انہوں نے بھی گھر والوں کو چاند تارے دکھائے کہ نہ جاؤ صبح یہ ہوگا وہ ہوگا۔ مگر بھائی صاحب ان سے جان چھڑا کر رات گیارہ بجے ڈھونگی پہنچے وہاں سے والد صاحب کو ساتھ لیا اور رات ڈھائی بجے اصحاب رڈا شریف پہنچے ماموں محمد فاضل صاحب سروعہ والوں کو مسجد شریف میں تلاش کر کے اُٹھایا کہ اندر جاؤ ہماری عرض کرو میں دہمول سے واپس آیا ہوں ماموں صاحب کا بیان ہے کہ جب میں نے دروازہ کھولا تو حضور جی بیٹھے ہوئے تھے اور قبلہ صاحبزادہ حاجی پیر صاحب آرام فرما تھے۔ عرض کرنے پر اجازت ہوئی اندر جانے پر والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دھاڑیں مار کر رونے لگے آواز سن کر جناب قبلہ صاحبزادہ صاحب بیدار ہو کر بیٹھ گئے حضور جی نے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو چپ رہنے کا حکم فرمایا حقیقت حال پوچھنے کہ بعد جناب صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کرو مدد پتہ چلے پیری مُریدی کرنی سوکھی نہیں۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد پھر یہی جملے مبارک دہرائے۔ پھر خاموشی کے بعد تیسری مرتبہ اسی طرح جملے مبارک دہرائے۔ پھر بھائی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا لڑکی موجود ہے یا اُٹھالی گئی ہے انہوں نے عرض کی حضور وہاں

marfat.com

گھر موجود ہے فرمایا تجھے کیسے خبر انہوں نے عرض کی اس طرح فلاں عورت کو بھیج کر پتہ کرایا تھا۔ فرمایا لڑکی کے پاس کون ہے انہوں نے عرض کی اس کی پھوپھی ہے فرمایا اس کا کیا نام ہے عرض کی علی بیگم فرمایا اور کون ہے عرض کی پھوپھی کی لڑکی فرمایا اس کا کیا نام ہے انہوں نے عرض کی اس کا نام حضور میں نہیں جانتا فرمایا تم واپس گاڑی پر جاؤ گے پیدل، عرض کی حضور پیدل جاؤں گا چاچا صاحب میرا انتظار کرتے ہوں گے۔ ان کو میں نے انتظار کرنے کیلئے کہا تھا فرمایا ٹھیک ہے جاؤ صرف چاچا صاحب کو ساتھ لے جانا اور جس جس کو کہا ہوا ہے بند کر دو اور وہاں لڑائی نہ کرنا اگر صلح صفائی سے نکاح ہو جائے تو بہتر ورنہ واپس آجانا۔ اِدھر ڈھائی بجے جب حضور جی نے سہر منڈی والی خالہ صاحبہ کا نام پوچھا تو اسی وقت لڑکی نے حیلہ کیا کہ پھوپھی صاحبہ تم چلو میں آتی ہوں فلاں ڈھنڈلی میں انتظار کریں خالہ صاحبہ باہر جا کر آدمیوں کو بتایا کہ لڑکی مان گئی ہے فلاں مقام پر انتظار کرو اِدھر لڑکی کا کہنا ہے کہ مجھے پیشاب آیا ہوا تھا مجبور تھی جب پھوپھی صاحبہ نکل گئیں تو داوڑے میں پیشاب کر کے لیٹ گئی۔ یعنی اِدھر نام پوچھنا تھا اُدھر انکا اندر سے نکلنے کا سبب بننا تھا۔ یہ ہے رات کا واقعہ۔ اور اس سے بھی بڑھ کر حضور جی کی برکت یہ کہ مقابل فریق کے دل سے دشمنی بھی مٹ گئی۔

نکاح سے صرف ایک ہفتہ بعد عشقیا لی والا میسر غلام حسین بھائی صاحب کو بازار میں مل گیا بھائی صاحب نے ڈرتے ڈرتے سلام دیا اس نے محبت سے ہاتھ ملایا بھائی صاحب نے چائے کیلئے کہا اس نے کہا چلو ہوٹل میں گئے دودھ پتہ بنوائی جلیبی لی جب اس نے دو تین گھونٹ بھر لئے جلیبی کا چھلہ ایک لیا تو بھائی صاحب کو یقین ہوا کہ یہ دل سے صاف ہے بھائی صاحب نے کہا بھائی تم نے چار سال آمد و رفت کام کاج میں

marfat.com

ماموں صاحب کی خدمت کی ہے نکاح والے روز خرچے کا مطالبہ نہیں کیا تمہارا خرچہ بنتا ہے۔ اسنے کہا او جھلے کیا تم نے ہمارے گلے میں اسلحہ نہیں دیکھا بھائی صاحب نے کہا ضرور دیکھا تھا اس نے کہا پھر وہاں خرچے کے سوال کی گنجائش، ذہن میں ایک ہی فیصلہ تھا یا رشتہ لینا یا سر دینا تیسری بات سوچی بھی نہ تھی چھوڑ تجھے نہیں خبر جس ہستی کا پیچھے ہاتھ تھا اس ہستی نے ہم دونوں کو بچا لیا ہے لمبی بات کو چھوڑ اس کے بعد ان کا ہمارے گھر میں آنا جانا ایسے ہے جیسے کبھی تنازعہ ہوا ہی نہیں بلکہ تین سال قبل ناچیز نے بچی کی شادی کردی ہے تو غلام صاحب چار بھائی متواتر دورات ہمارے ہاں رہے۔ بس یہ برکت کیسی ہے جو عقل فکر میں نہیں آسکتی۔ انہوں نے حضور جی کے مقابل جہالت کا کردار ادا نہ کیا تو اُن پر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے حضور جی کا فیض ان کو بھی برابر مل رہا ہے۔ صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم۔

تصوف کی روح

اب حاجی عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تھوڑا سا ذکر ہو جائے جب حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو تقریباً دو ہفتے بعد حضور جی کی خدمت میں گلہار شریف اندر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا افسوس کیا تو حضور جی فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ایسے ہی ہے نبی غوث نہیں رہے ہر ایک نے اپنی اپنی باری پر جانا ہے۔ فرمایا حاجی صاحب بڑی صفتوں کے مالک تھے۔ حضور جی نے فرمایا کہ حکیم نسخہ تیار کرتا ہے اس نسخے میں کئی اشیاء شامل ہوتی ہیں مگر پورے نسخے میں ایک چیز جزو اعظم ہوتی ہے جس کے نام پر نسخہ کا نام تجویز کیا جاتا ہے اسی طرح تصوف میں خلوص جزو اعظم ہے اور حاجی صاحب مرحوم میں خلوص بدرجہ اتم

marfat.com

موجود تھا۔ حضور جی نے فرمایا کہ حاجی صاحب مرحوم کی نسبت کوٹلی منڈی والے بزرگوں کے ساتھ تھی مگر ہم جب سے کوٹلی آئے انکا ہم سے تعلق ہوا تو بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ حاجی صاحب مرحوم نے اپنے بزرگوں کے پاس جانا چھوڑ دیا ہے ہم نے ان کو فرمایا کہ یہ بات اچھی نہیں تم ہفتے میں حاضری دے سکتے ایک ماہ میں حاضری دے سکتے ہو جیسے ممکن ہو ایک دن طے کر لو اس تاریخ پر اپنے بزرگوں کے پاس حاضری دیا کرو پابندی سے اور ساتھ کوئی چیز ہدیئے کے طور پر لے جایا کرو اس کے بعد حاجی صاحب مرحوم نے ایک ماہ میں ایک تاریخ طے کر لی اور موسم کے لحاظ سے جو اچھا فروٹ ہوتا اس کی ایک پیٹی لے جاتے۔ حضور جی نے فرمایا کہ اگر اس تاریخ کو ہم کوٹلی کے علاقہ میں موجود ہوتے تو حاجی صاحب مرحوم اگلے روز آ کر ہمیں بتاتے کہ میں کل پیر صاحب کے پاس حاضری دوں گا پھر دوسرے روز حاضری دیکر واپس آ کر پھر ہمیں بتاتے کہ میں حاضری دے آیا ہوں اور فلاں فروٹ کی پیٹی لے گیا تھا۔ پھر حضور جی نے فرمایا کہ اگر ہم کوٹلی موجود ہوتے تو حاجی صاحب مرحوم کو اپنے کام پر کہیں جانا ہوتا تو صبح آ کر ہمیں بتاتے کہ میں فلاں جگہ فلاں کام کیلئے جاؤں گا۔ یہ بات فرمانے کے بعد حضور جی نے ناچیز کو مخاطب کر کے فرمایا کہ حاجی صاحب مرحوم کام پر جانے سے قبل ہم سے اس لئے تو اجازت نہیں لیتے تھے کہ ہم بڑے ہیں بلکہ انکا مقصد یہ ہوا کرتا تھا کہ شاید میں بتائے بغیر چلا جاؤں اور پیچھے (حضرت جی) کو کسی کام کیلئے میری ضرورت پڑے تو پریشانی نہ ہو۔ سبحان اللہ ان کی اس پوری یاد میں کتنی قیمتی نصیحتیں ہیں مگر آخری بات تو واقع پوری یاد کی جز و اعظم ہے۔ تحریر لمبی ہو جائے گی مگر حاجی صاحب مرحوم کی زندگی کا ایک فیصلہ تحریر کرتا ہوں جس سے دین پر ان کی

marfat.com

استقامت کا پتہ چلتا ہے کہ واقع دین کی پاسداری ان کے نزدیک ہر رشتہ سے مقدم تھی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا بھی یہی فرمان ہے۔

دین کی پاسداری

جب ناچیز درس شریف گلہار میں زیر تعلیم تھا تو حاجی صاحب مرحوم درس شریف گلہار کمیٹی کے صدر بھی تھے اور گاؤں میں مسلم کانفرنس کے لیڈر بھی تھے حاجی صاحب کے ایک پڑوسی رشتہ دار نے مزدوری کی خاطر لحاف بستر وغیرہ بھرنے کا کام اپنے گھر میں شروع کیا ہوا تھا (جبکہ حاجی صاحب مرحوم بٹ فیملی سے تعلق رکھتے تھے) گاؤں کی کوئی عورت اس کے گھر پلے بھرانے گئی اس بندے پر شیطانی ہوس نے غلبہ کیا اس نے جبراً عورت سے برائی کر لی عورت نے چیخ پکار کی یہ بات حاجی صاحب تک پہنچی حاجی صاحب مرحوم نے اس وقت اس شخص کو جو سزا دی وہ پورے علاقہ میں مثال تھی اور ناچیز نے چند سال قبل کسی رسالہ میں پڑھا ہے کہ وادی سوات میں اس جرم کی پنچائیتی طور پہ سزا نافذ تھی اب کا پتہ نہیں صبح تقریباً دس بجے کا ٹائم تھا ہم طالب علم نیچے تہ خانہ کی جگہ جو سابقہ پرانی مسجد تھی اس میں سبق پڑھ رہے تھے اور گلہار شریف دربار کے نیچے جو گیٹ شمال کی طرف سے اندر آنے کا بنا ہوا ہے۔ یہ اس وقت تیار تھا اچانک حاجی صاحب مرحوم مسجد شریف کے دروازہ میں آ کر کھڑے ہوئے اور اپنی گرجدار آواز میں کہا کہ سب درویش باہر آؤ جب ہم صحن مسجد شریف میں آئے تو حاجی صاحب مرحوم اُس گدھے کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے یہ دیکھو اس آدمی نے جرم کیا ہے اس کو یہ سزا ملی جو بھی ایسا جرم کرے گا اس کو یہی سزا ملے گی سب تالی بجاؤ۔ اب سزا سنیئے اس بندے کا منہ کالا کیا ہوا تھا گلے میں پرانے جوتوں کا ہار تھا منہ

marfat.com

اس کا گدھے کی پشت کی طرف کر کے گدھے پر سوار کیا ہوا تھا ایک جوان آدمی نے گدھے کی رسی پکڑی ہوئی تھی جو آگے آگے چل رہا تھا اور ایک سو کے قریب بچے پیچھے تالیاں بجا رہے تھے حاجی صاحب کے سر پر لنگی کا شملہ ہاتھ میں معمول کا بینت تھا جو ایک بادشاہ کی طرف پیچھے جا رہے تھے درس شریف سے دھرانگ دھڑہ پھر پتہ نہیں کس کس راستے پر پھرا کر اسے گھر تک لے گئے اگر اہل اللہ فرمائیں کہ اُن میں خلوص بدرجہ اتم موجود تھا۔ تو پھر دین کے ہر معاملہ میں اس کی جھلک کیوں نہ نظر آئے اللہ تعالیٰ اسی سرمایہ خلوص کے باعث ان کی قبر کو منور فرمائے آمین ثم آمین

دسواں واقعہ

قضائے ربی کے ساتھ موافقت کی قبل از وقت تیاری

آج دو رمضان پہلے کی بات ہے کہ عید الفطر کے بعد دربار شریف جہلم حضور جی کے آئی ہسپتال کوٹلی کے انچارج غالباً ان کا اسم شریف تجمل حسین شاہ ہے یا اور کوئی نام ہے صحیح علم نہیں وہ ملے رات اکھٹے رہے دوسرے دن دس بجے ناچیز جب دربار شریف سے رخصت ہونے لگا۔ تو صاحبزادہ ظہور احمد نے فرمایا کہ تم نے صاحبزادہ حسنات صاحب کی عیادت کی ہے ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے ناچیز بے خبر تھا اس وقت ان کی خدمت میں حاضری دی افسوس کیا رخصت ہوتے وقت شاہ صاحب جو صاحبزادگان کی مرہم پٹی پر معمور تھے شکوہ کیا کہ رات سے ہم اکٹھے رہے آپ نے مجھے نہیں بتایا انہوں نے شرمندہ کن جواب دیا جو ہر سنگی کیلئے سبق اور رہنما اصول ہے انہوں نے فرمایا تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ پیر خانہ میں خیریت ہے تم نے پوچھا نہیں میں کیوں بتاتا بس غلطی کا جواب مل گیا۔ اس کے بعد شاد صاحب نے فرمایا کہ اس

marfat.com

دفعہ تقریباً پندرہ سولہ رمضان کو صحیح یاد نہیں قبلہ حضرت جی صاحب نے فرمایا ہسپتال بند کر کے چابیاں لے آؤ حکم بجالایا کسی ضروری کام کیلئے فیصل آباد جانے کا حکم ہوا اور تاکیداً ارشاد ہوا کہ 19 رمضان المبارک کو جہلم دربار شریف پر حاضر ہونا رخصت ہوا 18 کو فیصل آباد مفتی صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضری کے بعد اجازت طلب کی انہوں نے فرمایا آج ہمارے پاس ٹھہرو میں نے ارشاد گرامی کے متعلق عرض کی انہوں نے فرمایا پھر کوئی زور نہیں ضرور کوئی حکمت ہے چلے جاؤ۔ میں دربار عالیہ پہنچ گیا شاہ صاحب کا بیان ہے کہ عشاء کی آذان ہو چکی تھی کہ فون آیا کہ فلاں نام کے تمہارے بندے ہیں میں نے ہاں میں جواب دیا تو فون والے نے کہا کہ دینہ سے آگے چکوال موڑ پر ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ بے ہوش پڑے ہیں آ کر اُٹھاؤ۔قبلہ صاحبزادہ حاجی پیر صاحب سے رابطہ کی کوشش کی مگر کوئی رابطہ نہ ہوا میں ویسے سڑک پر دوڑ پڑا تھا تو آگے سے صاحبزادہ صاحب تشریف لا رہے تھے رو کر اطلاع کی فوراً گاڑی کا بندوبست ہوا وہاں پہنچے تو دونوں صاحبزادگان بے ہوش پڑے تھے مگر نبض جاری تھی جہلم ہسپتال لے آئے گلہار شریف اطلاع کرنے کی گنجائش نہ تھی کہ کیا عرض کریں آخر بندگان خدا کی دُعا رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا نصف شب صاحبزادگان ہوش میں آ گئے تو پھر پوری کیفیت گلہار شریف بظاہر عرض کی گئی جبکہ عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ بظاہر اطلاع سے قبل حضور جی کمرہ شریفہ میں بیقراری کے ساتھ وقفے وقفے سے چہل قدمی فرما رہے تھے چھوٹے صاحبزادہ صاحب کے اعضاء ٹوٹنے سے تو بچ گئے تھے مگر بڑے صاحبزادہ صاحب کا بازو مبارک دو جگہ سے فیکچر ہو گیا تھا۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ فون پر اطلاع آنے پر

marfat.com

ثابت ہوگیا کہ 19 رمضان المبارک کو دربار شریف حاضر ہونے کی تاکید کے پیچھے کیا تقدیری حکمت کارفرما تھی جس کا صبر واستقلال کے ساتھ انتظار تھا۔

اصلاح بالحکمۃ

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے۔ اُدْعُوْ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ۔ عین اس ارشاد ربانی کے مطابق حضور جی غلاموں کی اصلاح کمال درجہ درگذر اور چشم پوشی سے فرماتے ہیں کہ بے راہ چلنے والا غلام خود بخود شرمندہ ہوکر راہ راست پر آجائے۔ ناچیز کی غلطی کی وجہ سے دو ایسے مواقع پیش آئے ناظرین کی رہنمائی کیلئے درج کرتا ہوں۔ (پہلا واقعہ)

ناچیز جب فیصل آباد زیر تعلیم تھا تو عرس مبارک کے مبارک موقعہ پر فیصل آباد درس کے ایک پڑوس بچے محمد طارق کو جس کی عمر 15-14 سال تھی اور ناظرہ قرآن پاک بھی اس نے ناچیز سے پڑھا تھا اس کے شوق اور اسرار پر عرس مبارک کی دُعا کے بعد اجتماعی اجازت میں ناچیز اس بچے کو اپنے گھر کوٹلی لے گیا ایک ہفتہ کی چھٹی تھی پریشانی میں گذری کہ واپسی پر گرفت ہوگی۔ کہ اسے کہاں اور کیوں لے گیا تھا اور دربار شریف حضور جی کی خدمت میں حاضری دیئے بغیر جانے کی ضمیر اجازت نہیں دیتا تھا مجبوراً واپسی پر ڈانٹ سے بچنے کیلئے اس لڑکے کو جہلم سے آگے اکیلے بس پر بٹھا دیا کہ تورات گوجرانوالہ اپنی ہمشیرہ کے گھر رہنا جو وہاں شادی شدہ تھی اور اس کا بہنوئی بازار کسی کپڑے کی دوکان پر ملازم تھا اس کا پتہ لے لیا خود دربار شریف حاضر ہوگیا اب سارا وقت یہ بے چینی کے خدا جانے لڑکا خیریت سے پہنچا ہو یا نہ گم ہوگیا تو کیا بنے گا۔ صبح حضور کی طرف سے روٹی راستہ میں کھانے کیلئے عنایت ہوئی مگر

marfat.com

رخصت ہونے کا ارشاد نہ ملا اتنے میں سب سنگیوں کا کھانا آ گیا یاد نہیں ساتھ کھائی یا نہیں اُدھر حضور جی کی گاڑی تیار کھڑی تھی کچھ دیر بعد حضور جی باہر تشریف لائے گاڑی کے پاس تشریف لے گئے سنگیوں سے ملاقات فرمائی ڈرائیور حاجی حکمداد صاحب کو. میری طرف اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ اس کو ساتھ بٹھا لیں طالب علم ہے کرایہ بچ جائے گا اس کا۔ حاجی صاحب نے عرض کی حضور مالک ہیں جیسے ارشاد گرامی۔ گاڑی میں بیٹھنے کا ارشاد گرامی ملا بیٹھ گیا سفر شروع ہو گیا اب دہرا فکر شروع ہو گیا خدا جانے حضور جی ناچیز کو توڑ فیصل آباد اُتاریں یا لاہور اگلی منزل کا علم نہیں دوبارہ آ کر لڑکے کو لے جانا پڑے گا۔ راستے میں حضور جی وزیر آباد ریلوے سٹیشن والے مزار پر حاضری دینے کیلئے گاڑی سے اُترے اور مزار اقدس پر بجانب مغرب چند منٹ مراقبہ فرمایا۔ جب گوجرانولہ پہنچے تو یہ سوچ کہ اگر حضور جی نے گوجرانوالہ اُتارا تو سٹاپ دور ہے ایک شہر سے مغرب پہلا سٹاپ اور دوسرا شہر سے بجانب جنوب مشرق نامعلوم کہیں پر اُتاریں تانگہ پر واپس آنا پڑھے گا۔ مگر جب گاڑی عین شہر سے برابر جی ٹی روڈ پر آئی تو فرمانے لگے کہاں اُترا کرتے ہو حاجی صاحب گاڑی کھڑی کرو اچھا استاد صاحب کو اسلام علیکم کہنا۔ سب شبے رفع ہو گئے کہ ہو سکتا ہے یہ سفر اسی لئے شروع ہوا ہو کہ ہم سے کیا چھپاؤ گے ہوش کرو۔ جب دوکان تلاش کی پتہ چلا بچہ خیریت سے آ گیا تھا اس کو بلایا اور ساتھ لیا لڑکے نے بتایا کہ کل آتے ہوئے گاڑی کا ویل نکل گیا تھا مگر کافی دور جانے کے بعد گاڑی کی سائیڈ درخت سے ٹک گئی الٹنے سے بچ گئی اور سواریاں بھی زخمی ہونے سے بچ گئیں۔ مزید تسلی ہو گئی کہ ساری توجہ مبارک لجپال ہستی کی تھی کہ غلام پر آنے وال مصیبت اور تا زندگی نہ معاف ہونے والا قصور چشم پوشی اور درگذر

marfat.com

فرماتے ہوئے معاف فرمادیا تاکہ زندگی سے سبق مل جائے۔

بزبانی ابوطائر محمد نقشبندی صاحب پاکپتن شریف والوں سے

ابوطائر محمد نقشبند صاحب نے فرمایا ہم نے اپنے محترم والد صاحب کی زبان مبارک سے سُنا آپ دربار عالیہ چچیاں شریف قبلہ عالم حضرت شیخ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے دوران قیام حضرت قبلہ عالم کا پروگرام ٹنگروٹ شریف کا بنا۔ والد صاحب کے ساتھ سائیں صلاح محمد بھی تھا جب روانگی ہوئی تو قبلہ عالم نے قبلہ حضرت جی صاحب کو بھی ساتھ لے لیا۔ آپ کا زمانہ بچپن کا تھا آپ تھوڑا ہی چلے ہوں گے مگر سفر لمبا ہونے کی وجہ سے تھک گئے قبلہ عالم اور ہم نے باری باری صاحبزادہ صاحب کو اپنے اپنے کندھے پر بٹھا کر چل رہے تھے سائیں صلاح محمد کچھ دوسرا سامان تھا انہوں نے اس کو اُٹھایا ہوا تھا جب ہماری باری آئی تو سائیں صلاح محمد نے قبلہ عالم حضرت جی صاحب کو عرض کی حضور میرے مرشد صاحب کے گھر اللہ تعالیٰ نے چار عدد بچیاں دی ہیں بچہ کوئی نہیں دُعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان کے گھر نرینہ اولاد عطا فرمادے آپ نے اپنے صاحبزادہ صاحب کو فرمایا بیٹا ان کے گھر بچہ پیدا ہونے کی دُعا کرو آپ نے جواباً فرمایا ابا جی انشاءاللہ ان کے گھر بچہ پیدا ہوگا اور اسی سال ہوگا آپ نے فرمایا مولوی صاحب جب آپ کے گھر اللہ تعالیٰ بچہ تولد فرمادے تو اس کا نام محمد نقشبند رکھنا۔ دربار عالیہ چچیاں شریف میں والد گرامی کو مولوی صاحب رجوروی والے کے نام سے پکارتے اپنے علاقہ رجوری میں بڑے سائیں صاحب کے نام سے اور پنجاب میں کشمیر والے حضرت صاحب کے نام پکارتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قبلہ حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق اسی سال

marfat.com

ابوطاہر محمد نقشبند کی پیدائش فرمائی۔ تاریخ پیدائش ۲۳ چیت ۱۹۸۶ بکرم 1931ء ہوئی۔ برادر دوئم صاحبزادہ ابوالحسن فقیر محمد ۲۹ مانگھ 1990 بکرم 1935ء میں پیدائش ہوئی۔ جب میری پیدائش ہوئی تو میرے تایا جان محمد عبداللہ نے فرمایا کہ اِس کا نام بجائے محمد نقشبند کے محمد زمان رکھیں کوٹلی کالابن ہمارا علاقہ پہاڑی ہے وہاں کے لوگ سیدھے سادھے ہیں تو وہ لوگ اس نام کو نہیں سمجھیں گے تو انہوں نے میرا نام محمد زمان رکھا آگے چل کر لکھوں گا کہ یہ محمد زمان کب تبدیل ہو کر محمد نقشبند رکھا گیا۔

ہم دونوں بھائیوں کی پیدائش کوٹلی کالابن تحصیل رجوری ریاست جموں میں ہوئی۔ جب میں نے ہوش سنبھالا تو مجھے سکول میں داخل کیا گیا ساتویں کلاس کے بعد سکول کو خیر باد کہہ دیا اور دینی تعلیم کی طرف توجہ دی مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں دینی تعلیم حاصل کرتا رہا جب 1947ء میں ملک میں غدر برپا ہوا اس وقت میں علاقہ پنجاب میں زیر تعلیم تھا۔ حضرت قبلہ والد گرامی دیگر افراد خانہ کوٹلی کالابن سے ہجرت کر کے تحصیل کوٹلی چند دن قیام کرنے کے بعد تحصیل سہنسہ کے رجور گاؤں میں کچھ عرصہ قیام فرمایا کوٹلی کالابن میں ہمارے دادا جان مہارجہ کی فوج میں جرنیل تھے شاہی خاندان سے تعلق تھا مگر جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو وہ ہو کر رہتا ہے غدر کے وقت والد گرامی نے گھر کا بالکل معمولی اثاثہ ایک بیل پر لاد کر رجور تک لائے اور ایک دن اس بیل کو ذبح کرا کر اپنے طریقت بھائیوں اور گردونواح کے لوگوں میں بیل کا گوشت تقسیم کر دیا رجور سے آپ نے پھر تاجپور حاجی فیض عالم کے والد صاحب کے گھر قیام فرمایا حاجی صاحب کے والد صاحب نے عرض کی کہ سرکار میری گھر کے نزدیک یہ زمین ایک بیگھ ہے یہ میں آپ کو دیتا ہوں آپ میرے پاس قیام فرمائیں آپ نے

marfat.com

جب ... نے فرمایا ... [illegible] ... صاحب سے ... آپ
نے ... [illegible] ... سے ... نے ... آپ ... سوال
کرتے ... [illegible] ... کی خدمت میں ... جناب ...
... [illegible] ... صاحب ... سوال کرتے ... جناب ...
صاحب ... [illegible] ... صاحب کی خدمت میں ...
... نے ... کی ... کے لئے ... [illegible] ... ہو گئے
... صاحب نے ... [illegible] ...
... نے ... [illegible] ... کی طرف ... [illegible] ...
... میں ... صاحب ... [illegible] ... صاحب نے ... آپ
... نے ... صاحب کے ساتھ ... [illegible] ... کے بعد
جناب ... صاحب نے فرمایا ... [illegible] ...
صاحب کے پاس سے ... [illegible] ... میں ... [illegible]
صاحب ... سے ... [illegible] ... صاحب کے پاس سے ... [illegible]
صاحب نے فرمایا ... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... سے ... [illegible]
... آپ نے ... صاحب ... [illegible] ... صاحب آپ
... [illegible] ... ہے آپ ... [illegible] ...
... سے ... کے بعد ... [illegible] ...
صاحب ... سے 1934ء میں ... [illegible] ... سے ... [illegible]
... [illegible] ... نے ... [illegible]

کئے پڑھائی کے دوران مفتی محمد امین صاحب نے فرمایا نقشبند صاحب میرے پیرومرشد انتقال فرماگئے ہیں میرا خیال ہے آپ کے پیرومرشد کے ہاتھ پر بیعت کرونگا ہم دونوں ایک دفعہ قبلہ حضرت جی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی کہ حضور مفتی صاحب بغرض بیعت حاضر ہوئے ہیں آپ نے صاف جواب دے دیا ان کو بیعت نہیں کرتے میں نے اور مفتی صاحب نے محسوس کیا مفتی صاحب نے کہا کہ خرچہ کرکے آئے ہیں اور بزرگوں نے جواب دے دیا ہے۔ جب رحمت الٰہی جوش میں آئی رات کو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا لے آؤ اپنے اُستاد صاحب کو جب مفتی صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خیالی ذکر شریف سات لطائف پر کرنے کو کہا۔ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی پیرومرشد کا کمال کہ آج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی کو کتنے عروج پر پہنچا دیا ہے۔ دورہ حدیث کے دران ایک دفعہ قبلہ اُستاد گرامی مولانا سردار احمد صاحب نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے میں نے عرض کی حضور محمد زمان نام ہے۔ آپ نے فرمایا یہ نام شرعاً ناجائز ہے میں نے کہا پھر آپ میرا کوئی نام رکھ دیویں آپ تھوڑی دیر مراقب رہے جب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا آپ کا نام محمد نقشبند رکھا ہے جب میں فیصل آباد سے نارووال گھر پر آیا تو محترم والد گرامی کو عرض کی والد محترم میرا نام تبدیل کر کے محمد نقشبند رکھ دیا گیا ہے تو والد محترم نے فرمایا یہ کمال میرے مرشد کا ہے جنوں نے پہلے ہی نام رکھ دیا تھا۔

آپ کا ایک اور واقعہ

نقشبند صاحب نے فرمایا ہمارا کیس پراپرٹی کا مظفر آباد میں چل رہا تھا تاریخ سے فارغ ہوکر واپس آرہا تھا تو حاجی محمد خلیل کوٹلی وانوں سے ملاقات ہوئی

marfat.com

رات وہاں بسر کی کلیم والوں نے پراپرٹی ثبوت اور شہادت طلب کی، صبح روانگی ہوئی، جب جہلم دربار شریف پہنچا قبلہ حضرت جی صاحب نے مظفر آباد کے حالات دریافت فرمائے اس وقت آٹھ دس آدمی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے عرض کی حضور ہمارے مقابل کچھ آدمی پاکپتن میں دوسرا درس بنا رہے ہیں دُعا فرمانویں آپ خاموش ہوگئے دوبارہ میں نے عرض کی۔ تو آپ نے فرمایا نقشبند فکر مت کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عزت محفوظ رکھے گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی عزت ابرو سے رکھے گا اور آخرت میں بھی عزت وابرو سے رکھے گا بشرطیکہ آپ اپنے سلسلہ پر قائم رہے ورنہ ہتھ ٹھوٹھاتے دیس موکلہ۔ آپ کے پیچھے بڑی بڑی ہستی والے بزرگوار موجود ہیں آپ کوئی معمولی سی ہستی نہیں ہیں۔

ایک واقعہ قبلہ حضرت جی کے طویل سفر کا

قبلہ حضرت جی صاحب 67-1966ء میں دربار عالیہ چچیاں شریف سے رخصت ہوکر راولپنڈی پہنچے تو آپ نے کوشش کی کہ صدر بازار میں کہیں ٹھہرنے کی جگہ مل جاوے۔ صوفی فیروز دین سیالکوٹی وہاں صدر میں ایک سپورٹ کی دوکان پر کام کرتے تھے انہوں نے عرض کی سرکار میں نے ٹینچ بھاٹہ میں رہائش رکھی ہوئی ہے آپ وہاں قیام فرمائیں آپ نے فرمایا صوفی صاحب ہمیں صدر میں قیام کرنا ہے صوفی صاحب نے کہا جناب یہاں ایک قریب مسجد شریف ہے میں اس میں اکثر نمازیں پڑھتا ہوں مگر متولی ایک خان صاحب احمد جان کے نام سے منسوب ہیں۔ وہ بڑے سخت گیر قسم کے آدمی ہیں۔ مسجدوں میں اکثر مال چوری ہوتا ہے اس لئے وہ مسجد شریف میں کسی کو ٹھہرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا چلو دیکھتے ہیں شائد

marfat.com

قدرت کوئی سبب بنا دیوے۔ جب ہم مسجد شریف میں پہنچے نماز عشاء ادا کی تو خان صاحب جلدی گھر چلے گئے ملاقات نہ ہو سکی نماز کی فراغت کے بعد امام صاحب سے ملاقات ہوئی آپ نے امام صاحب کے پاس بیٹھ کر اپنا مدعا بیان فرمایا امام صاحب نے وہی لفظ دہرائے یعنی خان صاحب کسی کو مسجد شریف میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دیتے آج شب آپ میرے پاس قیام فرمائیں صبح اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ آپ نے وہیں رات قیام فرمایا صبح کی نماز ادا کر کے قبلہ حضرت جی صاحب اپنے معمولات میں مشغول ہو گئے خان صاحب نے آپ کو دیکھا پھر دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا جب آپ اپنے معمولات سے فارغ ہوئے خان صاحب سے ملاقات ہوئی آپ نے اپنے ارادہ کا اظہار فرمایا تو خان صاحب نے فرمایا بسم اللہ ایک شرط پر آپ اوپر والی منزل پر نہیں جائیں گے کیونکہ مسجد کی جانب شمال میں میرا بال بچہ نیچے ہوتا ہے قبلہ حضرت جی صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے آپ کی شرط منظور۔ آپ نے وہاں قیام فرمایا خان صاحب آپ کے اتنے گرویدہ ہوئے کہ دن میں کئی بار آتے خادمِ بے دام بن گئے اتفاقاً دوران قیام آپ کی صحت کچھ خراب ہوئی تو خان صاحب احمد جان نے اوپر والا کمرہ کھلوا کر عرض کی حضور اوپر والے کمرہ میں آرام فرمانویں انہوں نے بال بچہ والی سائیڈ باپردہ کرادی آپ کے قیام کے دوران ابو طاہر محمد نقشبند صاحب نے فرمایا کہ میں اکثر جمعہ کی نماز پاکپتن شریف اپنی مسجد میں پڑھا کر راولپنڈی چلا جاتا ایک دفعہ ایک ململ کا کرتہ اور ایک پستول میرے پاس تھا اور میں جمعۃ المبارک سے ایک دو دن پہلے چلا گیا تو آپ نے فرمایا نقشبند آج جمعہ کا دن ہے تم نے ململ کا کرتہ پہن کر اور ریوالور ڈال کر تقریر کرنی ہے مجھے حکم کی تعمیل کرنی تھی اسی طرح کیا لیکن میں ڈر رہا تھا

marfat.com

مگر سائیں محمد اشرف صاحب مرحوم نے میری ہمت بندائی تو میں نے ململ کا کرتہ پہن کر گلے میں ریوالور ڈال کر خان صاحب کی مسجد شریف میں تقریر کی۔ آپ نے خان صاحب کی مسجد شریف میں کم و بیش نو ماہ گزارے۔ جس دن آخری وقت آیا آپ راولپنڈی سے رخصت ہونے لگے تو پہلے مسجد شریف کے محراب کو بوسہ دیا پھر ہم کو حکم دیا چلو کہاں جانا ہے کچھ علم نہیں آپ کے ہمراہ بندہ اور حافظ فضل کریم صاحب گاڑی ڈرائیور حاجی حکم داد صاحب تھے۔ جب راولپنڈی سے چلے تو اگلی منزل کا کچھ علم نہ تھا۔ جی ٹی روڈ پر بطرف جہلم روانہ ہوئے جب جہلم پہنچے تو آگے کی طرف روانگی رہی جب لاہور قصور پورہ راوی روڈ جامع مسجد شریف کے قریب پہنچے تو ٹھہرنے کا حکم ہوا اور وہاں قیام فرمایا مسجد شریف کی دوکانوں میں ایک دکان میں صوفی احمد دین نارووال والوں کا بھائی رحمت اللہ دوکان کرتا تھا۔ آپ نے قصور پورہ کی مسجد شریف میں اکتالیس دن قیام فرمایا ہر روز بعد نماز اشراق داتا صاحب کے مزار شریف پر حاضر ہوتے اور ظہر عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس قصور پورہ مسجد میں تشریف لے آتے۔ آپ دربار شریف پر پہنچ کر ہم سے یعنی حافظ فضل کریم اور مجھے الگ کر کے داتا صاحب کے شمالی دروازہ کی جانب بیٹھ کر اپنے معمولات میں مصروف ہو جاتے۔

ایک دن کا واقعہ کہ آپ اپنے کام میں مشغول تھے اس وقت جامع مسجد شریف داتا دربار میں مولانا محمد عمر کے صاحبزادہ عبدالتواب صاحب خطیب تھے انہوں نے میرے سے پوچھا قبلہ حضرت جی صاحب اس وقت کہاں ہیں میں نے کہا دربار شریف پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ سیدھے دربار شریف چلے گئے اور جا کر اسلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا۔ آپ نے مولانا صاحب سے دریافت کیا آپ کو کس نے بتلایا ہے تو انہوں

marfat.com

نے کہا نقشبند صاحب نے۔ آپ مصافہ کرنے کے بعد غصہ میں آکر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا پاپوش مبارک خود اپنے ہاتھ میں لیکر چل پڑے تھوڑی دور جا کر آپ کھڑے ہو کر فرمایا نقشبند تم کو اجازت ہے اور گھر چلے جاؤ اس وقت آپ کی طبیعت جلال میں تھی پھر آپ چل پڑے حافظ فضل کریم صاحب نے مجھے کہا خاموشی سے پیچھے چلتے رہو آپ کی طبیعت میں اس وقت جلال ہے۔ ہم پھر پیچھے چل پڑے تھوڑی دور جا کر پھر یہی حکم ہوا پھر چل پڑے پھر تھوڑی دور جا کر آپ نے کھڑے ہو کر حافظ صاحب کو فرمایا اس کو بوتل یعنی مجھے پلاؤ۔ بوتل کی طرف کس کا دھیان میں یہ خیال کر رہا تھا کہ میں نے کوئی قصور بھی نہیں کیا اور آپ مجھے جدا کر رہے ہیں۔ اور ایک جگہ آپ نے فرمایا ہم نے تم کو کہا کہ چلے جاؤ تم جاتا کیوں نہیں اور یہ آیت پڑھی۔ ھذا فراق بینی وبینک۔ میرے دل پر سخت چوٹ لگی دل میں خیال آیا اس سے بہتر ہے راوی دریا میں چل کر چھلانگ لگا کر خودکشی کرلوں میری غلطی کوئی نہیں جدا کیوں کر رہے ہیں۔ حافظ فضل کریم صاحب نے اشارہ کر کے سمجھایا کہ چلتے رہو پھر ہم مسجد کے قریب پہنچ گئے آپ اوپر حجرہ میں تشریف لے گئے اور میں رحمت اللہ کے مکان پر چلا گیا پریشانی کے عالم میں نماز مغرب قضاء ہو گئی۔ عشاء کی نماز کے بعد حافظ فضل کریم کو فرمایا نقشبند کو بلاؤ جب میں اوپر گیا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا۔ میں تھوڑا پیچھے چلتا ہوں جب ہم راولپنڈی سے چل کر لاہور قصور پورہ پہنچے تو آپ نے فرمایا نقشبند ایک چارپائی خرید کر لاؤ جو سب سے گھٹیا قسم کی ہو اور قیمت بھی کم ہو۔ میں اور صوفی احمد دین جب ہم بانسوں والے بازار میں گئے تو جس دوکاندار سے ہم پوچھتے کہ ہمیں اس قسم کی چارپائی کی ضرورت ہے تو وہ کہتے میاں جو آدمی ہمارے

marfat.com

پاس آتا ہے وہ اچھی قسم طلب کرتا ہے ایک آپ ہیں گھٹیا قسم کی چارپائی طلب کر رہے ہیں۔ آخر ایک پٹھان کی دوکان پر ہماری مطلوبہ چیز مل گئی۔ خان صاحب نے کہا میاں یہ ایک چارپائی میرے پاس موجود اس کو کوئی خریدنے کو بلکہ اس کو دیکھ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں وہ ہمیں پسند آ گئی۔ ہم نے قیمت پوچھی تو خان صاحب نے چار روپے میں دے دی۔ اس کی رسیاں موٹی موٹی تھیں جس سے اس کو بنایا گیا تھا آپ نے وہ چارپائی بہت پسند کی اور اسی پر آرام فرمایا کرتے ایک دفعہ ہم نے دیکھا کہ اس چارپائی کا ایک پایہ ٹوٹ گیا تھا تو اس کے اوپر لوہے کا پترہ چڑھا کر استعمال کر رہے تھے آمدم برسر مطلب۔ جب میں آپ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا۔ نقشبند یہ بات بتاؤ دو دوست آپس میں راز و نیاز کی باتیں کرتے ہوں ان میں تیسرا آدمی مداخلت کرے تو وہ اچھا لگتا ہے۔ اس وقت میں سمجھ گیا کہ قصور تو سب میرا تھا جس نے مولانا عبدالتواب کو آپ کی نشاندہی کی تھی کچھ میری طبیعت سنبھل گئی پھر آپ نے فرمایا لوہار کوڑے لوہے کو بھٹی میں نہیں ڈالتا اس کو پتہ ہوتا ہے کہ اس سے کوئی چیز نہیں بنتی۔ اچھے لوہے کو بھٹی میں ڈال کر گرم کر کے ہتھوڑے کی ضربیں لگا کر سیدھا کر کے جو چیز بنانی ہوتی ہے بنالیتا ہے یہ سن کر میری طبعت بالکل صاف ہو گئی۔ اسی وقت آپ نے مجھ سے پوچھا جناب خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں کتنے دن قیام کیا تھا میں نے عرض کی اکتالیس دن یعنی چالیس دن قیام اور اکتالیسویں دن روانگی ہو گئی تھی۔ آپ نے بھی ایسا ہی کیا اکتالیسویں دن باہر سے دُعا مانگ کر چل پڑے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا آج آپ اندر نہیں گئے باہر سے دُعا مانگ کر چل پڑے ہیں۔ آپ نے اپنی نور فراست سے معلوم کرلیا جو میرے دل میں بات آئی تو آپ نے

marfat.com

فرمایا ایک بزرگ تھے وہ گھوڑی پر سوار ہو کر ایک مزار شریف پر جایا کرتے نزدیک جا کر گھوڑی سے اتر کر مزار شریف پر فاتحہ خوانی کرتے ایک دن جب وہ آئے تو گھوڑی سے نیچے نہیں اُترے اوپر ہی سے بیٹھے ہوئے دُعا مانگ کر چلدئے کسی آدمی نے پوچھا حضرت کیا بات ہے آج گھوڑی سے نہیں اُترے اور دُعا مانگ کر چلدیئے تو آپ نے فرمایا آج بزرگوں سے یہاں ہی ملاقات ہوگئی ہے نیچے اترنے نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا تم میرے اوپر یہ قیاس نہ کرنا یہ آپ کی کسر نفسی تھی۔ پھر داتا دربار سے روانہ ہو کر پکی ٹھٹھی پہنچے آپ نے یہاں اکیس ۲۱ دن قیام فرمایا۔ قیام کے دوران ساہیوال روڈ پر دو مزارات پر حاضری دیتے رہے پھر پکی ٹھٹھی سے چل کر نوازش آباد صوفی دین محمد کے ہاں ایک مسجد شریف میں قیام فرمایا۔ قیام کے دوران ایک دن قصور شریف خواجہ غلام محی الدین کے مزار شریف پر حاضری دی۔ ایک احاطے میں کچھ قبریں تھیں ان کے ساتھ ان کی قبر تھی مجھے حکم ہوا کہ تم اس قبر مبارک پر بیٹھ کر پڑھو۔ جب میں نے پڑھنا شروع کیا تو میری عجیب حالت ہوئی جو لکھنے کے قابل نہیں آپ اُٹھ کر اسی قبرستان میں ایک مسجد شریف تھی وہاں آپ تشریف لے گئے اور مراقب ہوئے وہاں مولانا نبی بخش حلوائی کے اُستاد مولانا غلام دستگیر صاحب جو بہت جید عالم تھے کی قبر تھی۔ قبر کے ساتھ دوسری بہت قبریں تھیں پھر وہاں سے نوازش آباد تشریف لائے وہاں سے چل کر براستہ قصور پاکپتن شریف تشریف لائے یہاں آ کر آپ نے فرمایا اپنے والد صاحب کو ہمارے متعلق مت مطلع کریں وہ باہر سنگیانِ طریقت کے گھروں میں تشریف لے گئے تھے وہاں سے بلوچوں والے چک سے ہوتے ہوئے حافظ دائم بزرگوں کے مزار پر فاتحہ پڑھی پھر چک ۴۵ مولوی فضل الدین صاحب کے ہاں گئے

marfat.com

وہاں سے چل کر راتوں رات ملتان سے گذرے کسی مزار پر حاضری نہں دی راستہ میں مجھے آپ نے فرمایا خواجہ غلام فرید کے اشعار اونچی آواز میں سناؤ میں اونچی آواز میں سناتا رہا اور آپ واہ۔ واہ سبحان اللہ فرماتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو چک ۳۳ پی براستہ خانپور بنگلہ باغو بہار حاجی صدیق کی مسجد شریف میں قیام فرمایا وہاں سے آپ نے ارادہ کیا کوٹ مٹھن خواجہ غلام فرید کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کیلئے چل پڑے جب چاچڑاں شریف پہنچے تو دریا میں طغیانی تھی جس کی بنا پر خواجہ غلام فرید کے مزار حاضری ناممکن ہوگئی پھر ہمیں وہاں سے لوٹنا پڑا۔ وہ واپسی پر اوچھ شریف تشریف لائے وہاں سے سیدھے لاہور نوازش آباد پہنچے نوازش آباد سے میں اجازت لیکر گھر یعنی پاکپتن آگیا۔

ایک واقعہ 1985ء کا

آپ 1985ء میں پاکپتن شریف تشریف لائے جب گھر کے قریب چوک پر پہنچے تو وہاں میرے بیٹے خادم حسین کا فوٹو لگا ہوا تھا ان دنوں وہ الیکشن میں کھڑا تھا آپ وہاں کھڑے ہوگئے اور فرمایا یہ فوٹو خادم حسین کا ہے خادم حسین کے مدمقابل ایک امیر ترین آدمی کھڑا تھا اور وہ کہتا کہ میں نوٹوں کی بوریاں کھول دونگا اور ووٹ حاصل کر کے کامیاب ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس وقت آپ کے ساتھ حاجی زمان علی تھے انہوں نے عرض کی حضرت آپ خادم حسین کی کامیابی کی دُعا کریں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خادم حسین کو کامیاب کریگا۔ خادم حسین نے عرض کی حضور میرے ایک دو اور ساتھی ہیں ان کیلئے بھی کامیابی کی دُعا کریں۔ آپ نے فرمایا اور کتنوں کیلئے دُعا کرواتے ہو۔ اللہ کی شان جب الیکشن ہوا تو خادم حسین چار سو ووٹ

marfat.com

سے اور ان کے ساتھی سب کامیاب ہو گئے۔ خادم حسین کے مدمقابل آدمی کو کوئی دوسری پارٹی اغوا کر کے لے گئی۔ تا حال اس کے زندہ مردہ کی کوئی خبر نہیں آئی۔ پھر میرا بیٹا خادم حسین بلدیہ کا چیئرمین بن گیا خادم حسین کی کوشش تھی وزیر بن جاؤں مگر قبلہ حضرت جی صاحب نے فرمایا کہ خادم حسین بس کرو کیونکہ آپ بزرگوں کی اولاد ہیں اور یہ وہ لائن نہیں جو آپ کے بزرگوں کی ہے اس کے بعد خادم حسین نے نوکری سے استعفیٰ دے کر خیر باد کر دیا۔

ایک واقعہ قبلہ حضرت جی صاحب کا

آپ پاکپتن شریف تشریف لائے آپ اور قبلہ والد گرامی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ مولوی شیر محمد صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی یا حضرت میں کرامتوں کا قائل ہوں مگر انکار نہیں۔ اس زمانے میں مولوی صاحب قوت مردمی سے محروم تھے اور اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی نقشبند صاحب فرماتے ہیں میں مولوی صاحب کو کئی حکیموں ڈاکٹروں کے پاس لے گیا ڈاکٹروں نے کہا ہم لکھ کر دیتے ہیں یہ شخص کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ قبلہ حضرت جی صاحب نے والد گرامی کو فرمایا مولوی صاحب مولوی شیر محمد کیلئے دُعا فرمانویں والد گرامی نے مولوی شیر محمد کے حق میں دُعا فرمائی۔ دُعا کے بعد قبلہ حضرت جی صاحب نے فرمایا مولوی صاحب اب آپ شادی کریں بزرگوں نے آپ کے لئے دُعا فرمائی ہے۔ کچھ ٹائم کے بعد میں دربار شریف جہلم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا قبلہ حضرت جی صاحب کا بفہ شریف جانے کا پروگرام بنا۔ تیاری کے وقت حضرت قبلہ بڑے مائی صاحبہ اور ماموں فضل الٰہی صاحب اور بندہ بھی ہمراہ تھا جب ہم سوہاوہ کے قریب پہنچے تو آپ نے مجھ سے پوچھا نقشبند مولوی شیر محمد نے

شادی کی ہے میں نے عرض کی مولوی صاحب نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ آپ نے فرمایا بزرگوں نے دُعا فرمائی تھی مولوی کو شادی کرنی تھی ان کو جھا کا ہے یعنی ڈرتے ہیں۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے شادی کی۔ اللہ تعالیٰ کی شان مولوی صاحب کی قوت مردمی ایسی بحال ہوئی کہ یکے بعد دیگرے لائن لگ گئی بچے حافظ قرآن اور عالم دین بن چکے ہیں۔ جس طرح اُٹھ گئیں دم میں دم آ گیا۔

ایک اور واقعہ قبلہ حضرت صاحب کا

ایک مرتبہ قبلہ حضرت جی صاحب پاکپتن تشریف لائے میں نے عرض کی حضور آج جمعہ ہے اور نمازی بہت کم ہیں آپ خطبہ اور نماز جمعہ پڑھائیں گے آپ نے ہمارے مسجد شریف طابہ میں خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی اللہ کی شان اس جمعہ کے بعد ہماری مسجد شریف میں نمازیوں کی تعداد دن بدن بڑھتی گئی اس وقت یہ حال ہے کہ پاکپتن شریف کی مسجدوں میں ہماری مسجد شریف میں نمازیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے درس تدریس میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے چھوٹے بچے بچیوں کو تین اُستاد پڑھاتے ہیں جن کی تعداد ایک سو پچاس ہے اس کے علاوہ اوپر والی منزل میں جوان بچیاں دو شعبوں میں پڑھتی ہیں ایک شعبہ حفظ کا ہے جس میں چھ سات بچیاں پڑھتی ہیں یہ شعبہ ابھی شروع کیا ہے۔ دوسرے شعبہ میں تین کلاسیں ہیں ایک کلاس میں تفسیر اور ترجمہ قرآن دوسری کلاس میں چودہ بچیاں فقہ حدیث تصوف منطق عربی گرائمر اور فاضل عربی کی کتابیں پڑھ رہی ہیں۔ تیسری کلاس میں بارہ بچیاں ایف اے کے امتحان کی تیاری کر رہی ہیں جو کلاس گیارنویں بارنویں کا امتحان ایک سال میں دیں گی۔ اور پروفیسر محمد سعید صاحب۔ بی اے کے علاوہ بھیرہ یونیورسٹی کا تین سالہ کورس مکمل

marfat.com

کر چکے ہیں ہائی کلاس میں پڑھاتے ہیں۔ ایک کلاس میری بچی جو بی اے کر چکی ہے وہ پڑھاتی ہے۔ پروفیسر محمد سعید صاحب جامعہ نقشبندیہ میں لڑکوں کو پڑھاتے ہیں بعد نماز ظہر یہاں مسجد شریف طالبہ میں بچیوں کو پڑھاتے ہیں یہاں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے وہ بھیرہ یونیورسٹی کا نصاب ہے۔ یہ سب قبلہ حضرت جی صاحب کی نظر کا کرشمہ ہے۔ اس وقت پاکستان پنجاب میں ہمارے پندرہ مدرسے چل رہے ہیں۔ مختلف اضلاع میں کامیابی کے ساتھ اپنے درس کا نام نقشبند اسلامک سنٹر رکھا گیا ہے۔ ایک آدمی نے متاثر ہو کر نہایت اہم جگہ نزد کچہری کے اپنی طرف سے دو کنال جگہ دی ہے جس کی مالیت بارہ لاکھ کے قریب ہے جس کا نام ادارہ دار سلام اطاہر اسلامک سنٹر رکھا ہے۔ جو زیر تعمیر ہے اس سنٹر میں کچھ حصے پر پریس لگانے کا پروگرام ہے۔ ایک اور مدرسہ آسٹریلیا کے ملبورن شہر میں میرا بیٹا حافظ عبدالواحد چلا رہا ہے وہاں حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جارہی ہے۔ عبدالواحد حفظ کرا رہے ہیں چھوٹا بیٹا ریاض احمد طاہر ایم اے اسلامیات کے علاوہ فیصل یونیورسٹی سے سند یافتہ ہے۔ ابتدائی درسی کتب کی تعلیم دے رہے ہیں۔ عبدالواحد انگلش میں تقریر کرتے ہیں جس کو سن کر کئی عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں کچھ نو مسلم نے ٹیلیفون پر مجھ سے بیعت بھی کی ہے۔ تقریباً دس آدمیوں نے قربانی کی رقوم یہاں مدرسوں کیلئے روانہ کی ہے۔ عبدالواحد نے وہاں قرآن پاک کا ترجمہ اعلیٰ حضرت کا انگلش میں چھپوانے کا پروگرام بنایا ہے وہاں انگلش والوں کی راہنمائی کیلئے۔ چھپائی لکھائی کا آٹھ لاکھ روپیہ خرچہ آئیگا۔ جس کا کام ابتدائی مرحلے میں ہے۔

marfat.com

ایک اور واقعہ بمعہ ہمرائی بفہ شریف والے بزرگوں کا بزبانی ابوطاہر محمد نقشبند صاحب

ایک دفعہ قبلہ حضرت جی صاحب اور بفہ شریف والے بڑے بزرگ پاکپتن تشریف لائے گاڑی ایک بڑا ڈبہ تھی جس کے پیچھے کوئی سیٹ نہ تھی میں نے عرض کی حضور آپ شاہدوں کے پاس جاتے ہیں کبھی چوروں کی طرف بھی چلیں جہاں ہم کو جانا تھا وہ چوروں کا علاقہ تھا وہاں حاجی چاند گاؤں کا نام تھا جہاں پر ہمارا مدرسہ زیر تجویز تھا راستہ بھی بہت خراب تھا جب ہماری تیاری ہوئی تو براستہ حویلی لکھا چل پڑے جب حویلی لکھا سے باہر نکلے تو وہاں سے آگے چک ماتا حاجی قاسم والا رقبہ آیا یہ محکمہ اوقاف ہندو پراپرٹی تھا وہاں کے ہندو کچھ مسلمان ہو گئے اور اپنے آپ کا نام دیوان رکھا انہوں نے اور کچھ محکمہ کے بالا افسران نے آپس میں مل بھگت کر کے اپنے اپنے نام انتقال اور رجسٹری کرالی۔ وہاں پر ہمارے طریقت بھائی قابض تھے جب وہ دیوان یا افسران میں سے کوئی آتا تو کہتے او میاں اپنا بوری بسترے باندھ کر یہاں سے چلتے بنو۔ ہمارے سنگیان طریقت کہتے کہ ہم جا کر پیر کریاں والے بزرگوں کو کہیں گے اور آگے سے وہ بطور مذاق کہتے تم پیر کریاں جاؤ ہم بوہڑ والوں کے پاس جائیں گے۔ جب ہم چک ماتا میں پہنچے تو قبلہ حضرت جی صاحب نے فرمایا وہ چک ماتا کونسا ہے میں نے عرض کی حضور یہ گاؤں ہے آپ نے فرمایا وہ دیوان کیا کہتے ہیں یہ بات آپ نے دو تین بار دوہرائی میں بھی جواباً وہی عرض کرتا جو دیوان سنگیانِ طریقت کو کہتے تھے۔ جب ہم چک ماتا سے گذر گئے تو آپ نے میرے بھانجے محمد لطیف کے بارہ میں پوچھا۔ اس وقت میرا بھانجا سعودی عرب میں محکمہ واپڈہ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز

marfat.com

تھا اس کے اوپر ایک مصری باشندہ محکمہ میں ملازم تھا اور وہ سینئر تھا اور وہ مصری محمد لطیف کو تنگ کرتا تھا بھانجا محمد لطیف نے مجھے خط لکھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا جو مصری محمد لطیف کو تنگ کرتا ہے اس کا نام کیا ہے میں نے عرض کی اس کا نام محمد ابراہیم ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کا نام پوچھتے رہے میں جواباً عرض کرتا رہا۔ کچھ وقفہ گذر جانے کے بعد لطیف کا خط آیا کہ مصری محمد ابراہیم کا کوئی عزیز مصر میں قتل ہو گیا ہے اور وہ نوکری چھوڑ کر مصر چلا گیا ہے اور جاتے ہوئے میرے متعلق لکھ گیا ہے کہ میری جگہ اگر قابل آدمی تعینات کرنا ہے تو صرف محمد لطیف قابل آدمی ہے۔ اللہ کی کرم نوازی پھر محمد لطیف کو وہ جگہ مل گئی اور ایک ہزار ریال تنخواہ میں بھی اضافہ ہو گیا۔ چک ماتا کے بعد ہم حجرہ شاہ مقیم پہنچے اور دربار پر سب نے فاتحہ خوانی کی۔ آپ نے فرمایا یہ بزرگ پیر نیک عالم شاہ صاحب کے خاندان کے بزرگ ہیں حجرہ شاہ مقیم سے رخصت ہو کر براستہ بصیر پور ہوتے ہوئے حاجی چاند پہنچے رات کو قیام کیا ایک چھپر میں قیام تھا رات کو بارش ہوئی چھپر سے پانی ٹپکتا رہا صبح قبلہ حضرت جی صاحب کو بخار ہو گیا زیر تجویز مسجد شریف کے پلاٹ میں ایک جگہ مٹی ڈال کر چبوترا بنایا ہوا تھا۔ اس پر آپ کی چارپائی ڈالی گئی اور آپ نے آرام فرمایا ایک شخص زمیندار میاں وٹو آپ کے پاس آیا اور عرض کی حضور میری زمین کے قریب دریا پہنچ چکا ہے ہو سکتا ہے میری زمین دریا برد ہو جائے آپ دُعا فرمائیں زمین بچ جائے۔ آپ نے فرمایا آپ خواجہ خضر علیہ السلام کے ساتھ رابطہ پیدا کریں دریا ہٹ جائے گا۔ بطور خوش طبعی آپ نے فرمایا۔ میاں وٹو نے کہا حضرت ہم حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ کس طرح رابطہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نقشبند کے والد صاحب کے پاس ختمات والی کاپی ہے اس میں حضرت خضر

marfat.com

علیہ السلام کا ختم لکھا ہوا ہے وہ پڑھ کر دُعا مانگیں دریا ہٹ جائے گا واقعی جب انہوں نے ختم پڑھایا تو دریا اپنا رخ بدل کر ہٹ گیا۔ آج تک اس کی زمین محفوظ ہے۔ اس کے بعد آپ نے مسجد شریف کی تعمیر کی تجویز کی یعنی نقشہ بنوایا فرمایا مسجد شریف کا ہال لمبائی اندر سے ۲۷ فٹ ہو چوڑائی یاد نہیں دونوں سائیڈ میں دو عدد حجرے جنوبی سائیڈ کے حجرے کے سامنے برآمدہ مسجد شریف کے سامنے بھی برآمدہ ہو اور جنوب مشرقی کونے پر ایک سو فٹ بلند مینار ہو اب سب چیز یعنی مسجد شریف مکمل اور تیار ہو چکی ہے۔ طلباء کی تعداد اسی تک پہنچ چکی ہے اور ناظرہ یعنی چھوٹے بچوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ دو استاد تعلیم دے رہے ہیں۔ جب آپ نے مسجد شریف کی تجویز فرمائی میں نے عرض کی حضور دُعا فرماویں مسجد شریف جلد تعمیر ہو جاوے۔ دُعا کے اختتام پر آپ نے یہ لفظ فرمائے اے شہنشاہ نقشبند مشکل کشا حاجت روا یہ مسجد شریف جلد تعمیر ہو جاوے اور واقعی مسجد شریف جلد بن گئی۔ آپ نے وہاں سے کوچ فرما کر لاہور چوہان میں قیام فرمایا اور میں چوہان سے اجازت لے کر پاکپتن شریف آگیا۔ اللہ تعالیٰ کی شان چک ماتا والے رقبہ کی جو بالا افسران اور دیوانوں نے رقبہ انتقال وغیرہ کرایا تھا خود بخود انتقال رجسٹری ختم ہو گئے اور ہمارے طریقت بھائی بدستور بیٹھے ہوئے ہیں۔ پاکپتن سے میں پھر چوہان حاضر خدمت ہوا۔ اس دوران ہم نے بونگہ حیات میں دس مربعے زمین خریدنے کا پروگرام تھا کسی آدمی نے عرض کی حضور جن آدمیوں سے آپ زمین خرید رہے ہیں وہ زمیندار بڑے سخت گیر اور جھگڑالو قسم کے وٹو نسل کے ہیں۔ آپ ان سے زمین مت خریدیں کل پریشانی ہو گی بھہ شریف والے بزرگوں نے بھی یہی رائے دی۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے مگر تھوڑی دیر بعد آپ نے

marfat.com

فرمایا کیا نقشبند نے وہ زمین خرید نے کی زبان کردی ہے بتایا گیا کہ حضور نقشبند نے ان زمینداروں کے ساتھ بات کردی بلکہ کچھ بیعانہ بھی دے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ زمیندار زمین بھی نہ دیں جو پیسے دیئے گئے ہیں وہ بھی نہ دیں ہم نقشبند کی زبان نہیں توڑیں گے۔ اللہ کی شان نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی کہ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی جب ہم نے انتقال رقبہ کا کرایا تو چھ لاکھ رقم کل رقم سے کم تھی۔ ہم نے مالک زمین کو کہا میاں صاحب ہمارے پاس چھ لاکھ روپیہ کم ہے بعد میں دیں گے میاں صاحب نے کہا صاحبزادہ صاحب آپ اگر ایک پیسہ بھی نہ دیں تو بھی ہمیں ڈر نہیں آپ انتقال کرالیں۔ انہوں نے کہا میں بزرگوں کا معتقد ہوں انہوں نے ہمارا انتقال کرادیا میں نے چھ ماہ بعد چھ لاکھ روپیہ ان کو جا کر دیا اور انکا شکریہ ادا کیا بلکہ انہوں نے میرا شکریہ ادا کر کے کہا صاحبزادہ صاحب یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے اس جگہ آج جامعہ سلطانیہ زاہدیہ مسجد مکمل تیار ہو چکی ہے جس میں نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز جمعہ اور درس تدریس کا سلسلہ باقاعدگی سے چل رہا ہے۔ بچے ناظرہ، حفظ قرآن پاک پڑھ رہے ہیں۔ سبحان اللہ جس طرف اُٹھ گئیں دم میں دم آ گیا۔

ایک اور واقعہ آپ کی پاکپتن شریف آمد کا ملتان تک

ایک دفعہ آپ پاکپتن شریف تشریف لائے اس کے بعد پھر آپ تحریر ہذا تک پاکپتن تشریف نہیں لائے۔ آپ کے ہمراہ صاحبزادہ محمد معصوم تھے۔ پاکپتن سے براستہ عارف والا وہاں سے وہاڑی حاجی محمد شریف کے گھر پہنچے۔ حاجی محمد شریف گھر پر موجود نہ تھے کھانا ہم اپنے گھر سے لیکر گئے تھے۔ حاجی محمد شریف کے گھر تھوڑا

marfat.com

آرام فرمانے کے بعد کھانا تناول فرمایا۔ پھر وہاں سے سیدھے ملتان چلے گئے وہاں پر غوث بہاول حق ملتانی کے مزار پر حاضری دی۔ چند منٹ مزار پر بیٹھ کر مختصر دُعا مانگ کر واپسی ہوئی ملتان شہر سے چلے تو جب چوک کمہاراں پہنچے وہاں سے تین چار راستے مختلف سمت کو الگ الگ جاتے تھے تو آپ نے فرمایا وہاڑی والے راستے چلیں گے۔ مگر میں نے عرض کی حضور پیرووال چلیں گے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے چلو چوک کمہاراں جانب مغرب ایک بزرگ سڑک کے کنارے کھڑے تھے جن کا حلیہ لمبا قد لمبا کرتہ سر پر سفید دستار، دستار کے اوپر سفید چادر گول چہرہ موٹی آنکھیں بائیں ہاتھ میں تسبیح باریک دانوں والی۔ آپ نے شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے ایسا معلوم ہوتا تھا آپ فرمار ہے ہیں جانب خانیوال کی طرف اشارہ فرمار ہے ہیں۔ اس طرف جاؤ خانیوال سے آگے پانچ کلومیٹر پیرووال آتا ہے۔ جب وہاں سے خانیوال روڈ پر چلے تھوڑے فاصلہ پر جب چلے جانب جنوب ایک کھاد فیکٹری ہے وہاں آپ نے فرمایا دیکھو بزرگ اپنے مہمانوں کو آپ وہاں مل لیں یا یہاں مل لیں یہ ان کی مرضی ہے۔ جناب میاں محمد صاحب کے شعر کے مطابق

بعضے عاشق ہن تک زندہ دنیا اتے وسدے
خاصاں تائیں ظاہر دسدے عاماں بھیت نہ دسدے
جو اک واری مر کے جیندے فیر اُناں کی مرناں
دنیا اتوں جس دن چاہندے اس دن پردہ کرناں
اللہ والے مردے نائیں کردے پردہ پوشی
کی ہویا جے دنیا اُتوں ٹرگئے نال خاموشی

marfat.com

کھاد فیکٹری سے چل کر جب پیرو وال پہنچے تو اس کے پہلے وہاں مسجد شریف کا نقشہ بنا کر دیا تھا آپ نے فرمایا یہ نقشہ تبدیل نہ کرنا کچھ وقفہ کے بعد سڑک کے سروے والے آئے تو انہوں نے مسجد شریف کی آدھی جگہ سڑک میں لے لی۔ یہ بات سنگیانِ طریقت نے مجھے آ کر بتلائی تو میں نے ان کو کوٹلی آپ کے پاس جانے کو کہا یہ بھی کہا کہ خط لکھو جب وہ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ آپ کو کون پٹیاں پڑھاتا ہے۔ انسان کا خیال کچھ اور ہوتا ہے اور ہوتا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان سروے والوں نے کئی دفعہ سروے اُلٹ پلٹ کر کے کئے مگر وہ کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے۔ آخر ایک بڑا آفیسر سروے والا آیا اس نے سڑک مسجد شریف کی جگہ سے آٹھ فٹ پیچھے کی جو بالکل تیار ہے۔ ٹریفک چل رہی ہے بڑے آفیسر کے فیصلہ کے بعد آپ کو مطلع کیا تو آپ نے فرمایا فوری طور پر مسجد شریف کا کام شروع کر دو اللہ کے فضل سے آپ کے حکم کی تعمیل میں مسجد شریف کا کام کر دیا گیا اور مسجد شریف پائیہ تکمیل سے گذر کر آج وہاں عالیشان مسجد تیار ہو چکی ہے اور نمازی نماز پنجگانہ بمعہ جمعہ ادا کر رہے ہیں۔ بچے بھی ناظرہ اور قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔ مسجد شریف کی یہ شان ہے بارہ میل ملتان شہر سے کچھ نمازی جمعہ ادا کرنے آتے ہیں۔ مسجد شریف کا گنبد بھی بارہ میل دور سے نظر آتا ہے۔ مسجد شریف کی تعمیر کے قبل ایک دفعہ مولانا کاظمی ملتان والوں کو یہاں پیرو وال میں تقریر کے سلسلے میں بلایا گیا تقریر کے بعد جب وہ واپس جانے لگے اس وقت یہ جگہ پلاٹ کی شکل میں تھی اسی جگہ کھڑے ہو کر کاظمی صاحب نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں اس جگہ آنے والے وقت میں ایک عالیشان تاریخی مسجد شریف تعمیر ہو گی۔ جس کی تکمیل قبلہ حضرت

marfat.com

جی صاحب کی نگرانی میں ہوئی۔ان واقعات کے علاوہ جناب صاحبزادہ ابوطاہر محمد نقشبند کے سینہ میں بیشمار چھوٹے واقعات محفوظ ہیں یہاں طوالت کی وجہ سے اِن واقعات پر ختم کرر ہاہوں۔اگر پورے حالات لکھے جائیں تو ایک ضخیم کتاب الگ بن سکتی ہے۔ پیرووال کی جامع مسجد شریف میں اسوقت ناظرہ طلباء کی تعداد ستر (70) اور بچیوں کی تعداد پچیس (25) ہے۔حفظ کرنے والے بیرونی طلباء کی تعداد تیرہ (13) اور مقامی حفظ والوں کی تعداد پانچ ہے۔دو اُستاد ایک مدرس اور ایک امام صاحب ہیں۔اللہ کی کرم نوازی سے مسجد شریف اپنے اخراجات میں خود کفیل ہے۔ بچوں کی رہائش کیلئے جہاں حجرے تعمیر کریں گے اس کی سطح اونچی کرنے کیلئے بھرائی کا کام شروع ہے۔راقم الحروف 23-1-2004 کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور جمعۃ المبارک جامعہ معصومیہ رضویہ میں ادا کر کے آیا ہے۔

ایک واقعہ آپکا جدہ شریف محمد نقشبند کے پاس جانا بحالتِ بیداری دن

اگر مرید کا اپنے شیخ سے رابطہ پختہ ہو تو ہر گھڑی شیخ کامل مدد فرماتے ہیں۔ جیسا کہ دوران سفر حج آج سے بیس پچیس سال پہلے میرے ساتھ واقعہ پیش آیا جب ہم جدہ پہنچے تو مجھے نمونیہ ہو گیا میری بیوی بھی ساتھ تھی میرے ہمراہی بارہ عدد تھے۔ جس میں حاجی قاسم بھی تھے۔ میں دوسرے آدمیوں سے الگ لیٹا ہوا تھا باقی سب اے۔سی روم میں آرام فرمارہے تھے۔ عالم بیداری میں قبلہ حضرت جی صاحب میرے پاس تشریف لائے اور اپنی چادر کندھے سے اُتار کر اکٹھی کر کے زانو کے نیچے رکھ کر میرے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا میں تمہاری بیمار پُرسی کیلئے آیا ہوں۔تم اپنے

marfat.com

لطائف کی طرف دھیان کرو جب میں نے اپنے سات لطائف کی طرف دھیان کیا تو سب روشن اور اپنے رنگوں میں ظاہر ہوئے اور اسم ذات بھی نظر آیا۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ مت تمہاری زندگی بہت لمبی ہے اس کے بعد آپ اُٹھ کر چلے گئے مجھے فوراً صحت کے آثار شروع ہو گئے۔

تھوڑے کھانے میں وسعت

حاجی عبدالمجید صاحب یہ واقعہ بیان فرمایا گورسیاں میں مستری امام دین صاحب کا گھر تھا۔ ایک دن ان کے گھر ان کے بزرگوں کیلئے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا چند اپنے عزیزوں اور پڑوس والوں کو مدعو کیا جن کے کھانے کا مختصر انتظام تھا۔ اتفاقاً قبلہ حضرت جی صاحب اور ان کے ساتھ کچھ عقیدت مند تھے۔ علاقہ ڈڈیال کی طرف سے تشریف لا رہے تھے جب مستری صاحب امام دین گورسیاں والوں نے آپ کو دیکھا تو اپنے بیٹے فضل حسین کو فرمایا کہ قاضی صاحب کی دُعا کیلئے بلاؤ تو فضل حسین نے کہا ابا جان کھانا تھوڑا ہے اور آپ کے ساتھ عقیدت مند بھی ہیں اور پڑوس والوں کو بھی بلایا ہوا ہے کھانا پورا نہیں ہوگا۔ مستری صاحب نے کہا بیٹا تم اس بات کو چھوڑو اور جناب قاضی صاحب کو بلاؤ آپ کی خدمت میں عرض کی حضور دُعا کیلئے تشریف لائیں مستری صاحب امام دین آپ کے پڑوسی بھی تھے اور گورسیاں میں مقیم تھے ان کی عرض کرنے پر آپ ان کے گھر تشریف لے گئے دُعا کے وقت آپ نے ارشاد گرامی فرمایا کھانے کے اوپر چادر ڈال دو۔ دُعا کے اختتام پر آپ نے فرمایا کھانا تقسیم کرو مگر چادر کھانے کے اوپر سے مت ہٹانا اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی آپ نے بمعہ اپنے عقیدت مند اہل محلہ جن کو مدعو کیا گیا تھا سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا پھر گھر والوں

marfat.com

نے بھی کھایا مگر پھر بھی کھانا ابھی باقی تھا۔ یہ واقعہ حاجی عبدالمجید جہلم والوں کو مستری صاحب کے بیٹے نے انگلینڈ میں بتایا۔ یہ واقعہ تقریباً 1950ء کے ارد گرد کا ہے۔ ولی اللہ کی شان آپ کی نگاہ کرم کا کرشمہ ہے۔

اللہ کے ولی کی نگاہ جس طرف اُٹھ جائے

بزبانی الحاج عبدالعزیز الیدہ افسر سی آئی ڈی پاکستان

بیان کی کہ میں پاکستانی پولیس میں ملازم تھا 36 سال سروس کرنے کے بعد 1980ء میں ریٹائرڈ ہوا 12 سال سی آئی ڈی پاکستان سے ملحق رہا آخری 8 سال کوٹلی میں ملازمت کی۔ اڑھائی سال دربار کلہار شریف حاضر نہ ہوا برگیڈئیر صاحب کے حکم پر دربار عالیہ پر ڈیوٹی لگی حکم یہ تھا کہ بزرگوں کا نام اور انکے ذرائع آمدن چیک کریں کہ ان کے کون کون سے ذرائع آمدنی ہیں کہ اپنی گرہ سے اتنی مسجدیں بنوا چکے ہیں اور بنوا رہے ہیں۔ ہمارے فوجی افیسر کسی کا نام نہیں جانتے باوجود اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں مگر اکثریت عوام کی آپکا نام نہیں جانتی تھی کسی ایک صاحب کی زبانی آپکے خاندانی شجرہ سے آپ کا نام معلوم کرلیا آپکی منقولہ غیر منقولہ جائیداد پاکستان میں کسی جگہ پر موجود نہیں البتہ آپکی جائیداد کشمیر ضلع میر پور جہاں آپ کے آباؤ اجداد رہائش پذیر تھے وہ منگلہ ڈیم میں آچکی تھی آپ نے اپنی عارضی رہائش کیلئے آپکو اپنے ایک غلام نے ضلع جہلم کالا دیو میں جگہ دی تو وہاں رہائشی مکان بنایا خود آپ کا ایک جگہ قیام نہ تھا کوٹلی کے بنکوں میں کوئی اکاؤنٹ نہیں تھا اب آپ جس جگہ کوٹلی میں قیام پذیر ہیں آپ کو ایک غلام عمر دین نامی نے پہلے مسجد شریف کیلئے جگہ

marfat.com

دی۔ پہلے ایک چھوٹی مسجد شریف بنائی بعد میں جگہ کی فروانی سے اب ایک اعلیٰ مسجد شریف جامعہ الفردوس کے نام سے تعمیر ہوئی جو سب سے خوب صورت مسجد شریف ہے۔ ظاہراً اس وقت تک آپ کا دنیاوی کوئی کاروبار کسی جگہ نہیں آپ اپنے بزرگوں کے فرمودات پر عمل کرر ہے ہیں شروع میں بعض بزرگوں کے مزارات پر حاضری دیتے اپنے غلاموں کی تربیت کیلئے سفر کرتے تھے مگر عرصہ دراز سے آپ ایک جگہ قیام پذیر ہیں مالک حقیقی کے آگے سجدہ ریز ہیں مالک حقیقی آپ کے تمام کام دائرہ شریعت میں چلا رہا ہے خود بھی شریعت محمدی کے سخت پابند دوسروں کو بھی شریعت کی پابندی کی تلقین فرمار ہے رہے آپ کے دسترخوان پر اعلیٰ و ادنیٰ کھانا کھا رہا ہے کسی پر کوئی پابندی نہیں بغیر امتیاز کے چھوٹا بڑا سب کو یکساں نظر سے دیکھا جاتا ہے آخر میں نے تمام رپورٹ جو کچھ میرے مشاہدہ میں گزرا تھا سب تحریر کر کے بریگیڈیئر کمانڈر کو پیش کر دی مجھے یہ علم نہیں کہ میری تحریر کردہ رپورٹ انہوں نے کہاں بھیجی ہو سکتا ہے ہیڈ کوارٹر میں ارسال کر دی ہو۔ آخر 1980ء میرا کوٹلی سے تبادلہ کا آرڈر آ گیا اس دوران قبلہ حضرت جی صاحب کی رفاقت نے مجھے انکے بہت نزدیک کر دیا۔ میں نے بریگیڈیئر صاحب کو کہا کہ میری ریٹائرمنٹ میں دو سال باقی رہ گئے ہیں مجھے کوٹلی میں رہنے دیں انہوں نے کہا فوجی قانون کے مطابق کوئی افیسر کسی جگہ زیادہ نہیں رہ سکتا میں نے کہا ٹھیک ہے میری ریٹائرمنٹ منظور کر لیں اس کے بعد میں اپنے گھر گولڑہ شریف نزد راولپنڈی آ گیا ہر ماہ میں دربار عالیہ حاضری دے رہا ہوں مولا کریم سب کی آخرت بہتر کرے آمین ثم آمین۔

marfat.com

قبلہ حضرت جی صاحب کی پوری زندگی کا جائزہ

قبلہ حضرت جی صاحب محمد صادق مدظلہ العالی کی پیدائش کی پیشگوئی آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ آپ نے بچپن میں قرآن پاک اپنے والد محترم حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اس کے بعد آپکو لدڑ سکول میں بٹھایا گیا ایک سنگی بارل تحصیل پلندری کے ہر روز سکول میں لے جاتے تھے چار کلاس سے فارغ ہو کر پھر میر پور ایک ہائی سکول میں چھٹی کلاس تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے دینی تعلیم کی طرف توجہ دی پرانے سیاکھ کے قریب جانب مشرق موہڑہ اگرو میں ایک حکیم میاں محمد صاحب سے ابتدائی کتابیں شروع کیں۔ پھر آپ نے وہاں سے چھوڑ کر لدڑ شریف مولانا مولوی محمد عبداللہ سے جو وقت کے جید عالم تھے باقی تعلیم وہاں سے حاصل کی۔ ابتدائی حالات میں لکھ چکا ہوں کہ وہاں پر کہاں تک آپ نے تعلیم حاصل کی۔ اسی دوران حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا 9 مئی 1934ء دنیا سے وصال ہو گیا۔ دنیائے جہان کے غم والم تیرہ برس کی عمر میں آپ پر آن پڑے آپ کی چار چھوٹی ہمشیرگان اور والدہ محترمہ پر کئی ذمہ داریاں آن پڑیں۔ حضرت قبلہ مائی صاحبہ نے خندہ پیشانی سے بڑے حوصلہ اور مردانہ وار ہر تنگی کو برداشت کیا ایک طرف سنگیانِ طریقت کی آمد دوسری طرف اپنی اولاد بے سروسامانی کے عالم میں وقت گذارا یہ سب خاندان کے بزرگوں کی نظر کرم اور اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال تھی۔ وقت کو احسن طریقہ سے پاس کیا۔ آپ کی بچپن سے ہی روحانیت کی طرف لگن تھی والد بزرگوار کے بعد پھر آپ نے کچھ اسباق بابا صوفی فوجدار خان سے سلوک کے طے کئے۔ اصحاب رڈہ کے

marfat.com

قریب باباجی صاحب خواجہ محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک غلام کے گھر اکتالیس دن اعتکاف کیا جوں جوں وقت گذرتا گیا آپ کی عمر شریف میں اضافہ ہوتا گیا۔ آپ کے حالات بھی بدلتے گئے۔ آپ اکثر سنگیانِ طریقت کے ہاں بھی تشریف لے جاتے۔ ان کی تربیت کا بہت خیال رکھتے کیونکہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد کچھ خام عقیدت مندوں نے یہ سوچ کر کہ قبلہ عالم رحلت فرما گئے۔ قبلہ حضرت جی صاحب کا بچپنا آپ خود راہِ سلوک میں ہیں۔ ہماری کیا تربیت کریں گے۔ دوسرے بزرگوں کی طرف راغب ہوئے مگر کچھ وہ تھے یعنی پختہ عقیدت مندوں نے اپنی حاضریاں دربارِ عالیہ سے وابستہ رکھیں اور کامیاب رہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی پوری زندگی میں صحت وتندرستی اور بیماری سفر حضر میں گھر اور باہر کوئی نماز باجماعت قضاء نہیں ہوئی۔ بعض اوقات آپ نے ارشاد گرامی فرمایا بچپن سے ہمیں دو چیزوں سے لگاؤ رہا ہے ایک گھوڑ سواری اور دوسری مسجدوں کی تعمیر شروع میں آپ سنگیانِ طریقت کے بچوں کو باہر تعلیمی درسوں میں قرآن پاک اور حدیث شریف کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھیجتے رہے۔ جب کوئی بچہ فارغ التحصیل ہوتا تو جو مسجدیں آپ بنواتے ان میں ان کو نماز اور بچوں کو پڑھانے کیلئے لگا دیا جاتا۔ آپ کی تعمیر کردہ مسجدوں کی تعداد علم سے باہر ہے۔

ایک دفعہ 19 نومبر 2002ء پونے سات بجے شام ٹیلی ویژن پر ٹی وی والوں نے اسلام آباد سے اعلان کیا تھا کہ آپ کی تعمیر کردہ مسجدوں کی تعداد 341 ہے لیکن ان کی جہاں تک پہنچ تھی انہوں نے اعلان کیا مگر آپ کی تعمیری مسجدوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ جہاں تک بندہ کی معلومات تھی ہر جگہ کا نام اور مسجدیں تحریر کیں مگر کل تعداد کا

marfat.com

تعین مشکل ہے۔ جتنی مسجدوں میں ہر سال حافظ صاحبان نمازِ تراویح میں قرآن پاک سناتے جاتے ہیں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ 1989ء میں صرف 320 حافظ صاحبان آپ کی وساطت سے قرآن پاک سنانے گئے۔ دن بدن اضافہ ہوتا گیا امسال 2005ء میں حافظ صاحبان کی تعداد 1130 حافظ صاحبان قرآن پاک سنانے گئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں نہ کسی بادشاہ نے نہ کسی ولی نے اتنی مسجدیں بنائیں نہ اپنی موجودگی میں کوئی حافظ قرآن پاک سنانے گیا یہ سب کرم ہے مولا کہ بات ابتک بنی ہوئی ہے۔ جب تک آپ کا سایہ دنیا میں قائم ہے مسجدوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری رہے گا۔ آپ کے بعد واللہ اعلم کیا ہوگا ہر سال چند غرباء جو حج کی استطاعت نہیں رکھتے آپ انکو حج کیلئے اپنی گرہ سے روانہ کرتے ہیں۔ حاجی صاحبان کی نگرانی کیلئے پروفیسر الحاج اکبر داد صاحب پندرہ دفعہ 2005ء کے حج تک جاچکے ہیں۔ حاجی صاحبان کے قافلہ کو بیت اللہ شریف لے جاتے ہیں واپس لے آتے ہیں۔ زندگی میں آپ کا زیادہ تر بزرگوں کی قبور پر حاضر ہونا اوران سے فیوض وبرکات حاصل کرنے کا سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رہا۔ کن کن مزارات پر آپ نے حاضری دی یہ صرف آپ کی ذات گرامی جانتی ہے۔ ہمارے علم سے باہر ہے۔ مسجدوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ چند بزرگوں کے مزارات بھی آپ نے بنائے جن کا ذکر پچھلے صفات میں آچکا ہے۔ منگلا ڈیم کی وجہ سے آپ کے خاندان کے سابقہ بزرگوار جن کی قبریں چیچیاں شریف تھیں ان کو نکال کر زیادہ تر جہلم کالا دیو لے گئے وہاں قبریں بنائی گئی ہیں اوران کی قبروں پر منتقلی تاریخیں درج ہیں۔ کتاب ہذا میں بھی درج ہیں۔ آپ کے سفروں کی تعداد لامحدود ہے جو آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے رہے۔ حاجتمندوں

marfat.com

کے سوال ان کو جواب دینا ہر قسم کے مسائل ہر روز صبح شام حاضر ہوتے ہیں باہر سے خطوط اور فون آتے ان کو شافی جواب سے سرفراز فرماتے ہیں باوجود بیماری کی حالت میں ہوں یا تندرستی۔ چند احباب کی ڈیوٹی ہوتی ہے جو مستعدی سے ہر روز یہ کام سرانجام دیتے ہیں۔ بیماروں کو، حاجتمندوں کو ایک صاحب صرف اللہ اللہ لکھے ہوئے تعویز دیتے ہیں۔ فون پر الگ آدمی کی ڈیوٹی، کھانا کھلانے والے الگ ڈیوٹی پر، مہمان کو ٹھہرانے کا انتظام الگ، مؤذن الگ، امام صاحب ہر آدمی اپنے اپنے مقام پر اپنے وقت پر حاضر ہوتا ہے نہ شور نہ غل مولا کریم کی یاد میں شامل کھانے میں اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہیں ایک دسترخوان پر بیٹھ کر ایک قسم کا کھانا اعلیٰ وادنیٰ کھاتا ہے۔ آپ کی مساوات بے مثالی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد گرامی فرمایا: **اَللّٰہُ مُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ** یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قائم رکھا ہوا ہے۔ اللہ دے رہا ہے اور آپ اللہ کے دیئے ہوئے کو اس کی مخلوق کو کھلا رہے ہیں نہ آپ باہر دورے پر جاتے ہیں نہ صاحبزادگان نہ آپکا کوئی آدمی اس کام میں باہر جاتا ہے۔ ایک جگہ بیٹھے ہوئے اللہ کی یاد میں مصروف ہیں اللہ ان کے تمام کاروبار میں مدد فرما رہا ہے۔ جو اللہ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔ اب آپ کی بیماری کا تھوڑا سا حال تحریر کیا جاتا ہے۔ آپ صحت مند تھے آپ نے 1993ء کے اوائل سے ہر روز روزہ رکھنا شروع کیا۔ روات ضلع و تحصیل راولپنڈی ایک حاجی صاحب محمد حسین نکیال کے رہنے والے تھے اُنہوں نے روات جانب مغرب رہائشی مکان اور مسجد کی جگہ خریدی مکان بنائے زندگی نے وفا نہ کی دنیا سے رخصت ہو گئے آپ نے 2005ء سے پہلے وہ مسجد شریف دو سال چار ماہ میں بنوائی۔ مسجد شریف کی افتتاحی

marfat.com

تقریب جناب حاجی پیر محمد عبدالواحد صاحب نے 29.4.2005 پہلا جمعہ پڑھا کر سرانجام دی۔ 28.3.2005 سے پہلے قبلہ حضرت جی صاحب کی طبیعت کچھ ناساز تھی 16 مارچ آپکو باپردہ گاڑی میں کوٹلی ہسپتال میں لیجایا گیا۔ ڈاکٹروں نے چیک اپ کیا مگر مشینری نہ ہونیکی وجہ سے کوئی خاطر خواہ علاج نہ کر سکے۔ اس دوران آپ کی چھوٹی ہمشیرہ صاحبہ والدہ محترمہ حاجی مشتاق صاحب دینہ مہتہ والوں کے گلہار شریف تشریف لائے۔ آپکی طبیعت بہت ناساز تھی۔ اُنہوں نے منت سماجت کر کے آپکا روزہ چھڑایا پھر آپکو 28 مارچ راولپنڈی اسلام آباد میں اشفا انٹرنیشنل ہسپتال لے جایا گیا وہاں جتنے ڈاکٹر ہیں سب امریکن سند یافتہ ہیں آپکے ہمراہ صاجزادہ محمد زاہد صاحب، حاجی پیر صاحب، چوہدری محمد اکرم خان ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ (ر) اور قائم مقام سیکرٹری ہیلتھ، حافظ فضل کریم جناب قاضی محمد رفیق اور چند احباب تھے جوں جوں سنگیانِ طریقت کو معلوم ہوتا گیا پہنچ گئے۔ ہسپتال میں کافی تعداد میں سنگی جمع ہوگئے۔ ڈاکٹروں نے چیک کیا پھر آپ نے ایک رات قیام فرمایا تاکہ بیماری کے چیک اپ کی رپورٹ مل جاوے۔ چیک اپ کی رپورٹ ملنے پر آپ دوسرے دن واپس گلہار شریف تشریف لے آئے۔ ڈاکٹر ڈائریکٹر ہیلتھ ریٹائرڈ چوہدری محمد اکرم صاحب نے مکمل طور پر اپنے آپ کو حضرت جی صاحب کے پاس رہنے اور آپ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سنبھال لی۔ اللہ تعالیٰ کی شان ڈاکٹر صاحبان آپ کی بیماری کو سمجھ نہیں سکے بعض ٹائم کبھی باہوش کبھی بیہوش مگر عین نماز کے وقت باہوش اور نماز باقاعدہ باجماعت ادا کر رہے ہیں۔ ایک نماز بھی باجماعت قضاء نہیں ہوئی جہاں تک ہمارا خیال اور اندازہ ہے یہ روحانی بیماری ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپکی ترقی

marfat.com

درجات اور آپکے مقام کا مسئلہ ہے واللہ اعلم اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات جانتی ہے یا پھر قبلہ حضرت جی صاحب سننے میں آیا ہے قبلہ حضرت پیر نیک عالم شاہ پر بھی آخری وقت میں یہی آثار تھے۔ طریقت میں اس بیماری کو سُکر کہتے ہیں جو بزرگوں کی منازل بقیہ ہوتی ہیں۔ انکی زندگی میں اللہ تعالیٰ پوری کراتے ہیں۔ ظاہراً بیماری نظر آتی مگر اندرون معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

میاں محمد صاحب سیف الملوک میں فرماتے ہیں:

باہروں دِسن میل کچیلے اندر آب حیاتی
ہونٹھ سُکے تریاں وانگوں جان ندی وچہ نہاتی
حالاں اندر کرو نہ حُجت بھلی نصیحت بھائی
حال محباں دارب جانے ہور نہ جانن کائی

کے مصداق آپ بدستور بیماری میں مبتلا ہیں جب آپکو راولپنڈی لے جایا گیا تو ظاہراً کسی کو یہ اُمید نہ تھی کہ آپ اس بیماری سے عہد برا ہونگے۔ آپکے خاندان کے جتنے فرد اور غلام انگلینڈ موجود تھے سب کے سب گلہار شریف پہنچ گئے۔ اس وقت آپ کی حالت سخت نازک تھی۔ آپ کی چارپائی آپکے کمرہ مبارک میں تھی۔ شیشہ بند دروازے کا پردہ ہٹا کر مشتاقاں دید کو آپ کی زیارت دن میں دو دفعہ کرائی جاتی تھی۔ کچھ افاقہ ہونے پر آپ 2.6.2005 کی مسجد جامعہ مجددیہ فیضان سلطانیہ روات ضلع و تحصیل راولپنڈی میں جو آپ نے بنوائی تشریف لے گئے۔ آپکے ہمراہ حاجی پیر محمد عبدالواحد صاحب ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب دونوں صاحبزادیاں ایک بھانجی، حافظ فضل کریم صاحب قاضی محمد رفیق صاحب ڈاکٹر ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ محمد اکرم

marfat.com

صاحب، ڈاکٹر مسعود صاحب، حاجی مسعود صاحب وغیرہ تھے۔ دو دن قیام فرما کر پھر واپس گلہار شریف تشریف لے گئے۔ اب آپ کی صحت پہلے سے بہت بہتر ہے۔ اکثر جمعہ کے دن آپ کو آخری دُعا کیلئے کرسی پر بٹھا کر باہر لایا جاتا ہے۔ آخری جمعہ کی دعا ہر انسان کی آخرت کی بہتری کی مانگ کر واپس تشریف لے جاتے ہیں۔ کبھی زیادہ ناسازی طبیعت میں باہر تشریف نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ سے ہر آدمی آپ کی صحت و تندرستی کی دُعا مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آدمی کو آپ کے فرمان کے مطابق دینِ محمدی پر قائم رکھے۔ خاتمہ بالایمان سب کا ہو آخرت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز فرما کر سب کو اپنے دیدار سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین۔

19.5.2006 کو دوسری بار راولپنڈی جانا

آپ قبلہ حضرت جی صاحب دوسری دفعہ 19.5.2006 کو اشفاء انٹرنیشنل ہسپتال برائے چیک اپ راولپنڈی تشریف لے گئے تو چیک اپ کے بعد آپ نے رات وہیں قیام فرمایا۔ رپورٹ چیک اپ لے کر دوسرے دن رواتِ ملی مسجد جامعہ مجددیہ فیضان سلطانیہ میں رات قیام فرمایا۔ آپ کے ہمراہ پروفیسر اکبر داد صاحب، قاضی محمد رفیق صاحب، ڈاکٹر محمد مسعود صاحب، حافظ فضل کریم صاحب اور سلمان صاحب تھے۔ اس کے بعد پھر واپس گلہار شریف تشریف لے آئے۔ پہلے سے آپ کی طبیعت کافی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے اور آپکا سائیہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رہے آمین ثم آمین۔

24 نومبر 2006ء کو تیسری بار راولپنڈی جانا

تیسری بار آپ پھر اپنے چیک اپ کیلئے راولپنڈی تشریف لے گئے یعنی

marfat.com

24 نومبر 2006ء چیک اپ فوجی فاؤنڈیشن راولپنڈی میں کرایا۔آپ کے ساتھ جناب حاجی پیر صاحب، ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب، حافظ فضل کریم صاحب، حاجی محمد مسعود صاحب، جناب ڈاکٹر محمد اکرم صاحب ڈائریکٹر جنرل (ر) ہیتھ اور کچھ اور رفقاء ہمراہ تھے۔ چیک اپ کرانے کے بعد روات ضلع راولپنڈی جہاں آپ نے مکی مسجد جامعہ مجددیہ فیضانِ سلطانیہ میں رات قیام فرمایا دوسرے دن پھر سیدھے گلہار شریف جامعہ الفردوس میں تشریف لے آئے۔ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں بار بار چیک اپ کرائے مگر ڈاکٹر ابھی تک کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے لیکن پہلے سے کافی بہتر ہیں۔اس بیماری سے آپ کافی کمزور ہو چکے ہیں کبھی کبھی آپ کو ہچکی کی شکایت ہو جاتی ہے ہر شخص آپ کی صحت کیلئے فکرمند اور دُعاگو ہے ہماری بھی دن رات یہی دُعا ہے کہ مولا کریم آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آپ کا سایہ عرصہ دراز تک ہمارے سروں پر قائم رہے ان کے صدقے ہماری آخرت بہتر کرے۔

بزبانی صاحبزادہ مسعود الحسن پاکپتن شریف

بیان کیا کہ میں دربار گلہار شریف 12-3-2007 موجود تھا جناب منظر صاحب نے ایک خط کے متعلق بتلایا۔ ایک اجنبی شخص حیدرہ آباد سے دربار گلہار شریف آیا وہ کسی مشکل میں پریشان تھا کسی صاحب نے اس کو کہا کہ میاں تم آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی میں جاؤ وہاں ایک بزرگ ہستی موجود ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے آگے دُعا کریں گے تمہاری مشکل اللہ تعالیٰ آسان فرمائیں گے۔ جب اللہ کا بندہ نے حیدرہ آباد سے چل کر گلہار شریف جامع الفردوس کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اپنی بیوی کو یہاں بخریت پہنچنے کی اطلاع دے دوں وہاں پر

marfat.com

دو کانوں میں ٹیلیفون کی سہولت موجود تھی جب انہوں نے بیوی کو ٹیلیفون کیا تو بیوی نے کہا میاں صاحب جب آپ گھر سے نکل گئے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہماری مشکل آسان کر دی آپ واپس آجائیں۔ بیوی کا ٹیلیفون سن کر واپسی کیلئے چل پڑا جب حیدرہ آباد پہنچا تو اس نے قبلہ حضرت جی صاحب کو خط تحریر کیا کہ قبلہ میں کسی پریشانی میں مبتلا تھا جب میں نے گلہار شریف جامع الفردوس کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو اللہ تعالیٰ نے میری مشکل آسان کر دی پھر مجھے آپ کی زیارت اور ملاقات کی ضرورت نہ رہی اور میں واپس حیدرہ آباد چلا آیا۔

قبلہ حضرت جی صاحب نے فرمایا جامع الفردوس سے لے کر دربار عالیہ شیخ فتح اللہ تک جتنی جگہ ہے سب بقعہ نور ہے جو اس میں اجاوے اللہ ان سب کی مشکلیں آسان فرماتا ہے۔

کتاب کے خاتمہ کے بعد بندہ کی دین دنیا کی بہتری کی دُعا کریں۔

وما علینا الا البلاغ

marfat.com